ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بعون الملک الوہاب کتاب لاجواب سفرنامہ اندلس تصنیف لطیف خلد مکان جنت آشیان حاجی
حرمین شریفین زائر روضہ رسول الثقلین جناب نواب محمد عمر علی خان صاحب نور اللہ مرقدہ

مسمّی بہ



صدف مغربی

سنہ ۱۳۱۵ھ

حسب ایمائے والا رفعت عالی منزلت فیض رسان فیاض زمان حاتم عصر نوشیروان دوران
جناب نواب محمد حامد علی خان صاحب بہادر والی ریاست رامپور دام اقبالہم باہتمام محمد ابو سعید خان

۱۳۱۵ھ در مطبع نظامی محمد عبد احمد خان واقع رامپور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوندا

مین کیا اور میری حقیقت کیا بس یہی نہ کہ ایک مشت خاک یا قطرۂ ناپاک
یہ تیرا ہی صدقہ ہے کہ مجھے آدمی بنایا اور خلعتِ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِی آدَم
پہنایا - ہاتھ پاؤن آنکھ ناک کان ڈیل ڈول تن من دھن
وغیرہ وغیرہ جو جو چاہیے اپنی عنایت سے عطا کیئے بے مانگے دیے
لمؤلفہ زن و فرزند و جاہ و ملک و دولت - تیرا صدقہ ہے مین لایا کہان
سے یہ سب سہی اگر نور ایمان اور لمعۂ ایقان سے نہ منوّر کرتا اور زمرۂ
اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین نہ منسلک فرماتا تو یہی سب تن و توش
ہمارا بلکہ بال بال ہمپر وبال ہوتا بعد مرنے کیا حال ہوتا گو چار دن
اپنی زندگی کے عیش و آرام سہو و سرور مین بسر ہوتے جب مرتے تو
پھر کیا کرتے وہی اعمال کا رونا ہوتا - اور گور کا کونا ہوتا پھر مین کس منہ
کس زبان کو کیسے لفظون سے تیرا شکر تیرا احسان بیان کرون فقط انتہا ہی

کہنا کافی ہے اگر سمجھتے ز ہے عزت نہ سمجھتے تو شکایت کیا بہ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے۔

تمہید

بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد	اگر خاری بود گلدستہ گردد

یہ قول کسی بڑے محقق تجربہ کار کا ہمارے حال کے مؤید ہے کیونکہ کوئی کام آسان سا آسان ہو یا مشکل سا مشکل جب تک ارادہ بلند اور قصد دل جسکو ہمت کہتے ہین مصمم نہ کرلیا جاویگا ممکن نہین کہ وہ انجام کو پہونچے یا اوسکا انصرام ہو اور جب کمر ہمت چست باندھی ارادہ مصمم کرلیا ممکن نہین کہ حصول مطلب نہ ہو اور نتیجہ مصرعہ ثانی کا ظہور نہ پکڑے مگر اسکے ساتھہ صدمات صبر اور شدائد تحمل بھی ضرور جھیلنا ہوتا ہے جسکے لیے پتھر کا کلیجا۔ آہنی دل متحمل بار تکالیف کا ہونا ضروری ہے ورنہ ایسے ویسے پست ہمت بودے پوچے آدمی کا کام نہین کہ مصداق مصراع ثانی کے ہو دیکھو گل بے خار نہین مل بے خمار نہین گنج بے مار نہین۔ ہمنے تین سال پیہم انواع صدمات جو لازمہ موانع سفر ہین جھیلے جب چہرۂ مقصود کہ مراد سفر اسپین اندلس۔ اور ملاحظہ جامع قرطبہ تھا نظر آیا جسکو ہم مجملاً بطور دیباچہ کے نذر ناظرین کرتے ہین۔ پہلے بمبئی جانا اور بلا حصول مطلب لوٹ آنا اسمین سوائے تکلیف مختصر سفر۔ اور تھوڑے سے نقصان مالی کے زیادہ ضرر نہ ہوا

لیکن دریرده سال بھراس عدم کامیابی کا دلپر وه گھونسا لگا۔ که
دل ہی خوب جانتا ہے دوبکر مرتبہ پھر طبیعت کو درست کر ہمت کو چست کر کے
یہ ارادہ کیا۔ کہ سفر امریکہ اور سیر اگزبیشن چکاگو اسکا ضمیمہ کیا جاوے
روانہ سوئیز ہوا۔ اثنا رراہ مین حج اکبر کے شوق نے وہان سے آگے
نہ جانے دیا۔ اب قصد ہوا کہ بعد ادا ے مناسک حج اندلس کی سیر کرتے
ہوے لسبن سے امریکہ جانا اور وہان سے ازراہ لندن لوٹ آنا چاہیے
وہان وبا بسبب تپ زردانگی ہوئی۔ ہرچند سعی کی بغیر قرنطینہ بھگتے سیر یورپ
کی ممکن نہ تھی۔ آخر قرنطینہ کی بدولت پھر لوٹ کر ہند آیا۔ کہان گئے
تھے کہین نہین یہ دوسرے سفر کی کتھا تھی جسکی سرخی عنوان کل جدید
لذیذ اخبار مین ملاحظہ کی ہوگی اسمین ہرچند صدمات جسمی و مالی سہے لیکن
ادای حج اکبر کی خوشی نے سکو نسیا منسیا کردیا تیسری مرتبہ پھر ٹوٹی پھوٹی
ہمت درست کرکے اس شعر کے مصداق ہوے ؎ بہر کاری کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد ؎ جسکی تفصیل ہم آیندہ گذارش کرینگے۔

شیرینی کلام کا ہووے جنھین مذاق
چکھین وہ آکے ذائقہ قند مغربی

مین یہ نہین کہتا کہ کسی فرد بشر نے آج تک ملک مغاربہ اور اندلس کی سیر
نہین کی یا وہانکی کیفیت مفصل اور حالات مشرح سے واقفیت حاصل نہین
کی بلکہ ہزارون کیا لاکھون کروڑون نے بچشم خود ملاحظہ کیا ہوگا اور حالات

مین وعن جزئی وکلی سے ماہر ہوے ہونگے۔ مگر میرا کہنا ہی تو یہ۔ اور کلام ہی تو اسمین کہ ہمارے عالی خیال علوہمت حضرات احباب ہندکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ اونکی زیر پائی و ہانکی گرد سے خاک آلودہ ہوئی ہو یا آنکھون کو نظر اندازی کا موقع ملا ہو یا ملاحظہ بلاد و امصار اور معائنہ طرز و روش تمدن سے کچھ ایسا استفادہ ہوا ہو جو رہروان ملک مغرب کے لیے کار آمد ہوتا حق تو یہ ہی کہ وہ سڑی سودائی نہین کیون پھرنے لگے۔ کیا سر پھرا تھا۔ یا پاؤن مین چکر تھا۔ اچھے بھلے ہٹے کٹے کھاتے پیتے سکھہ چین عیش و آرام گھر بار۔ جورو بچے۔ دوست۔ احباب۔ چھوڑ چھاڑ کر ڈگرون ڈگرون خاک چھاننا۔ اگر بالکل جنون نہین تو مالیخولیا تو ضرور ہی۔ مجھے اسوقت ایک واقعہ یاد آیا جسے آپسے کہتا ہون ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا جو بعد ادای مناسک حج کے لوٹنے کا اتفاق ہوا۔ تو اثناء راہ مین جسوقت سمندر مین نہایت تموج اور تلاطم تھا۔ ایک بزرگ جلیس عرشہ فرماتے کیا ہین۔ کہ سفر کو بصورت سقر کسی نے بہت بجا کہا ہے۔ وہ لوگ بھی عجیب ہین۔ جو اچھے بھلے گھر کے عیش و آرام کو چھوڑ چھاڑ کر مبتلاے بلاے سفر ہوتے ہین اور مفت مین ایذا و تکلیف گوارا کرتے ہین میرے نزدیک تو اونکی دانائی کیا حماقت مین شک نہین اور جو جی مین برا بھلا آیا فرمایا کیے۔ کیونکہ اوسوقت اونکو صدمہ ہی ایسا تھا مینے کہا جناب آج خوش قسمتی سے ایسا بزرگ ناصح ہاتھہ آیا ہے یقین ہی کہ جو آپکی تقریر پر تاثیر سنے پھر وہ مرتے مرجائے سفر کا نام بھی نہ لے۔ مگر میری یہ گزارش ہے کہ آپ سا نازک خیال جان بوجھکر ایسی حماقت مین مبتلا ہو۔ آپ اور اچونک کر

تعجب سے کہنے لگے ۔ حضرت یہ موقع ایسا ہی تھا ارکان مذہبی کا ادا کرنا بھی
تو ضروری ہی ہے (م) جناب امنیت راہ کا بھی خیال کرنا ضروری تھا ۔ اب کچھ سمجھکر
کہنے لگے حضرت معاف فرمائیے آپ کچھ برا نہ مانیے (م) جناب اچھی بات
بھی کہین بری لگی ہے آپنے ازراہ ہمدردی ناواقفون کو مصیبت شاقہ
سے بچانے کے لیے بطور آگاہی عام جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ اس قسم کا ہے
کہ سونے کے حرفون سے لکھکر ہر شہر مین شاہراہون پر لٹکایا جاوے ۔
مگر یہ جو کچھ ہوا سو ہوا ۔ آپ اپنے اوصاف تو بیان فرماوین کہنے لگے
کہ نواب سکندر بیگمصاحبہ کے وقت مین موتی مسجد کا امام رہا ہون ۔ آپ
قاری محمد سعادت مہتمم مساجد کو جانتے ہین (م) جی ہان ۔ فرمانے لگے ۔
اونسے ایکدن مسجد مین تکرار ہو گئی تھی ۔ ڈنڈا تو وہان ملا نہین ۔ لیکن اُگالدان [?]
اوٹھاکے جڑا ۔ سر پھٹ گیا ۔ سب مجھے بھوپال مین جانتے ہین (م) کیون نہ جانتے
لگے آپ نے کام ہی ایسا کیا تھا ہو قسمت کے دھنی ۔ مگر تعجب ہی جراءت
اور ہمت ایسی اور تقریر ایسی ۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے ۔ حضرت احباب ہند
کے خیالات کا چربہ ہی جو نذر ناظرین ہوا اور چشم بد دور سفر کے فوائد مین تو
کسیکو کلام ہی نہین لیکن بشرطیکہ ہمارے احباب علو ہمتی کو کام مین لاوین ورنہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم الخ تو امر ہی دوسرا ہے سفر تو در کنار جو فوائد سفر
مین ہین اونسے بھی محروم ۔ منجملہ اونکے ہر شئی کی تحقیقات کما حقہ بذریعہ اوسکے
حاصل ہو سکتی ہی جنکو لوگون نے بطور افسانہ منضبط کر دیا ہے ۔ یا بعض سیاحان
غیر محقق ناتجربہ کارون نے بات کا تبنگڑ اور رائی کا پہاڑ بنایا ہو اوسکی

تصدیق ہو جانی ممکن ہی بلکہ خیالات باطلہ اور اوہام فاسدہ
یہان تک اونکے دماغ مین خلل پذیر ہوے ہین کہ الحق مگر یہ عمل ہی
ذکار دور از کار مثل فسانہ عجیب اور قصہ ہاے غریب پر مٹے ہوے
ہین بلکہ قصے اور کہانی سرمایۂ سرور و آسایش زندگانی ہین اب یہان تک
نوبت پہونچی ہے جگا یلے مینے جو افسانہ گو کو خواب آیا حالات واقعی بچشم دید
دیکھنا۔ یا سننا۔ ازبس ناگوار بار خاطر۔ سفر کرتا ہی کون ہی۔ خیر
اتنا ہی غنیمت ہے شعر لمولفہ سرشک چشم ہ دود آہ در رنگ روشیر مرد ہ
خدا کا شکر ہے یہ ہی ہمارے ہمسفر نکلے ؛ اگر ان حضرات کو سل ہ کاہلی یا اور موانعات
اسباب نہوی کہ لازمۂ آب وہواے ہند ہے یا عذر معقول حب الوطن مانع
انتہاض ہی تو رخصت کہو فی امان اللہ۔ ناظرین کو جو شائق کوائف سیر و سفر ہین
اور جنکو حالات عجائب و غرائب دیار و امصار سے دلبستگی ہی خوب یاد ہوگا کہ ہمنے
سنہ گذشتہ مین سفر مغاربہ کا مذکور کیا تھا کہ جسکی سرخی عنوان یہ ہے۔

شیرینی سخن کا جسے ہووے کچھ مذاق

الغرض وہ لسبب موانع اور عوائق کے ایکسال سے زیادہ حیز التوا مین
رہا۔ اب اوس وعدہ کو ایفا کرتے ہین اور اس سفرنامہ کو دو حصون پر منقسم
کیا۔ پہلا حصہ مقند مغربی جسکی ابتدا بمبئی سے اندلس تک ہے دوم
ملک مغاربہ المراکہ و ٹونس اور الجیریہ وغیرہ

مختصر حال سفر ہے نظم مین

مختصر ہی یہ التماس رئیس — نظم لکھتا ہون جو بلفظ سلیس
بعد حمد خدا و نعت رسول ؐ — عرض اتنی ہے پائے عز قبول
بیٹھے بیکار جی جو گھبرایا — یہ ہی میرے خیال مین آیا
نظم مین لکھون اپنی حال سفر — نثر مین تو لکھا گیا اکثر
مشغلہ ہووے تا کہ یارون مین — ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین
کہنہ مضمون ہو کلام نیا — مے پرانی ہو لیک جام نیا
شاعری سے ہمین غرض کب ہی — اپنے مطلب سے ہمکو مطلب ہی
چلکے گھر سے مہ مئی مین ہم — دوسرے دن پہونچے بمبئی مین ہم
کوک سے سوس تک کا لیکے ٹکٹ — پہونچا جا کر جہاز پر جھٹ پٹ
پرشیا نام اُس جہاز کا ہے — قصد جسپر مرا حجاز کا ہے
ماہ ذی قعدہ یوم یکشنبہ — کچھ تو نارنج کچھ لیے انبہ
اور جو اسباب سے ضروری تھا — تھوڑا تھوڑا وہ اپنے ساتھ لیا
پہلے مرکب مین سبکو کرکے بار — پڑھکے الحمد پھر ہوا مین سوار
دو بجے پر ہوا روانہ جہاز — آج سے اس سفر کا ہے آغاز
تین دن تک چلا کی باد مراد — سب طرح بند و غم سے تھے آزاد
یک بیک خود بخود ہوا بدلی — گھر گئی چو طرف گھٹا بدلی
لگی چلنے ہواے طوفانی — اوٹھنے چارون طرف لگا پانی

تحت اور فوق اور یمین و یسار — چوطرف سے تھی آب کی بوچھار

اک تموّج تھا اور تلاطم تھا — عقل حیران تھی ہوش بھی گم تھا

موجیں دریا میں یوں نظر آئیں — اژدہے پھن اوٹھا کے لہرائیں

چار دن رات تک یہ حال رہا — جوش دریا میں بھی کمال رہا

پھر گھٹی شدّت ہو گئی تخفیف — کبھی راحت تھی اور کبھی تکلیف

پہونچے جسدن کہ ہم عدن کے پاس — جمع خاطر ہوئی درست حواس

نہ ہوئی کوئی جانے کی تقریب — نہ ہوا دیکھنا عدن کا نصیب

تھا نہ کپتان کو وہاں کچھ کام — اسلیے اوس جگہ کیا نہ قیام

دور سے دیکھے بس جبالِ عدن — لکھتا فی الحال کیا میں حالِ عدن

دیکھا کچھ تو ماجرا لکھتا — کچھ نہ دیکھا تو پھر میں کیا لکھتا

باب مُندب پہ اتنا گذرا حال — ٹھہر کر واں پہ کچھ بھرا تھا زغال

باب مُندب عدن سے انسٹھ میل — ختم کی واں پہ سورۂ واللیل

ہمسفر اسمیں اک مسلمان تھے — یہ مسمّٰے خلیل رحمان تھے

انکا ہے صوبۂ بہار وطن — ہے مونگیر اِن کا مولد و مسکن

پڑھتے ہیں دو برس سے لندن میں — ہے لیاقت انھیں ہر اک فن میں

شکر ہے آکے ہمجلیس ہوے — ہمدم و مونس و انیس ہوے

ہر طرح اپنے جی کو بہلاتے — باتیں کرتے ہوے ہوا کھاتے

گاہ تھیں روس روم کی باتیں — اور ہر مرز و بوم کی باتیں

آگیا ذکر خیر لندن کا — تذکرہ شہر و سیر لندن کا

باتون باتون مین پھر کیا یہ سوال
کہا ہان ہی تو نام کی مسجد
نہ موذن ہی نے امام اوس مین
ایک جرمن ہے اوسکا متولی
طلبہ کے لیے بنا تھا مقام
ڈاکٹر لائنٹر ہے نام اوسکا
بنک کا سود جوکہ آتا ہے
حال معلوم کچھ نہین اسکا
عید کی مہینے وان پڑھی تھی نماز
کل مصلی تھے تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲
ترکی کنشل بھی بعدہ آئے
اوٹھکے ہم اونکو لائے با اعزاز
ہو چکی جب نماز و خطبہ ادا
آفرین ہے تمھاری ہمت کو
ہی کہان ہند کس جگہ یہ مقام
مرحبا واہ آفرین ہمت
ہی یہ امید و آرزو میری
کوئی تقریب خیر ہووے اگر
ہونگا اسکا کمال مین مشکور

کیسے مسجد کا وان کی کیا ہی حال
پر نہین ہی وہ کام کی مسجد
مقتدی کا نہین ہی کام اوسمین
ہی وہی مالک اوسکا اور ولی
سارے گھر کا ہی اسکے اوسمین قیام
ہی وہان سارا اہتمام اوسکا
فائدہ اوس سے وہ اوٹھاتا ہی
ہی زرِ نقد اسمین کس کسکا
با خضوع و خشوع و عجز و نیاز
اسکے سب تھے وہ انڈیا کے رئیس
ساتھ اپنے امام کو لائے
پھر کیا اونکو سب نے پیش نماز
یون کیا پھر درِ سخن کو وا
اس حمیت کو اور جرأت کو
انکو کہتے ہین حامی اسلام
ایسی دیکھی نہین کہین ہمت
دل سے سنیے یہ گفتگو میری
کیجیے گا ضرور مجھکو خبر
بسر و چشم آؤنگا مین ضرور

ہوتا رخصت ہون اب خدا حافظ — اوٹھے یہ کہکے سب خدا حافظ

وہ گئے جب سوار ہوکے اودھر — ہم ادھر آئے اپنے اپنے گھر

ہوتی مسجد جو شہر کے اندر — ہوتی یہ بات خوب اور بہتر

پنجگانہ نماز روان ہوتی — ہوتی تکبیر اور اذان ہوتی

الغرض ہے جو شہر سے چھ کوس — سنکے مجھکو ہوا بہت افسوس

حق تعالےٰ نے دی اگر توفیق — خود کرونگا بذاتہ تحقیق

پھر لکھونگا مین حال بالتفصیل — ہوگا معلوم جو کثیر و قلیل

باعث اسکا ہے کیا سبب اسکا — مجملاً ہوگا حال سب اسکا

پھر نظر آئے کچھ زمین پہاڑ — غیر مزروعہ اور تمام اوجاڑ

جانب راست تھا عرب و شام — جانب چپ تھا ملک مصر تمام

سولھوین دن ہوا سویس مقام — ہوا آغاز کا بخیر انجام

سویس ہی دو ہزار نو سو میل — اس سے کیرو کو پھر گئی ہے ریل

سویس سے لیکے تا اسکندریہ — خوش فضا شہر ہے لب دریا

اسکا لکھتا ہون مین مفصل حال — ہو مسافر پہ منکشف احوال

ہر زقازیق ایک اسٹیشن — ست سے پہلا وہان یہ ہی جنکشن

شاخ ہے اک وہانسے تا دنیات — یاد رکھنا یہ کام کی ہے بات

پھر ہی فلیوب دوسرا جنکشن — وانسے ہے مصر ایک اسٹیشن

راستہ مین ہے تیسرا طنطا — یانسے بھی شاخ اک ہوئی ہی جدا

حسب وعدہ ہوا سفر بھی تمام — اب مین کرتا ہون یانپہ ختم کلام

آگے جو کچھ کہ ہی حجاز کا حال
اسکو زاد الغریب مین دیکھے
ناظرین سے ہی بس یہ استدعا

دیکھنا جسکو ہو تمام و کمال
اوس سالہ عجیب مین دیکھے
دیجیے آپ اب یہ دل سے دعا

حج اکبر خدا کرے مقبول
بطفیلِ رسولؐ و آلِ بتولؑ

آمین دعا مقبول ہوئی

جسکی کیفیت مجملاً یہ ہی کہ جب ہمارا جہاز آٹھ بجے شب کے بندر سویس مین پہونچا اور ایجنٹ کمپنی متعینہ سویس واسطے انتظام کے جہاز پر آیا اوسکی زبانی معلوم ہوا کہ بسبب حج اکبر کے لاکھون مخلوق بیت اللہ کو چلی جاتی ہی اور جہاز پر جہاز روانہ ہو رہا ہی چنانچہ یہ جو غیر معمولی جہاز فرنساوی حجاج کا آج ہی یہان آیا ہی کھڑا ہی اور چار بجے صبح روانہ بیت اللہ ہوگا یہ سنکر دل کو کمال اضطراب اور اشتیاق ہوا کہ ابھی چل دیا جاوے اور اوسیوقت ایجنٹ سے بندوبست جہاز کا کر کے رات ہی کو اوسپر سوار ہو گیا اور صبح کو روانہ جدہ شریف ہوا تنبیہ اکثر حجاج ذی مقدور بسبب زحمت قرنطینہ کامران کے اندراہ سویس حج کو جاتے ہین اونکو لازم ہی کہ دس دن سویس یا کسی علاقہ مصر مین پہلے قیام کرین پھر وہان کے ڈاکٹر سے پاس پورٹ جسکو وہان تذکرہ کہتے ہین حاصل کر کے جدہ جاوین ورنہ اونکو جدہ مین دس دن قرنطینہ بھگتنا پڑیگا

اوس وقت مجھے چونکہ یہ حال معلوم نہ تھا شب کو بلا قیام افزبا حصول
تذکرہ جہاز مین سوار ہوکر روانہ جدہ ہوا اثنا راہ مین اس حال کے
معلوم ہونے سے گونہ تشویش ہوئی اتفاقاً اوسی جہاز مین ایک صاحب
عظیم آبادی جو خود کو نواب مشہور کرتے تھے مگر تھے آدمی خلیق حسب تذکرہ
اونھون نے بیان کیا کہ میرے پاس چند تذکرہ اور ہین جو بسبب پہلے تذکرہ
گم جانیکے مینے دوسرے مرتبہ حاصل کیے تھے اور پھر پہلے ھی سامان مین
نکل آئے اوسمین سے دو آپ لے لیجیے مینے دریافت کیا کہ فی تذکرہ کیا
صرف پڑا کہنے لگے ساڑھے پانچ روپیہ جملہ لعہ گیارہ روپیہ دیے اور
وہ تذکرہ لیکر جدہ پہونچا اور حسب الطلب ڈاکٹر کو دیے اون تذکرون
مین حلیہ بھی ہوتا ہے اتفاق حسنہ سے وہ ڈاکٹر افغان تھا زبان فارسی
جانتا تھا متعجب ہوکر دریافت کیا کہ آپ پٹھان ہین مینے کہا ہان۔
پھر کہا کہ آپ وہ شخص تو نہین ہین کہ جنھون نے اپنا اکثر حصہ عمر کا سفر
مین صرف کیا ہے مینے کہا آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہنے لگے کہ مجھے
میرے دوست علیم الدین ایجنٹ سابق کوک ذکر کرتے تھے کہ دو ڈیڑھ
برس سے وہ نہین دیکھے گئے شاید اب آپ تشریف لائے ہین ہنسنے لگا
پھر مجھے بلا کے اپنے یہان بٹھایا اور کہا کہ مجھے نہایت اشتیاق آپ سے
ملنے کا تھا مینے دریافت کیا کہ آپ کی شبہہ کا کیا سبب ہوا اونھون نے
کہا کہ تذکرہ خود اسکی دلیل ہے۔ آپ شیخ نہین آپکے یہ وضع نہین جو اسمین
ہین اکثر پٹھان علاقہ مصر وغیرہ مین اپنا نام تبدیل کرکے دوسرے

تاہم سے تذکرہ حاصل کرتے ہین اسلیے کہ اہل مصر کو ٹھانون سے ایک گونہ
کاوش ہی بلکہ من ہم انعا بہم لباس و وضع خود را تبدیل کردہ وسلک
ملازمت ترکان منسلک شدہ ام باطمینان تام بحفظ خدا بخیریت بوسن ہم
اوراک خدمت بشرط رخصت خواہم کرد الغرض خدا کا شکر کرکے جدہ آیا
یہان احمد بسونی نے بسبب تعارف سابقہ کے اپنے مکان پر ٹھہرایا —
دوسرے دن معلوم ہوا کہ مکہ شریف مین وبا ہی یقین ہی کہ بعد حج قرطینہ
ہوگا اب مجھے نہایت تشویش ہوئی کہ جہاز پر خلیل الرحمن سے یہ صلاح ٹھہری
تھی کہ بعد پندرہ روز کے حج سے فارغ ہوکر ازراہ بندر مارسیل اسپین مین
قرطبہ کی سیر کرتا ہوا ازراہ لیجبن پرتگال کے علاقہ سے جہاز پر سوار ہوکر لندن
آونگا وہان سے امریکہ جیکاگو کی سیر کرکے ازراہ جاپان وچین کلکتہ اونرد لنگا
وہانتک کے ٹکٹ کوک کمپنی کے میرے پاس موجود تھے اور کچھ کتابین
بھی اونکے ہمراہ کردین اور بعض دوستونکو چٹھیٔن بھی اسی کیفیت کی مع
تاریخ ورود لکھہ دی تھین اب یہان معاملہ دگرگون دیکھا تو یہ قصد کیا
کہ حج سالگذشتہ مین کرلینگے چلنا چاہیے واپسی کے جہازون مین سویس
کا جانا چاہا علیم الدین کی زبانی معلوم ہوا کہ آجکل جہازون پر قرنطینہ ہی
جانا ممکن نہین ہر چند تدبیر کی سب بے سود ہوئی اور ہاتھہ مین اس شدت
کا درد پیدا ہوا کہ الامان پھر قصد کیا کہ کعبہ کو چلو وہین دس بارہ دن قیام
کرینگے حج سے فارغ ہوکر پھر کوئی صورت نکل آئیگی مگر شیخ احمد بسونی کی فہمائش
سے اور چندی جدہ مین قیام کیا تاریخ ششم ذی حجہ کو جدہ سے روانہ ہوے

اور تاریخ ہفتم کچھ کم پہر رات رہے مکہ شریف مین پہونچے سواری کراونٹون
کو سید محمود کی زیارت پر چھوڑکے حرم شریف مین طواف دخول کرکے اور
ارکان سے فارغ ہوکر کچھ دن چڑھے جنت البقیع مین پاپیادہ پہونچے وہان
ہماری سواری کے اونٹ بھی بالا بالا آگئے دوپہر وہان ٹھہرے تھوڑے عرصے مین
سو مردہ سے زائد شمار کیے جو آکر جنت البقیع مین مدفون ہوے پہر پہر دن باقی
رہے تاریخ ہشتم کو منا کو روانہ ہوے مگر منا مین نہ ٹھہرے قریب پہر رات کے
عرفات پہونچے تاریخ نہم حج سے فارغ ہوکر مزدلفہ آئے اور دہم کو منا مین
داخل ہوے منا مین تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ترکون نے اہل عرب اثیری پر باڑھ
مارنا شروع کی اب منا مین بھگدڑ پڑگئی جسے دیکھو بھاگا جاتا ہے سبب اسکا یہ ہوا
کہ عرفات مین ایک اثیری نے ایک ترک کو جنبیہ سے ہلاک کیا تھا کچھ تو وہ کاوش
تھی پھر یہان نہر پر پانی کے لیے باہمی تکرار ہوگئی چند ترک ایک اثیری کی
مشکین باندھکر قافلہ مین لاتے تھے اثناء راہ مین اثیریون کا خیمہ تھا وہان
اوسنے ہمقوم کو دیکھکر واویلا کرنا شروع کیا اثیریون نے ترکون سے اپنے ہمراہی
کو چھوڑالیا اسپر افسر رجمنٹ ترکون نے جو خچرون پر سوار تھے باڑھ مارنا شروع کی
بہت اثیری مارے گئے مابقی پہاڑون پر بھاگ کر بچے میرا خادم جو پانی لانے
نہر پر گیا تھا اوسنے سترہ لاشین اثیریون کی گنی تھین اس معرکہ کو تھوڑا
عرصہ نہ گذرا تھا کہ وبا کی کثرت کا شہرہ ہوا اور ہزارون آدمی اس عارضے
سے جان بحق تسلیم ہوے دوسرے دن تو پھر یہ حال ہوا کہ محمل شامی بھی
بھاگ گیا اور بجز چند خیمون کے باوجود اس کثرت مخلوق کے کوئی خیمہ نظر نہین

آتا تھا نعشون کے مارے رستہ چلنا دشوار تھا الغرض تاریخ ۱۲ کو مکہ شریف روانہ ہوئے اور کچھ دن رہے طواف حج اور سعی بین الصفا و المروہ سے فارغ ہو کر قریب مغرب کعبہ مین آئے اور یہ ارادہ تھا کہ طواف وداع کر کے سید محمود کے پہاڑ پر ایک مکان شب کے لیے مقرر کر رکھا تھا وہان شب باش ہو کر صبح جدہ کو روانہ ہو وین کہ حرم مین میان محمد سعید صاحب و مولوی بدر الاسلام صاحب برادرزادہ مولوی رحمت اللہ مرحوم اور حافظ احمد حسن صاحب برادرزادہ مولانا مرشدنا حاجی امداد اللہ صاحب ملے اور مجھکو مولوی رحمت اللہ کے مکان پر لیگئے اور وہین راتکو رکھا دوسرے دن طواف وداع کر کے حاجی صاحب سے نیاز حاصل کرتا ہوا جائے قیام پر آیا جب مین حاجی صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپ وضو سے فارغ ہوئے تھے مجھے دیکھ کر اوٹھے اور مصافحہ کے وقت بکمال محبت فرمانے لگے کہ اے ہمارے جہانیان جہان گشت اور میرے آنے پر تعجب کر کے فی الفور رخصت کیا اس عرصے مین جو مناجات خانہ کعبہ مین لکھی تھی وہ نذر ناظرین ہوتی ہے۔

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

الٰہی پاک ہے تو جسم و جان سے	خداوندا بری کون و مکان سے
بنائے تو نے تارے چاند سورج	زمین کو زیب بخشی آسمان سے
کری ہر اک کی آرایش دہین ہے	چمن کی گل سے گل کی بوستان سے
کیا مخلوق مین انسان کو اشرف	کیا انسان کو اشرف زبان سے

وطن سے شوق تیرا مصر لایا
کشش لائی تری مجکو وہان سے

یہ خواہش تھی کہ در سے سر کو رگڑون
ملون آنکھون کو تیری آستان سے

ہوا حاضر ترے در پر جب آیا
کدھر کو جاؤن مین یارب یہان سے

خداوندا مین تھا اک قطرۂ آب
کیا انسان لطف بیکران سے

بنایا جسم اور اعضا و ارکان
مشرف پھر کیا روح روان سے

بنائے ہاتھ پاؤن کان اور آنکھ
عنایت تیری افزون ہی بیان سے

دیا پھر عقل و علم و ہوش و تمیز
کرون مین شکر کس کس کا زبان سے

زن و فرزند و جاہ و ملک و دولت
ترا صدقہ ہے مین لایا کہان سے

مین کیا ہون اور کیا میری حقیقت
کرون مین شکر تیرا کس زبان سے

خداوندا یہ تجھ سے التجا ہے
سبک کر دے مجھے بار گران سے

بجز تیرے کہون مین کس سے جا کر
توہی واقف ہے اس درد نہان سے

عطا کر اونکو علم و فضل و دولت
جہالت دور کر ہندوستان سے

ترقی کر گئین دنیا کی قومین
فضیلت مین کہان پہونچین کہان سے

جو آگے تھے وہ ہین اب سب سے پیچھے
پڑے غربت مین بچھڑے کاروان سے

جو مست غفلت مین ہین ہشیار کر دے
جگا دے اونکو اب خواب گران سے

پھلین پھولین یہ گل بوٹے ہمیشہ
رہین محفوظ یہ باد خزان سے

مین اپنے ملک کا ہونگا بہی خواہ
مجھے کیا کام ہے سارے جہان سے

الٰہی پھر تو پہونچا دے مع الخیر
وہین پھر مجھکو تو لایا جہان سے

رہ گم کردہ مین بھولا ہوا ہون
ملادے مجھکو بچھڑے کاروان سے

نثر

الغرض مکہ شریف سے روانہ ہو کر جدہ کے قریب ایک موضع مسمی زرلہ
مین بسبب فہمائش شیخ احمد بسونی کے قیام کیا۔ اسواسطے کہ جدہ مین
بھی وبا کی کثرت تھی۔ یہان معلوم ہوا کہ یورپ و مصر کے جانے والونکو
کو وہ طور پر سترہ دن کا قرنطینہ بھگتنا ہوگا اس لیے مدت معینہ تک وہین قیام
کیا کہ بعد انقضای مدت معلومہ روانہ یورپ ہو جاؤنگا۔ جب سترہ دن پورے گذر چکے
تو معلوم ہوا کہ وہان بسبب وبا۔ قافلون کے اسی قدر قرنطینہ اور ہو گیا۔
مجبور یہ صلاح ٹھہری کہ یہان سے عدن جائیے وہان سے میل ولایت پر
سوار ہو کر روانہ منزل مقصود ہوجیے۔ مجبور عدن آیا یہان چودہ روز کا
مسافران حجاج پر قرنطینہ تھا پھر یہ تجویز ہوئی کہ بمبئی چلنا چاہیے وہان سے
شکست و ریخت کی درستی کر کے سیدھے ماریسل کو چلدیجیے قصہ کوتاہ بمبئی آیا
یہان بسبب دریافت چند حالات مشوش وطن کے لوٹنے کا اتفاق ہوا
کہ اثناء راہ بھوپال مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر سے ملاقات کر کے
ایک دو روز وطن مین قیام کر کے بمبئی مین ہفتہ کے پیو کمپنی کے اسٹیمر مین
کہ جسکی روانگی مین پانچ چھ روز کا وقفہ تھا سوار ہو کر روانہ یورپ ہو جاونگا
جب بھوپال مین پہونچا تو ٹرین مین معلوم ہوا کہ صاحب ایجنٹ بہادر
واسطے تبدیل آب و ہوا کے مع اہل و عیال پچھمنڈھی آج ہی تشریف لیگئے
ہین بذریعہ تار اپنی واپسی کی اطلاع دیکر باسودہ آیا تھوڑے دن کے بعد
بذریعہ وکیل اپنی روانگی کی اطلاع دی جواباً تحریر آئی کہ آپکا ابھی جانا نہین

ہو سکتا اس لیے کہ ہین آپکی تشریف آوری کی اطلاع گورنمنٹ مین دیچکا ہون اب اجازت تازہ ہونا ضرور ہی آپ بذریعہ خریطہ تحریر پیش کرین او سکے جواب مین فرمایا کہ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر چاہتے ہین کہ مجھ سے ملکر جاوین۔ اور جناب ممدوح تھوڑے عرصے مین اوس ضلع مین بسبیل دورہ تشریف لانیوالے ہین اس قیل و قال مین عرصہ قریب تین چار مہینے کے گذر گیا غرض بمشکل اجازت حاصل کرکے بمبئی سے جہاز فرنسا وی کمپنی ریب تینون پر سوار ہو کر پھر روانہ منزل مقصود ہوا اور واسطے سیاق کلام کے حسب خواہش احباب مختصر حال نظم مین شروع کرتا ہون منہ التوفیق

نظم

لکھا اب پھر نظم مین کچھ حال اسکا
نیا ئی جدہ سے کوئی گذرگاہ
مجھے تھا شوق از حد اندلس کا
نچھوڑا شوق نے اوسکا یہ مجکو
چلا جب ہند سے مین سوئے یورپ
بحمد اللہ کہ پہونچا مارسیلز
وہان سے پھر مین پہونچا قرطبہ کو
بر آئی آرزو اب دلکی میرے
لکھونگا حال سارا گھر یہ جاکر

کہ گذری کیفیت کیا اس سفر مین
پس آیا ہند کو پھر لوٹ کر مین
بھرا تھا اسکا سودا میرے سر مین
ہوا سرگرم پھر عزم سفر مین
بجز یا نی نہ آیا کچھ نظر مین
کہان سے لوٹ کر آیا کدھر مین
پھرا تھا جسکی خاطر دربدر مین
کرون بس شکر خالق کسقدر مین
ابھی تو ہو لگا سرگرم سفر مین

رئیس ایسی غزل کہہ اس زمین مین | کہ مضمون جسکا ہووے کل سفر مین

غزل دیگر

گذاری عمر گو ساری سفر مین | گذرتی ہی بس اپنی رہگذر مین
ہزارون شہر دیکھے لاکھون قریے | پھرا ہون ایک مدت بحر و بر مین
ہزارون دشت و وادی چھان ڈالے | سمایا ہے یہ سودا اپنے سر مین
نہ نکلا تیسرا ایھر دشت پیما | ہمین دو ہین ادھر مجنون ادھر مین

سفرنامہ

بندر سویز تک تو کوئی واقعہ ایسا وقوع مین نہین آیا جو قابل تحریر ہوتا ایک دن ایک پرند جانور شکاری جہاز کے مستول پر آبیٹھا اور تھوڑے عرصہ مین شکار کر لایا ہر چند معلم نے ہوائی بندوقین سر کین لیکن کچھ کارگر نہ ہوئین تھوڑی دیر بیٹھکر اوڑگیا کچھہ وقفہ کے بعد اور شکار کر لایا اور ابکی مرتبہ وہ آکر کپتان کی چھتری کے کنارے بیٹھ گیا میرے آدمی نے معلم کو بتایا کہ یہ بیٹھا ہی معلم نے نیچے جاکر اوسے پکڑ لیا پنجہ مین شکار تھا دیکھا تو بحری تھی۔ اب معلوم ہوا کہ یہ اسم بامسمے ہی واقعی اور جانور شکاری بری ہین اور یہ بحری ہی۔ پورٹ سعید پہونچے روشنی نہر مین سابق دستور تھی۔ لیکن بہ نسبت سابق نہر چوڑی کی گئی ہے اور کمر کمر گشتہ سنگی دونون طرف بنایا ہی۔ اور شاید اسمعیلیہ سے پورٹ سعید تک ریلوے کی مٹی ڈالی ہے

کهین کهین انجن بهی سامان لیجاتا هی آگے کی به نسبت آبادی بهی نصف
هوگئی۔ وہان سے آٹھ بجے شب کو روانه هوے دوسرے دن وقت غروب
کے جزیرہ دامینکو ملا۔ یہین سے جہاز برنڈزی کو جاتا ہی پھر چوتھے دن اٹلی
کے پہاڑ دس بجے دن سے ملنا شروع ہوے چار بجے بندر ملطیہ اٹلی ملا او
اوسکے مقابل جزیرہ سسلی کے پہاڑونکی قطار نظر آنے لگی اور تیسرے پہر
پہاڑ عظیم الشان آتش فشان نظر آیا۔ بعض کہتے تھے دھوان ہی۔ بعض ابر
بتاتے تھے ہمیشہ وہ آتش فشان نہین رہتا۔ قریب ۶ بجے کے سینا بندر
سسلی ملا۔ آدھی رات تک دونون طرف کی روشنی کی ایک کیفیت رہی
اسلیے کہ دونون طرف کے پہاڑون کے نیچے تمام مکانات ہی بنے تھے
اور دونون طرف کے کنارے نزدیک تھے دوسرے روز کچھ نظر نہ آیا۔
تیسرے روز جانب چپ سارڈینیا علاقہ اٹلی دیکھا پہر دن کو پہاڑون کا
سلسلہ نظر آیا اور جانب راست جزیرہ کورسکہ کے پہاڑ علاقہ فرانس نظر آئے جب
ہم اٹلی کے قریب آئے تو ہوا و سردی اور بارش کی شدت رہی اور جہاز
ہمارا غرب سے شمال کیطرف لوٹا پہر ہم بتاریخ ۳۱ نومبر داخل بندر مارسیل ہوے
مارسیل نہایت نفیس بندر ہی اور مکانات مثل پیرس کے ہین چار لاکھ آدمی کی
آبادی ہی ہر کمالے راز والے یہ ایسا جملہ جامع اور مانع ہی کہ وجود
اسکا ہر شے مین پایا جاتا ہی کوئی مذہب اور مشرب اور ملت دنیا مین ایسا
نہین جو اسکا مقر نہین ہزارون نظایر و امثال اور لاکھون دلائل اور
براہین اسکے ثبوت مین موجود ہین کوئی فرد ممکنات سے ایسی نہین جسمین

ترقی اور تنزل اور کمال و زوال بہو جدھر دیکھو یہی کیفیت ہی سب سے پہلے ناظرین گلگشت چمن ہی کرین کہ ہرے ہرے پودون کا لہلہانا گلہاے رنگ برنگ کا کھلنا باد بہاری کی تحریک سے ڈالیون کا مثل جوانان طناز کے ہم آغوش ہونا۔ فوارون کا اوچھلنا بلبلون کی نغمہ سرائی طیور خوش الحان کی زمزمہ آرائی اسباب ترقی نہین تو اور کیا ہین۔ اب ذرا ادھر دیکھیے ع
یہ چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جلگیا ؛ ایک آن مین باد خزان نے اپنی ہیبت ناک آمد سے تختۂ گل کو کیا بلکہ کل کو درہم و برہم کردیا جدھر دیکھو اسباب بربادی موجود آثار خزان پیدا وہ غنچۂ گل جنکو دہان و رخسار معشوق سے تشبیہ دیتے تھے پژمردہ ہوکر پت جھڑ پتون سے بدتر ہین۔ ہرے بھرے اشجار سوکھ ساکھ کر کانٹا ہوگئے سبزہ کی جا خاک روشون پر موجود اس کمال کا یہ زوال ہی جزر و مد دیکھو۔ چاند کا یہی حال ہی کہ چار دن کی چاندنی پھر وہی اندھیری رات۔ دور کیون جاؤ اپنے ہی آپ مین بغور دیکھو کہ بچپن سے جوانی تک کیا کیا کیفیت و عروج۔ ہر شے مین لذت۔ ہر چیز مین مزہ۔ آنکھون کو عجائبات اقطار اور امصار کی سیر عجائبات مصنوعات کی کیفیت۔ کانون کو سماع اور پند و نصائح سننے کا مزہ اور زبان کو لذائذ اور تنعمات چکھنے کا ذائقہ اور تقریر دلپذیر و خوش بیانی مزید برآن ہے عقل کو ادراک کلیات اور جزئیات اور حقیقت اشیا کے دریافت کا مادہ مکتفی زندگی کے ترقی کے پہاڑ کی چوٹی ہی۔ اب اسباب تنزل لیجیے تھوڑے عرصے مین نہ وہ بصارت کا پتا نہ سماعت کا نام۔ زبان کو لکنت ہاتھ پاؤن

مین رعشہ ہوش گم - حواس ندارد ع ملی خاک مین خاکساری ہماری ؛
یہ زوال جسمی ہی لیکن اگر باعتبار اقبال دیکھو تب بھی ہزارون ایسے نامی گرامی گذرے
ہین کہ جنکے قصون سے ہزارون کتب مملو ہین - چنگیزخان ہلاکو سکندر نپولین
ہمارے اثبات دعوی کو کیا کم ہین - یہ تذکرہ کمال شخصی کا ہی اب جنسی اور قومی
لیجیے - مغلون کی گردی - چنگیز خانی - مذہبی ہنگامے ہندوستان اور پھر مسلمانون
کا کمال و زوال اہل عبرت کے ملاحظہ کو کیا کم ہے اسیطرح ملک اسپین مین اہل اسلام
کا ترقی کرنا کمال پر پہونچنا اور بعد مرور دہور یکایک ایسا معرض زوال مین آنا
کہ جسکا صفحہ ہستی پر وجود کیا نام و نشان ہی باقی نرہے یہ ایک ایسا واقعہ ہوگیا
عبرت افزا ہی کہ نظیر اسکا بجز اسی کے دوسرا نہ پایئے گا ہر چند کہ عادت الٰہی اسیطرح
جاری رہے کہ کل من علیہا فان لیکن اگر بنظر غور اور بچشم امعان دیکھو تو
واقعات چنگیزیہ - و تیموریہ - اور نادریہ - اور نپولین گردی - اور ہنگامہ
قتل و غارت مقتول وغیرہ وغیرہ اسکی ایک شمہ نہین اسلیے کہ جہان جہان
معرض وقوع ایسے واقعات ظالمانہ کا ہوا ہی - گو کتنی ہی شدت ہو لیکن ان مقتول
مظلومونکی نسل اور باقی اقوام کی اولاد و آثار باقی رہجاتے ہین بخلاف اندلس و
اسپین کہ یہان زن و مرد ادھیڑ جوان کسیکو بھی زندہ نہ چھوڑا ؎
کیا آتش جور و جفا نے بھسم وہ آگ رہی نہ دھوان ہی رہا ؛ نہ مکین ہی
رہے نہ مکان ہی رہا نہ کسیکا نام و نشان ہی رہا رہے نام اللہ کا
باوجودیکہ لاکھون کیا کروڑون اہل اسلام اور اقوام مختلفہ آٹھ سو برس تک
سکونت پذیر رہین - اور علم و فضل کا یہ حال کہ اقوام یورپ کہ جنسے آج ہمکو

تہذیب حاصل کرنا فخر ہی وہاں زانوی ادب تہ کرتے تھے فقط خلیفہ عبدالرحمن الناصر کے کتب خانہ مین چار لاکھ کتابین علوم مختلفہ کی تھین لطف یہہ ہی کہ بہت لوگ ہین جنکو واقعات کی خبر نہین اسلیے راقم آثم سب سے پہلے واقعات تاریخی کو مجملاً ابوالفدا و تاریخ اندلس اردو۔ طبقات اندلس۔ و تذکرۃ الکرام تاریخ عرب الاسلام وغیرہ وغیرہ سے واسطے ادراک حال اور سیاق کلام کے گزارش کرتا ہی

تاریخ اندلس

اسپین مین مسلمان۔ کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ہی کہ کسی شہنشاہ نے عرب پر حکومت بالاستقلال کی ہو۔ ہر چند کہ سکندر اعظم نے مغرور عربون کے زیر کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن موت نے فرصت ندی اونکے سرحدی شہرون مین قیصران روم سے اظہار اطاعت کا شاید کیا ہو۔ اور اون لوگون نے اطراف واکناف عرب پر حملے بھی شاید کیے ہون۔ مگر اونکے ریگستانون کو کچھہ ضرر نہ پہونچا سکے۔ ساتوین صدی مسیح تک ونکا تعلق دنیا سے علحدہ ہی رہا۔ مگر دفعتاً اہل عرب نے ایک نیا ٹھاٹ ایسا بدلا کہ مشرق سے مغرب تک اولٹ دیا۔ اور یہ کایا پلٹ دنیا کا ایک موحد من اللہ نے کر دیا جنکا نام پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ساتوین صدی مسیح کے شروع مین اسلام کے وعظ نے دنیا مین انقلاب پیدا کر دیا اور توحید کی روشنی آن واحد مین

شرق سے غرب تک پھیل گئی۔ اور سچی تعلیم نے تسخیر قلوب مین کامل اثر بخشا
اور وفات سے پہلے پہلے تمام عرب مین قابض ہو گئے جسکی حکومت کسی شہنشاہ
کو نصیب نہ ہوئی تھی۔ بعد آنحضرت صلعم کے خلفاء راشدین رضکے زمانہ مین اسلامی
فوجون نے فارس۔ مصر۔ شمالی افریقیہ۔ بربر کوہ ہرقل کے مینار دن تک
رونڈ ڈالا وسط ایشیا مین دریائے آکسس سے لیکر سواحل اوقیانوس تک
موذنون کے نعرے سے تمام دشت و جبل گونجنے لگے۔ ہر چند بعض خلفائے
بنی امیہ و بنی عباس کے آپس کے جدال و قتال سے وہ ترقی روز افزون
جیسی کہ چاہیے ظہور مین نہین آئی۔ لیکن پھر بھی کوئی ملک شرقاً و غرباً و
جنوباً و شمالاً انکے عہد مین ایسا نہ بچا تھا کہ جہان اسلام کا ظہور نہ ہوا ہو جسکا
حال مختصر بکمال اختصار درج ذیل کرتے ہین۔

نقشہ

نمبر	اسامی	تعداد قدامت			تعداد فتوحات	تعداد خلفاء اندلس
		سال	ماہ	دن		
۱	معاویہ	۱۹	۵	۰		
۲	یزید	۳	۰	۷		
۳	معاویہ	۰	۰	۴۰		
۴	مروان	۱	۰	۵		
۵	عبدالملک	۲۱	۰	۰		
۶	سلیمان	۲	۰	۵		
۷	عمر	۲	۰	۵		
۸	ولید	۳	۰	۱		
۹	یزید	۴	۰	۱		
۱۰	ہشام	۱۹	۰	۸		
۱۱	ابراہیم	۵	۲	چند یوم		
۱۲	ولید ثانی	۱	۰	۳		
۱۳	مروان ثانی	۵	۰	۴		

اسپین کا قبل فتوحات اہل اسلام کے مختصر حال

اسپین سکندر اعظم کے عہد سے لیکر کئی سو برس تک قیاصرہ روم کا قبضہ زمانہ
گذشتہ محنتونکی تکان رفع کرنے کے لیے یہ عیش و عشرت مین مشغول ہو تو خاص
اسپین مین یہ حالت ہوئی کہ فرقہ امرا نفس پروری ولہو ولعب مین مستغرق
ہوے اب رہے عوام الناس اونمین یا تو غلام تھے یا بمنزلہ غلامون کے
یعنی موروثی کاشتکار جو نہ خود زمین سے بیدخل ہوتے تھے نہ اونمین سے کوئی زمین
چھوڑ سکتا تھا دولتمندون اور غلامون کے درمیان مین ایک ورمتوسط
قوم بھی کہ جنکو اہل شہر نارومی کہتے تھے اونکی سب سے زیادہ کمبختی تھی ٹکس وہ ادا
کرتی تھی خدمت یہ بجالاتی تھی فضول خرچیون کا بار انھین کی گردن پر تھا
جس قوم کا تمدن یہانتک خراب ہو۔ اونمین وہ اسباب اولوالعزمی کہان
جو حملہ آور قوم کی تاب مقاومت لاسکے پس قوم گاتھ بلا تکلف اسپین مین
داخل ہو کر تمام شہرون اور قلعون پر قابض ہوگئی پھر بعد رومیون کے
قوم گاتھ نے حکومت کی آٹھوین صدی آغاز مین جس وقت مسلمانون نے
ملک افریقہ کو فتح کرکے اندلس کیطرف راس ہرقل کے رخ کیا تو اوس وقت
مزارعان کی پہلی حکومت قیاصرہ سے بھی بدتر حالت تھی ملک مین نہایت
بدعملی غلام تو درکنار اگر کوئی زمیندار ہم پیشو نمین بلا اجازت شادی کرلیتا
تو اوسکے بال بچے مختلف زمیندارون مین تقسیم کردیے جاتے۔ غلامون
کی زندگی اسقدر تلخ تھی کہ جیتے جی اونکو شکل امید نظر نہین آتی تھی جس وقت

اسپین کی ملکداری کی یہ حالت تھی اوسوقت مسلمان افریقہ سے اسکی حدود کی طرف بڑھے - اوسوقت مین رازرق نے شاہ ڈیزا کو تخت اسپین سے اوتار کر خود عنان حکومت ہاتھ مین لی - کونٹ جولین کے لڑکی کا واقعہ در مسلمانونکا اسپین مین آنا! و جولین کا درپردہ مسلمانونکو مدد دینا سلطنت اسپین کی چھوٹی چھوٹی ریاستون مین یہ دستور تھا کہ ہر شہزادہ اپنے بچون کو دربار شاہی مین اس غرض سے بھیجا کرتا تھا کہ آداب دربار اور تربیت حاصل کرین چنانچہ کونٹ جولین گورنر سلوٹا یعنی سوطا نے حسب دستور اپنی لڑکی فروزنڈا کو ٹولیڈو یعنی طلیطلہ دارالسلطنت مین بھیجا کہ ملکہ کی کنیزکون مین تعلیم پاوے - لڑکی نہایت حسین تھی شاہ رازرق نے اوس لڑکی کی بے عزتی کی - لڑکی نے تمام حال اپنی بےحرمتی کا جولین کو لکھہ بھیجا جولین نے یہ سنکر فورًا دربار شاہی کی طرف کوچ کیا اور وہان آکر کسی طرح کا اظہار نہین کیا اور رازرق کو یقین کامل تھا کہ فروزنڈا نے ہرگز افشاء راز نہین کیا ہوگا نہایت اعزاز سے پیش آیا اور ہر کام مین اوس سے صلاح کا کاربند رہتا جولین مع اپنی لڑکی کے سوطا کو واپس گیا وقت واپس جانے کے شاہ رازرق نے شکاری بازونکی اس سے فرمایش کی جولین نے جواب مین کہا کہ مین آپکو ایسے باز بھیجونگا جو آپ نے عمر بھر مین نہ دیکھے ہونگے مراد اوس سے اہل عرب تھے جولین نے واپس ہوتے ہی اوّل موسی ابن النصیر حاکم افریقہ سے ملاقات کی کہ جس سے کئی مرتبہ لڑائی ہو چکی تھی - اور یہ موسی ابن النصیر وہی شخص ہے جو بشیر ابن مروان

کا وزیر عراق مین مقرر تھا اور حجاج نے اوسپر تغلب و تصرف بیت المال
کی شکایت خلیفہ عبدالملک سے کرکے پچاس ہزار دینار اوسپر جرمانہ کرایا تھا
اور عبدالعزیز حاکم مصر اپنے پاس سے ادا کرکے اوسکو اپنے ہمراہ مصر لایا اور حاکم افریقیہ
کیا اوس وقت موسی کی عمر ساٹھ برس کی تھی اوسکے تین بیٹے تھے عبدالعزیز
مروان و عبدالعلا موسی جب افریقیہ کے لشکر مین آیا تو لشکر کی نہایت تالیف
قلوب کی پہلے اوسنے مشرقی افریقیہ کو جسمین طونس اور الجیرس ہی بربر سے
الجیرس تک فتح کرکے جبل اطلس تک اپنا قبضہ کیا۔ جب خلیفہ عبدالملک کو
اوسکی فتوحات کا بذریعہ عبدالعزیز حاکم مصر کے حال معلوم ہوا تو اوسنے دو
لاکھ دینار کا وظیفہ خاص موسی کے لیے اور ایک ایک لاکھ کا وظیفہ اوسکے
بیٹون کا مقرر کیا اور پانچہزار آدمی کے تیس تیس اشرفی سالانہ مقرر کیا
مزید بران جرمانہ معاف اوراسنے قوم بربر سے کہ اصل مین اولاد عرب سے
تھی باہمی رشتہ داری قائم کردی اسکا یہ اثر ہوا کہ ہزارون نے بلا جبر
اسلام قبول کیا اور داخل لشکر اسلام ہوے اب موسی کا حوصلہ فتوحات
بری پر منحصر نہ رہا بلکہ اوسکی خواہش ہوئی کہ بحری فتوحات بھی حاصل کرون
اوراسنے پہلے پہل کارخانہ یعنی طونس مین گودی کشتیونکی ۸۴ھ مطابق ۷۰۳ء
مین طیار کرائی جب وہ طیار ہوگئی تو سب سامان بحری مہیا کیا اور ایک
بیڑہ جہازات جزیرہ سرادیہ یعنی سارڈینیہ اور جزیرہ سقالیہ یعنی سسلی کو روانہ
کیا اور اونکو فتح کرکے بہت سامان غنیمت حاصل کرکے لائے پھر اوسنے
خشکی کی طرف منہ پھیرا یہانتک کہ اسکے فتوحات نے قلعہ مراکو اور سس الاقصی

تک کہ لب ساحل اٹلانٹک کیوشن یعنی بحر اوقیانوس تک ہی حکومت
قایم کی - موسی خونخوار حملہ آور نہ تھا بلکہ جن ملکونکو اوسنے بزور تلوار فتح کیا
آخرش مثل باپ کے اوسکا حامی ہوگیا - باشندون کو اسلام تعلیم کیا یسعیا
کوڈاکوؤن سے بچایا - پھر اوسنے تھوڑے عرصے مین یشنگٹن ٹینگ تا نبیۃ
مین افریقہ فرنگستان کو لے لیا - شہر قیوطہ اور طنجرس یعنی تانجیر کو فتح کیا
پہلے یہان قوم بربرا کا قبضہ تھا - پھر قوم وندلز کے قبضہ مین آیا اوسکے بعد
قوم غاطہ یعنی گاتھہ جو مقابل اسپانیہ کے کنارے پر قابض تھی اوسمین سے
اوسکا حاکم کوئینٹ جولین کا اوسپر قبضہ تھا اور وہ شکست کھا کر شہر قیوطہ
مین قلعہ بند ہوا - موسی اب قیوطہ پر بڑھا لیکن بڑے نقصان کے ساتھہ
پس پا ہوکے قیروان دارالحکومت افریقہ مین واپس آیا اور طارق امیر لشکر
اور اپنے بیٹے مروان کو وہین چھوڑ آیا - جنھون نے اطراف کے ملک کو ویران
کر ڈالا اس عرصہ مین جولین نے تنگ آکر موسیٰ سے صلح کے لیے استدعا کی اور
اوس سے کہا کہ آج سے میرے اور تمھارے لڑائی کا خاتمہ ہے اب سے
مین اور تم دلی دوست ہوے - اب صرف تمھارے جانیکی دیر ہی اور
اسپین کے فتح مین دیر نہین تمھارے جانیکا مین خود راستہ بتلاؤنگا مگر
چونکہ عربی دانا ایک دوراندیش تھا اوسنے خلیفہ دمشق ہشام سے ستمزاج
کیا اور پانسو آدمیونکی ایک چھوٹی سی جمعیت بسرداری طارق سواحل
اندلس پہ لوٹ مار کرنیکے لیے روانہ کی کہ حملہ کرکے چلے آوین یہ واقعہ
سنہ ۹۰ھ کا ہی طارق اپنی اس خدمت کو پوری طرح انجام دیکر ماہ جولائی

مین واپس آیا انشہ ء مین جب موسیٰ کو یہ معلوم ہوا کہ شاہ رازرق ازراہ
شمالی قوم باسکش کی بغاوت فرو کر رہا ہے تو وقت کو غنیمت جانکر سات ہزار
آدمیون کی ایک مختصر جمعیت جنمین اکثر مور یعنی باشندگان بربر بھی تھے بسرداری
طارق روانہ کی طارق اوّل اوس لائینزراک قلتہ الاسد پرا وترا
جو آجتک اوسکے نام سے جبل طارق مشہور ہے جسے انگلش جبرالٹر کہتے ہین
اور یہان سے بعد فتح قرطبیہ اندرونی حصون کیطرف بڑھا جب شاہ رازرق
کو یہ معلوم ہوا تو مع قوم گاتھ کا ٹڈی دل لیکر مقابلے کو آیا دونون فوجین
وادی بیکا کے کنارے پر مقابل ہوئین اسپین مین جو فسانہ عجیب کیفیت
رازرق کی بابت عوام الناس تھی اوسکو مختصر ہمنے آئینہ فرنگ مین درج
کردیا ہی اس جگہ پر ہم مفصل حال صاحب کارنامہ مور انگلش مورخ سے یہ
کیفیت نقل کرتے ہین۔ راست و دروغ بگردن راوی واقعہ مذکور بصدر
سے پہلے ایکدن جب شاہ رازرق قدیم دارالخلافہ (ٹولیڈو) یعنی طلیطلہ
مین جشن نوروزی کر رہا تھا تو اچانک دو بوڑھے آدمی دربار مین داخل ہوے
یہ دونون پرانی وضع کے سفید جُبّے پہنے ہوے تھے اونکے لمبے لمبے
خوشنما پٹکون پر منطقۃ البروج کی تصویرین منقش تھین جنمین بشمار کنجیون کے
گچھے لٹک رہے تھے شاہ رازرق کے سامنے آکر بعد ادائے مراسم شاہانہ
اوونھون نے اس طرح خطاب کیا۔ اے بادشاہ قدیم زمانے مین جب شاہ
ہرقل نے سمندر کے کنارے پر وہ مینار نصب کیے جو آجتک اوسی کے نام
سے مشہور چلے آتے ہین تو اونکے ساتھ ایک نہایت عالیشان اور مضبوط

عمارت بشکل گنبد اس قدیم شہر کے حوالی مین بنوا کر اوسمین ایک طلسم رکھا اور اوسکو آہنی کواڑون اور چوکھٹ سے محفوظ کر کے اوسمین فولادی قفل ڈالدیے اور بنظر دوراندیشی واحتیاط یہ انتظام کیا کہ ہر نیا بادشاہ جو سریرآرائے مملکت ہو وہ اپنے نام کا علیحدہ قفل دروازے پر لگاوے باین خیال کہ پیش از وقت افشاء راز نہ ہو یہ پیشین گوئی کی کہ جو شخص مخفیات گنبد کو طشت از بام یا کم از کم اوسکو دریافت کرنے کی کوشش کریگا۔ وہ سخت مصائب و آفات مین مبتلا ہوگا چنانچہ ہمنے اور ہمارے بزرگون نے ہرقل کے زمانے سے لیکر اس وقت تک گنبد کی حفاظت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ اور کبھی کسیکو دخل نہین دیا۔ اگرچہ بعض بادشاہون نے اسرار گنبد کے دریافت کرنیکی کوشش بھی کی۔ مگر اونکے اس ارادہ کا انجام یا موت یا کوئی آفت ناگہانی ہوئی۔ غرضکہ دروازے سے آگے قدم رکھنا آج تک کسیکو نصیب نہین ہوا اے بادشاہ اس وقت ہم حضور مین اسلیے حاضر ہوئے ہین کہ آپ بھی اپنے نام کا ایک علیحدہ قفل لگاوین۔ یہ کہا اور سلام کر کے دونون رخصت ہوے۔ اودھر شاہ رازرق جب اس حیرت انگیز قصہ کو بغور سن چکا تو اوسکے دلمین دریافت راز کا شوق پیدا ہوا اور یہان تک کہ ہرچند اوسکے مشیرون اور بشپ نے (ایک مذہبی عہدہ) اوسکو متنبہ کیا اور کہا کہ آج تک گنبد کے اندر کوئی شخص زندہ داخل نہین ہوا حتی کہ قیصر اعظم بھی اس قسم کی جرات نکرسکا کیونکہ تعاویم کہنہ مین بھی لکھا ہے کہ گنبد کا بھید کوئی دریافت نکرسکیگا مگر ایک بادشاہ جو انکے سلسلہ مین اخیر ہوگا اور اوسکو بھی یہ امر

اوس وقت میسر ہوگا جبکہ ستون سلطنت مرکز ثقل سے ہل جاویگا جب
باہمی نفاق اور بیوفائی اوسکی بیخ و بنیاد کو کھوکھلی کردینگے اور غضب الٰہی
نازل ہوگا مگر شاہ رازرق ان تمام نصیحتوں کے برخلاف ایک وزیر بہت سے
سوار اور پیادونکو جلو مین لیکر گنبد کیجانب روانہ ہوا یہ گنبد کئی چٹانون کے بیچ مین
ایک بلند قلۂ کوہ پر واقع تھا اسکی دیوارین سنگ مرمر اور سنگ زبرجد سے بنائی
گئی تھین جنپر نہایت نازک اور دقیق نقش کندہ تھی اور جو اسقدر صاف
شفاف تھین کہ باوجود اس قدر پرانی ہونیکے آفتاب کی دست درازیون
کا کچھہ بھی اثر نہوا تھا گنبد کا دروازہ پورے پتھر سے تراش کر بنایا گیا تھا جسکے
کواڑون پر ہرقل سے لیکر ڈنرہ کے زمانے تک تمام شاہان سلف کے ہاتھہ
کے بھاری بھاری قفل پڑے تھے دروازے کے دونون جانب دونون بوڑھے
کھڑے تھے جو دربار مین حاضر ہوے تھے انھون نے ہرچند شاہ رازرق کو منع
کیا اور سخت مصیبت کی پیشین گوئی کی۔ لیکن جب اونکی کوئی نصیحت کارگر
نہ ہوئی تو ناچار وہ بھی کمربستہ ہوگئے اور شاہ رازرق کے جوان سپاہیون کے ساتھہ
تمام دن اون بھاری قفلون کے کھولنے مین مصروف رہے بالآخر قریب غروب
آفتاب تمام قفل کھل گئے اور بادشاہ مع ہمراہیون کے دروازیکے جانب بڑھا
اور کواڑ کھولکر اول ایک وسیع کمرے مین داخل ہوا۔ اس کمرے کی دوسری
جانب ایک اور ایسا ہی دروازہ تھا جس سے پاس کے کمرے مین گذر آہستہ
جاتا تھا اس دروازے کے سامنے اس طرف پیتل کی ایک بڑی مہیب خوفناک
مردانہ تصویر ایستادہ تھی اور ایک بھاری گرز ہاتھہ مین لیے دمبدم زمین پر

مارتی بھی یہ دیکھکر تھوڑی دیر تک تو شاہ رازرق خوف و حیرت مین غرق رہا لیکن جب اوسکے سینہ پر یہ فقرہ (مین اپنا فرض منصبی پورا کرتا ہون) کندہ دیکھا تو اوسکا حوصلہ بڑھا۔ اور اوسکو قسم دیکر کہا۔ مجکو گذر جانے دے میرا ہرگز یہ منشاء نہین کہ اس گنبد کو ضرر پہونچاؤن یا اوسکے درپے تخریب ہون صرف راز دریافت کرنا چاہتا ہون یہ سنتے ہی طلسمی تصویر یک بیک گرز تھام خاموش کھڑی ہوگئی بادشاہ مع اعیان و ارکین اوسکے نیچے سے گذر کر دوسرے کمرے مین داخل ہوا۔ اس کمرے کی دیوار و نپر جا بجا ہر قسم کے قیمتی پتھر نصب تھے اور عین وسط مین ہرقل کے ہاتھہ کی ایک میز بچھی تھی جسپر ایک صندوقچہ رکھا تھا صندوقچہ پر یہ عبارت کندہ تھی تمام مخفیات گنبد اس بکس مین ہین بجز اونچے بادشاہ کے اسکو کھولنے کی اور کوئی جرات نکرسکیگا۔ لیکن ذرا اوسکو خبردار اور ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ اسوقت اوسکو عجیب و غریب واقعات دکھلائی دینگے جو مرنے سے پہلے اوسے پیش آئینگے جب شاہ رازرق نے بکس کو کھولا تو بجز ایک چرمی وصلی کے جو دو مسی تختون کے بیچ مین محفوظ تھی اور کچھہ نہ نکلا وصلی پر گھوڑے سوارونکی تصویرین بنی تھین جنکے چہرے نہایت خونخوار اور ہیبت ناک تھے اور جو بیش قبض سے مسلح تھے اور پیشانی صفحہ پر یہ عبارت لکھی تھی دیکھہ اے بداندیش اون لوگون کو جو تجھے سریر سلطنت سے نیچے گرائینگے اور تیرے ملک پر قبضہ کرینگے وصلی پر نظر ڈالنی تھی کہ شاہ رازرق اور اوسکے ہمراہیون نے دفعۃً میدان جنگ مین گیر و دار کا شور بلند ہوتے سنا طلسمی گھوڑے

وصلی کے صفحہ پر یک بیک بادلون کی طرح حرکت کرنے لگے اور اوس میں تھم
مین ایک حقیقی میدان کارزار کا سمان بندھگیا۔ بدنصیب شاہ راذرق کی آنکھون کے
سامنے اوس عالم استعجاب و حیرت مین جانگزا واقعات پیش آنے لگے جو بالترتیب
ایک دوسرے کے بعد دکھلائی دیتے تھے اور نقش آب کیطرح مٹ جاتے تھے اور
جنسے اون آنے والے حادثون اور لڑائیون کے نتیجے دریافت ہوتے تھے
جو ابھی کسیکے وہم وگمان مین بھی نہین تھے۔ اوسنے دیکھا کہ سامنے ایک
میدان جنگ ہے جسمین مسیحی اور مسلمانون کے درمیان ایک سخت ہنگامہ
کارزار گرم ہے۔ غازی مردونکا جوش مین آکر جھپٹنا اور اپنے پانون سے مخالفین
کی لاشین روندنا۔ قرنا اور نرسنگھون کی آواز مہیب مجیرونکی جھنکار۔ اور صدہا
طبلات جنگ کا طوفان خیز شور سنائی دیا۔ تلوارین میانون سے نکلین گرز و تبر
بلند ہوے۔ تیر سنسناکر پیام اجل پہونچانے لگے۔ نیزے اور برچھیان
چارونطرف چھکنے لگین مسیحی میدان سے بھاگ نکلے مسلمانون نے اونکا تعاقب
کیا اور شکست فاش دی۔ جھنڈا۔ جسپر کہ راس صلیب نصب تھا زمین پر گر گیا
اسپین کے نشان کا پھریرا پامال ہوگیا فتحمندون کے خوشی کے نعرون
مصیبت زدون کے غیظ و غضب کی چیخون۔ قریب المرگ زخمیون کی آہ و
زاری نے تمام ہوا کو نجنے لگی ہزیمت خوردہ سپاہیون مین جوتہ و بالا ہوکر
ادھر اودھر بھاگے جاتے تھے شاہ راذرق کی نظر ایک اچانک جوانمرد
سپاہی پر پڑی جو شاہی تاج پہنے اور پشت پھیرے ہوے تھا مگر دور سے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ اوسکے اسلحہ اور لباس خاص شاہ راذرق کے سے ہین ایک سفید

گھوڑے پر سوار ہے جو ٹھیک ویسا ہی جیسا کہ اوسکی لڑائی کا گھوڑا۔ اور بلبیا
عین ہنگامہ مین وہ جوان گھوڑے سے نیچے گرا اور پھر کہین اوسکا۔ پتہ نشان
نہ معلوم ہوا۔ اوبلبیا دیوانہ وار خالی پشت چارون طرف بھاگا پھرتا تھا یہ
دیکھکر شاہ راذرق اور اوسکے ہمراہی اوس طلسمی گنبد سے حواس باختہ ہوکر بھاگے
مگر اس سے پہلے ہی وہ ہیبل کی تصویر غائب ہوگئی تھی دونون بوڑھے داروغہ
کے سامنے مرے پڑے تھے اور علاوہ بے شمار غیبی آفات کے ایک یہ بھی ہوا
کہ گنبد مین فوراً اوس وقت آگ کے شعلے بلند ہوگئے ہر ایک پتھر جلکر خاک
سیاہ ہوگیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ جس جس جگہ زمین پر یہ خاکستر ہوا مین اوڑکر
گری وہین ایک قطرہ خون پیدا ہوگیا متوسط زمانہ مین اسپین اور عرب دونون
ملکون کے مورخون نے اس قسم کے حیرت انگیز اور بعید از قیاس واقعات نہایت
خوشی سے قلمبند کیے ہین اور جو جو نیک و بد شگون طرفین کو لڑائی سے پہلے پیش آئے
اونسے اونکے حزن و مسرت کا خوب اندازہ ہوتا ہے اسی طرح بیان کیا جاتا ہے
کہ رسول عربی نفس نفیس طارق کے پاس تشریف لائے اور اوسکو تسکین دیکر کہا
طارق۔ لڑو اور فتح کرو۔ فریقین جو وادی بست کے قریب ایک دوسرے
کے مقابلے پر تل رہے تھے اونکے خواب و خیالات خواہ کچھ ہی ہون ہمکو بحیثیت
تاریخ نویسی اونسے بحث نہین مگر لڑائیو نکا جو نتیجہ ہوا اوسمین امکان شک نہین
ہوسکتا۔ اگرچہ بعد مین طارق کے پاس پانچہزار بربری سپاہیون کی کمک آ
پہونچ گئی تھی مگر تاہم کل فوج بارہ ہزار سے تو کسی صورت مین زیادہ نہ تھی حالانکہ شاہ راذرق
کے پاس اوس سے چھ گنی فوج مسلح تیار تھی مگر اس موقع پر یہ امر قابل لحاظ ہے

کہ حملہ آور وہ بہادر اور جری سپاہی تھے جنکے مائیہ خمیر مین شجاعت اور جنگجوئی
بھی اور جو ہر یدبرین اس موقع پر ایک نامور صف شکن کے زیر کمان تھی ادہر
اونکے مقابل کون تھے اونہین حلقہ بگوش۔ یا بمنزلہ حلقہ بگوش مزارعونکی
ٹوٹی ہوئی جمعیت جو تمام ملک کا ظلم سہتی سہتی تنگ آگئی اور جنکے سپہ سالارون
مین وہ دغاباز سردار جو ہمیشہ سے شاہ ڈونرا کے طرفدار اور رشتہ دار تھے
موجود تھے مگر حقیقت مین اونکا دلی منشا یہی تھا کہ جس طرح ہو اوسکو بیچ میدان
مین تنہا چھوڑکر دشمن سے جاملین اور لڑائی کا فیصلا اوسی کے حق مین کردین ان
بدنصیبونکو اپنے پیارے وطن اور ہم وطنون کے ساتھہ دغابازی کرنیکا خیال
بھی نہ تھا بلکہ وہ تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ حملہ آورون کو صرف غنیمت کی حرص یہانتک
کھینچ لائی ہے چنانچہ جب لوٹ کے مال و دولت سے ہاتھہ رنگ چکینگے تو اپنے
ملک کو واپس چلے جائینگے اور اسیطرح شاہ ڈونرا کا خاندان پھر تخت اسپین پر برقرار
ہو جائیگا محض اس امید پر اونھون نے دشمن کی مساعدت کی تھی جب سے ملک
اسپین آخرکار آٹھہ متواتر صدیون کے لیے مسلمانون کی حکومت مین آگیا جب
مسلمانون نے حریف کے ٹڈی دل فوج کو اپنے مقابلے پر صف آرا دیکھا اور شاہ راڈرک
جو ایک جگمگاتی ہوئی چتر کے سایہ مین شاہانہ لباس اور اسلحہ زیب تن کیے نہایت
کروفر سے بیٹھا تھا نظر ڈالی تو ذرا دل شکستہ ہو گئے مگر شیردل طارق فوراً آگے
بڑھکر للکارا کہ خبردار اے دلاوران عرب اے شیران اسلام دیکھہ رہے ہو کہ تمہارے
آگے دشمن اور پیچھے سمندر ہے برب کعبہ اگر مفر ہے تو صرف اسیمین۔ کہ بکوشید جا بہ
زبان نیوشید۔ ہاشمی تلوار کے جوہر دکھلانے کا آج ہی تو دن ہے یہ سنتے ہی

عربون کے حوصلے بڑھے اور سب یکدل و یکزبان ہوکر چلائے کہ اے طارق ہم ہر طرح طیار ہین اور جہان تم جاہو چلو تمھارے ساتھہ چلنے کو موجود ہین یہ کہا اور فوراً اپنے سردار کے ساتھہ دشمن کی صفون مین گھس گئے آٹھہ روز تک برابر لڑائی کا بازار گرم رہا اور نقد جانفروشی ہوتی رہی اس موقع پر فریقین نے اپنی اپنی فوج کے اوٹھتے ہوے جوش اور دل توڑ جانبازیان نہایت ولولہ انگیز زبان مین بیان کی ہین اور قابل دید ہین شاہ رازرق نے متواتر اپنی فوج کی صف بندی کی مگر افسوس شاہ ٹڈمیرا کے رشتہ دارون نے بیچ میدان مین ساتھہ چھوڑ کر جنگ کو دم کی دم مین ایک عبرت انگیز و حیرت خیز سین کر دیا۔ رازرق ہزیمت خوردہ لشکر کو چھوڑ کے تنہا ایک طرف کو چلدیا مگر نہ معلوم کہ شاہ رازرق کہان گیا۔ اور اوسکا کیا انجام ہوا آج تک نہین معلوم مگر دوسرے دن صرف اوسکے جوتے اور گھوڑا دریاے بست کے کنارے ملا شاید دریا مین ڈوب مرا۔ مگر اہل اسپین کا یہ عقیدہ ہی کہ وہ ابتک زندہ ہے اور پھر آئیگا اس بڑی فتح کے بعد موسی گورنر افریقیہ نے ایک تہنیت نامہ مع مفصل رویداد جنگ بحضور خلیفہ ولید بلاغ کیا اسمین کچھہ شک نہین کہ وادی بست کی فتح نے کل سپین کی حکومت مسلمانون کے ہاتھہ مین دیدی طارق اور اوسکے دلاور جوانون نے کل جزیرہ کو فتح کرلیا اس اثنا مین موسی گورنر افریقہ کو طارق پر رشک پیدا ہوا اور اوسے آگے بڑھنے سے منع کیا مگر طارق کب مانتا تھا اوسنے المغیث کو سات سو آدمی کا ایک دستہ دیکر قرطبہ کے محاصرے کے لیے روانہ کیا اور وہان پہونچکر دن تو ادھر اودھر درختون کے آڑ مین کاٹا قریب شام کے جب حوالی شہر مین

پہونچا تو ایک چرواہے سے معلوم ہوا کہ شہر کی کسی فصیل مین ایک
شگاف ہے۔ اوسکی تلاش مین جب قریب دیوار کے پہونچے تو فصیل
سے ملا ہوا ایک انجیر کا درخت تھا ایک جوان نہایت چالاکی سے
اوس درخت پر چڑھ گیا اور وہان سے فصیل پر پھاند کر اپنا عمامہ
نیچے لٹکا دیا۔ اور اس عجیب کمند کے ذریعے سے اپنے کئی ساتھیون کو
لیکر دروازہ شہر پناہ کھول دیا اور بات کی بات مین شہر فتح ہوگیا۔
وہان کے کچھ لوگ ایک کونینٹ یعنی خانقاہ مین محصور ہوکر تین ماہ تک
لڑا کیے پھر آخر مطیع ہوگئے شہر خالی ہوگیا اور یہودی تمام لڑائی مین
مسلمانون کے اوّل سے آخر تک خیر خواہ رہے چنانچہ جن جن ملکون پر
مسلمانون نے فوج کشی کی یہودی اور پارسی اونکے شریک حال رہے
طارق مظفر و منصور قدم بڑھائے چلا گیا لے روک ٹوک آر کے ڈونا پر قابض
ہوگیا تمام باشندے کوہستان مین بھاگ کر جا چھپے۔ مالاگا پر بھی قبضہ ہوگیا
اور الویرا پر جو غرناطہ کے قریب ہے حملہ کرکے لے لیا صرف مرشیہ کے
کوہستانی درے کچھ عرصہ تک تدمیر کی بہادری اور تدبیر سے محفوظ رہے
مورخ لکھتا ہے کہ جب تدمیر کی کل فوج قتل ہوگئی فقط یہ اور اسکا غلام
بچگیا اوس وقت بھاگ کر مرشیہ مین حصار بند ہوا اور مسلمانون نے
شہر و قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ تدمیر نے جب دیکھا کہ کوئی مرد جوان باقی نہین ہے
بجز عورتون کے تو اسنے کل عورتون کو لباس مردانہ پہنا کر فصیل اور برجون پر
متعین کردیا اور خود مع غلام کے گورنر مغیث کے پاس جاکر پیغام صلح کیا۔

مغیث نے منظور کیا جب عہدنامہ پر دستخط ہو چکے اور بموجب معاہدہ کے دروازہ
شہر کا کھول کر سب اہل شہر مع مال متاع کے باہر نکل آئے اوسمین بجز عیسائیوں
کے کوئی مرد نہ تھا المغیث تھیومیر کی دلیرانہ اور دانشمندانہ حکمت پر ششدر
ہو گیا اور بہت خوش ہوا کہ اوسکو صوبہ مرشیہ کا گورنر کر دیا جو آج تک اوسکے
نام سے تھودمیر فسٹر یاد کیا جاتا ہے الغرض طارق بعد فتوحات مذکورہ کے بڑھتے
بڑھتے ٹولیڈو یعنی طلیطلہ دارالسلطنت گاتھ تک پہونچ گیا اور وہان بھی کسی سردار
گاتھ کا پتہ نہ لگا اور اوسکو بھی معلوم ہوا کہ سرداران گاتھ کوہستان آسٹریا
مین پناہ گزین ہوے ہین صرف بعض امثال کونٹ جولین اور شاہ ڈونرا کے
رشتہ دار رہ گئے جنکو حسب وعدہ اعلے اعلے عہدے دیے گئے جب کوئی مزاحمت
کرنے والا نہ رہا تو مسلمانون کا قدم اوس ملک مین جم گیا جب موسی نے طارق
کی متواتر کامیابی کا حال سنا تو ۹۳ھ موسم گرما مین مع اٹھارہ ہزار سپاہ کے
دریا سٹریٹ کو عبور کرکے - کارمونا - سیوائیل - اور میرڈیا فتح کرتا ہوا - ٹولیڈو
کیطرف بڑھا - طارق نے جب موسی کی خبر سنی تو ٹولیڈو سے استقبال کو گیا -
موسی نے اوسکے ایک چابک مارا کہ باوجود ممانعت کے تو آگے کیون بڑھ گیا
اور کہا کہ تجھ سا سخت گیر اور تیز مزاج شخص ہرگز اس قابل نہین کہ اس قدر مسلمانون
کی حفاظت سپرد کیجاوے اوسکو قید کر دیا - جب اس حاسدانہ تظلم کی خبر ولید تک پہونچی
تو اوسنے ناراض ہوکر موسی کو دمشق بلالیا اور طارق کو پھر اوس جگہ بحال کر دیا
پھر ۱۰۰ھ مین ایک عربی سپہ سالار نے گال کے جنوبی حصے پر جو
سپٹی مونیا مشہور تھا اور کرکاسون اور ناربون پر قابض ہو گیا اور پھر گنڈی

اور ایکوٹی ٹینا پر حملہ کرنا شروع کردیا۔ لیکن ۷۳۱ھ میں مسلمانون نے شہر ٹونو
مین ایوڈیوک کو شکست فاش دی تاہم مسلمانون کے عزم مین کچھہ فرق نہین
آیا اور تھوڑے عرصے مین یون کو تاخت وتاراج کرڈالا اور قوم سے بھی خراج لیا
۷۳۲ھ مین ایوگنن پر قبضہ کرلیا۔ صوبۂ ناربون کے جدید گورنر عبدالرحمن نے
تمام گال کے فتح کا ارادہ کیا۔ اور دریاے گارون کے کنارے۔ ایوڈیوک کو شکست
فاش دی یہان سے مظفر ومنصور ٹوورز کیطرف بڑہا اودہر چارلس جو فرانس کا
اصلی بادشاہ تھا استقبال کو بڑھا جہان اسکے سینٹ مارٹن کے خزانے کا
پتہ لگا تھا۔ کواکٹرز اور ٹوورز کے درمیان دونون فوجون کا مقابلہ ہوا
چھہ دن تو چھوٹی چھوٹی لڑائی مابین ہوا کین۔ ساتوین دن تمام بازار
جان نثاری وجانفروشی گرم ہوا۔ چارلس نے بذات خود داد دلیری دی
اوسکی جان نثاری سے فرانسیسیون کا دل بڑھگیا اور بہمت مجموعی
مخالفین پر حملہ کردیا مسلمانون کی صفین تہ وبالا ہوکر منتشر ہوگئین اس
ہنگامہ مین اکثر فوج مسلمانون کی نذر میدان جنگ ہوئی کہ میدان جنگ گنج
شہیدان ہوگیا اور مسلمانون کو اس قدر نقصان پہونچا کہ آٹھہ صدیون تک
حکومت ہی لیکن پھر فرانس کیطرف مُنہ نہین کیا اسکے بعد جب کہ شارلیمین
ملقب سکندر ثانی کو یہ معلوم ہوا کہ بنی امیہ کا پہلا خلیفہ عبدالرحمن سریرآرائے
اوندلس ہوا ہے اور قاعدے کی بات ہے کہ نئی سلطنت مین مخالفین گروہ
حسب عادت فتنہ وفساد برانگیختہ کرتے ہین ویسا ہی اوسکے عہد مین واقع
ہوا مفسدین نے شارلیمین کو فرانس سے اپنی مدد کو بلایا اسمین باغی مسلمان

اور اہل اسپین شریک تھے اور اوسکو ہوس ملک گیری نے اشتعال
دی اور پہلی فتح اسکی اور باعث دلیری کی ہوئی شارلیمین کو باسکسن کی
سرکوبی سے ابھی فرصت نکلی تھی کہ یہ دوسری ملک گیری کی تدبیر عمل مین آئی
اور یہ قرار پایا کہ ادھر سے شارلیمین اسپین پر حملہ کرین اور ادھر مفسدین اسپین
مختلف مقامات پر بغاوت کرکے اوسکو مدد دین ۷۷۸ء مین شارلیمین نے
موافق اقرار کے سلسلہ کوہ پیر نیز سے گذر کر زیرہ گوزہ کا محاصرہ کیا کہ اچانک
اوسکو یہ خبر پہونچی - کہ وٹی کنڈ نے پھر سکسن پر قبضہ کرلیا اور کولون کو بڑھا آب
بجبر لوٹ جانیکے اور سلطنت کی حفاظت کرنیکے کچھ چارہ نہ تھا مع دستہ یادگی کے
کے جلدی لوٹ گیا اور فوج عقب سے روانہ ہوئی کوہ پیرنیز کے تنگ درون مین
قوم باسکسن جو فرانسیسیون کی جانی دشمن تھی بلائے ناگہانی کی طرح سے ٹوٹ
پڑے اور اس قدر کشت و خون ہوا کہ شاید ایک فرانسیس بچا ہو - اس خونریزی
کو انگلش مورخ نہایت خوفناک عبارت مین بیان کرتے ہین جب شارلیمین کو
رولنڈ اسپہ سالار کی موت کی خبر دی تو واپس آکر بحالت غم رولنڈ کو دفن کردیا -
اور فرانس کو چلا گیا اسکے بعد قریب تین سو برس مسلمانون نے پورے دلجمعی
سے اسپین پر حکومت کی - اور یون تو خاندان گاتھ کے ورثا کوہستانی
اضلاع مین وقتاً فوقتاً موروثی سلطنت کے کچھ کچھ حصے بزور شمشیر فتح کرتے
رہے لیکن ایسا مخدوش اثر کبھی پیدا نہین ہوا جو سلطنت کا باعث خرابی ہوتا
تا آنکہ گیارہوین صدی مین اضلاع گلیسا لیون کسٹائیل - بسکیان نے
اپنے مسیحی بھائیون کو دیکھکر یہ شرط ٹھہری کہ مسیحی اس غیر آباد ملک مین آزاد نہ

حکومت کرین اور مسلمانون کے ملک مین خلل انداز ہون غرضکہ بالائی اسپین
کے پہاڑ اور وادی غیر مزروعہ پر نصارا قابض رہے پرتگال کی حد تک اور
ما بین شاداب ملک مین اہل عرب کی حکومت رہی اور خاصکر اسی کا
نام ملک اوندلس تھا اہل عرب نے وہ عظیم الشان اور بدیع المثال سلطنت
قائم کی اور وہ تہذیب اور شائستگی پھیلائی کہ جسنے تمام یورپ کو حیرت مین
ڈالدیا گورنمنٹ اسلام نے نصارا کو عام اجازت دیدی تھی کہ اپنے قدیم
قاعدے جاری رکھین وہ خود ہی ٹکس وصول کرتے تھے اور قضیہ فیصل کرتے
تھے جو گاتھہ کے زمانے مین اونکے خواب اور خیال مین بھی نہ تھا فقط ایک
ہلکا سا ٹکس یعنی جزیہ نصارا کو ادا کرنا پڑتا تھا اور خراج بطور لگان آراضی مزروعہ
کا نصارا اور مسلمان دونون دینے مین برابر تھے حق انتقال جائداد رعایا
کو اسی مبارک عہد مین حاصل ہوا جو عہد گاتھہ مین مطلق نہ تھا مذہبی امور مین
کسی طرح کی مداخلت نہ تھی کہ ہر شخص جسکی چاہے پرستش کرے اور جسے چاہے مسجود
بناوے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ آٹھہ سو برس کی حکومت مین ایک دفعہ بھی بغاوت
نہین ہوئی اور سب ہی کچھہ تھا مگر غلامون کے لیے جو گاتھہ اور رومن کے سختی
سے تنگ آگئے تھے نہایت مبارک ہوا ضابطہ غلامی اسلام کا نہایت نرم اور
شائستہ قانون ہے کیونکہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی قدیم قانونکی سختیونکو دور
کیا تو اسکو سہل کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا فرماتے ہین کہ تمھارے
بھائیون کو خدا نے تمھارا زیر دست بنایا ہے چاہیے کہ جو کچھہ کھاؤ وہ اونھین
کھلاؤ اور جو آپ پہنو وہ اونھین پہناؤ اور ایسے کام کی تکلیف مت دو جو

اونکی طاقت سے باہر ہو- اور جو شخص اپنے غلام کو بری طرح رکھیگا وہ بہشت
مین نہ داخل ہوگا اسلام کے اخلاقی اصول مین سب سے زیادہ احسان غلامونکی
آزادی ہے اسپین مین علاوہ اون عربی گروہون کے کہ جنکا دست تصرف
ملک اندلس مین دراز تھا بربری اور مور ایک جز غالب تھی اور ہر فرقے کو یہی
خواہش تھی کہ ہماری قوم کل اسپین پر قابض و متصرف رہے اور یہی امر باعث
نزاع اہل بربر و اہل عرب کا تھا غرضکہ ستر برس تک باہم دست و گریبان رہے
جسکا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ بحر روم کے نشیب مین مغربی کنارے پر بربریونکی سازش
سے رعایا بگڑ بیٹھی اور عربون کو شکست فاش ہوئی تاہم تیس ہزار فوج تازہ دم ملک
شام سے اونکی یعنی عربونکی مدد کو آئی اور بربریون پر حملہ آور ہوئی مگر ایک سخت
کشت و خون کے بعد پسپا ہوکر قلعہ سوطا مین محصور ہوگئی اور چونکہ مسیحیونکو
بسبب سخت گیری عربون سے ایک گونہ ناراضگی بھی تھی جب عربونکی شکست
اور بربریون کی فتح کی نوبت پہونچی تو جنرل منوسا نے علم فساد بلند کیا- اور
کل شمالی صوبون مین یکبیک شورش پیدا ہوگئی اوسوقت عبدالملک
امیر اندلس نے شامیون کو ملک افریقہ سے جہاز بھیجکر بلایا چنانچہ شامیون نے
اس ملک کو زرخیز اور شاداب اور متمول بخلاف افریقہ کے پایا- ملک گیری کی
ہوس نے یہانتک اونکو مبہوت کیا کہ عبدالملک کو معزول و قتل کرکے اپنے
مین سے ایک شخص کو وہانکا امیر کردیا اسی باعث سے ایک عرصہ تک عرب اور
بربر مین باہمی جنگ و جدال رہا- اور اسکے باعث سے ملک تباہ ہوگیا آخر خلیفہ
دمشق نے ایک لائق اور عقلمند شخص کو اپنی طرف سے گورنر کرکے بھیجا- یہان

اکبرا اونے جو بانی فساد تھے اونکو جلا وطن کیا اور جو لوگ کہ مصر کے رہنے والے
تھے اونکو ھرشیہ مین آباد کیا اور فلسطین کے باشندے تھے وہ سیڈونیا و
الجیرس مین آباد ہوے - جارڈن کے رہنے والے ای جی اولیعنی مالاگا مین
اور دمشق کے رہنے والے البوا یعنی گرانڈا غرناطہ مین - کرن کے باشندے
جین مین آباد ہوے اوسوقت اوندلس کی باہمی خانہ جنگی توموقوف ہوئی
مگر گروہی مخالفت باقی تھی -

پہلا عہد سلطنت اسلامی اسپانیول کا

بعد فتح موسی اور طارق دمشقی کے زیر فرمان خلفا بنی اُمیہ دمشق کے رہا
۹۲ھ ہجری مطابق ۷۱۱ء سے لغایت ۱۳۸ھ ہجری مطابق ۷۵۶ء تک
جسمین اکتیس امیر موسی سے لیکر یوسف تک مقرر ہوے جسکا تقرر والی مصر و افریقیہ
کیطرفسے ہوتا تھا - اور اکثر ایسا بھی ہوا کہ وہانکے اہل اسلام نے برضامندی
سپہ سالاران فوج کے کوئی امیر منتظم مقرر کر لیا اور اوسکی منظوری دار الخلافت
سے ہوگئی یا کوئی دوسرا امیر اوسکی جگہ پر وہان سے مامور ہو کر آگیا - ان اکتیس (۳۱)
افسرون مین جو چھیالیس برس کے عرصے مین وہان مامور ہوے بعض
بڑے منتظم اور مہذب تھے جب کہ موسی ابن النصیر ولید کی خلافت مین
مرا - اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا عبد العزیز دو برس حکمران رہا اور اوسکو سلیمان
بن عبد الملک نے جامع سِسلی مین قتل کیا - پھر عبد الرحمن اجسنے ملک فرانس پر
قبضہ کیا تھا بعض بعض حماگنلے ٹالیہ مسخر کرلیے تھے بڑے معرکے جنگ کے

اونسے واقع ہوے بعض معرکون مین شکست بھی ہوئی بعض اوقات لک مسخر کیے ہوے نکل بھی گئے اور باعث اسکا یہ ہوکہ بعض امیر ومنین ایسے مقرر ہوئے جو سخت غیر منتظم تھے اور ارباب فوج اور سکان اسلام اونکی حکومت سے بسبب ظلم وستم کے سخت ناراض تھے آخر یہ نوبت پہونچی کہ آپس کی جنگ و جدال سے حکومت مین ضعف آگیا۔ اور اہل فرنگ جنھون نے کوہستانیون کو اپنا معاون کیا تھا اپنے اپنے مقبوضات کو بڑھانا شروع کیا اسی ایام بدعملی یعنی ۱۳۸ھ ہجری مطابق ۷۵۶ء مین عبدالرحمن داخلی اموی مع فتح وفیروزی سریر آراے اوندلس ہوا۔

خلافت بنی امیہ وعبدالرحمن پہلا خلیفہ اندلس

باقیماندہ معزول شدہ خاندان بنی امیّۃ کا ایک ممبر عبدالرحمن اموی بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن الحکم نامی بھی تھا کہ جسکے تمام عزیز واقارب کو سنگدل عباسیون نے نہایت جابرانہ طور سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر خاک مین ملایا یہ بیچارہ جان بچاکر بھاگ کر دریاے فرات تک صحیح اور سالم پہونچگیا۔ اور ایک گانون کے قریب بود وباش اختیار کی ایکدن کیا دیکھتا ہے کہ گانون مین تہلکہ مچا ہے۔ اور عباسیہ نشان کا سیاہ پھریرا لہرا رہا ہی وہ اوس حالت پریشانی مین اپنے بچہ خورد سال کو گود مین لیکر مع غلام مسمی بدر کے دریا کی طرف بھاگا اور بلاخوف دریا مین کود پڑا اور اوسکا بھائی جو اس سے ذرا پیچھے رہگیا تھا اوسکو لشکریون نے مارڈالا اور یہ دریا تیر کر صحیح سلامت کنارے

نہایت چست و چالاک تھا ہر امر میں دور اندیشی سے غور و فیصلہ کرتا تھا مگر کسی قدر
شکی مزاج شخص تھا کبھی درشتی اور جابرانہ طریقہ کا برتاؤ کرتا کبھی خوش خلقی سے حکیمانہ صبر
اختیار کر لیتا - غرضکہ ابن الوقت اور مطلب پرست تھا - ابھی اندلس میں آئے
عبدالرحمن کو زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ ابن مغیث گورنر افریقہ بموجب حکم المنصور
خلیفہ عباسی بغداد کے ایک بیڑہ جہازوں کا لیکر اندلس کو روانہ ہوا کہ سلطنت
عباسیہ کے مضافات میں داخل کرے بلا روک ٹوک اندلس میں داخل ہوا
اور عبدالرحمن کارمونہ میں محصور ہو گیا دو مہینے تک سخت محاصرہ رہا مگر عبدالرحمن
جو شدید موقعوں پر حکمت عملی سے کام لیتا تھا اس میں محاصرین کی غفلت
دریافت کرکے ایک شب کو مع سات سو جانباز دلاوروں کے قلعہ سے نکلکر
دفعتاً عباسیوں پر جا پڑا اور شکست فاش دی اور جمیع سرداران فوج عباسیہ
کے سر کاٹکر ہر ایک کا نام ایک ایک پرزہ کاغذ پر لکھکر اوسکے کان میں لٹکا دیا
پھر ان سروں کو ایک بیگ میں بند کرکے ایک حاجی کے ہاتھ خلیفہ المنصور
کے پاس بغداد روانہ کیے جب منصور نے بیگ کھولا تو نہایت غصہ اور طیش میں
آکر بولا کہ الحمد للہ و الشکر کہ میرے اور اس شخص کے درمیان میں سمندر حائل ہے
اور جب کچھ اسکا غصہ فرو ہوا تو عند التذکرہ کہنے لگا کہ سچ تو یہ ہے کہ اس نسل
قریش کے باز کی جرات اور بیپروائی دانشمندی اور حسن تدبیر کی مجھے سخت حیرت ہے
کہ ایسے خطرناک رستہ میں پڑنا اور اپنے تئیں دور دراز دشوار گذار ملک میں پھینکدینا
اور وہاں انکے مختلف گروہوں کے باہمی حسد و عداوت سے مستفید ہونے کے
موقع نکالنا اور انکو آپس میں لڑا کر اپنا پہلو بچانا اور رعایا کو رضامندی

نہایت چست و چالاک تھا ہر امر مین دور اندیشی سے قطعی فیصلہ کرتا تھا مگر کسی قدر
شکی مزاج تھا کبھی درشت اور جابرانہ طریقہ کا برتاو کرتا کبھی خود مطلبی کے حکیمانہ اصول
اختیار کرلیتا - غرضکہ ابن الوقت اور مطلب پرست تھا - ابھی اوندلس مین آئے
عبدالرحمن کو زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ ابن مغیث گورنر افریقہ بموجب حکم المنصور
خلیفہ عباسی بغداد کے پورا بیڑہ جہازون کا لیکر اوندلس کو روانہ ہوا کہ سلطنت
عباسیہ کے مضافات مین داخل کرے بلا روک ٹوک اوندلس مین داخل ہوا
اور عبدالرحمن کارمونہ مین محصور ہوگیا دو مہینے تک سخت محاصرہ رہا مگر عبدالرحمن
جو شدید موقعون پر حکمت عملی سے کام لیتا تھا اس مین محاصرین کی غفلت
دریافت کرکے ایک شب کو مع سات سو جانباز دلاورون کے قلعہ سے نکلکر
دفعتًا عباسیون پر جا پڑا اور شکست فاش دی اور جمیع سرداران فوج عباسیہ
کے سر کاٹکر ہر ایک کا نام ایک ایک پرزہ کاغذ پر لکھکر اوسکے کان مین لٹکا دیا
پھر اون سرون کو ایک بیگ مین بند کرکے ایک حجازی کے ہاتھ خلیفہ المنصور
کے پاس بغداد روانہ کیے - جب منصور نے بیگ کھولا تو نہایت غصہ اور طیش مین
آکر بولا کہ الحمد للہ و الشکر کہ میرے اور اس شخص کے درمیان مین سمندر حایل ہے
اور جب کچھ اسکا غصہ فرو ہوا تو عند التذکرہ کہنے لگا کہ سچ تو یہ ہے کہ اس نسل
قریش کے بادی کی جرات اور پروا دانشمندی اور حسن تدبیری نے مجھے سخت حیرت دی
کہ ایسے خطرناک رستہ مین پڑنا اور اپنے تئین دور دراز دشوار گذار ملک مین پھینکدینا
اور وہانکے مختلف گروہون کے باہمی حسد و عداوت سے مستفید ہونے کے
موقع نکالنا اور اونکو آپس مین لڑاکر اپنا پہلو بچانا اور رعایا کو رضامندی سے

مطیع کر لینا۔ اور تمام دقتین دور کرکے اوس تمام جزیرہ پر خود سر حکومت کرنا
یہ سب کس قدر حیرت انگیز واقعات ہین۔ بجز ایہ اوسیکا حصہ تھا نہ کسی نے
کیا ہی نہ کریگا۔ عباسیون کی شکست فاش نے عبدالرحمن کے لیے کامیابی
کے رستے کھولدیے اہل طلیطلہ یعنے ٹولیڈو۔ اگرچہ مدت تک مقابلے پر اڑے
رہے مگر اونے اپنی حکمت عملی سے اونکو بھی صلح پر راضی کرلیا اور شرط یہ ٹھہری
کہ وہ اپنے تمام سردارون کو اوسکے حوالہ کردین اور اونکو اپنے قبضے مین لیکر
طرح طرح کی اذیت سے مار ڈالا اسیطرح فریق یمن سے خوفناک آثار دیکھکر پہلے
طریق ملاطفت سے پیش آیا۔ پھر اونکے سرغنہ کو بھی حرم سرا مین بلاکر شربت
مرگ چکھایا اور اس قدر اودشمن باہمی تفرقہ ڈالا کہ بربری جو معاون اور مددگار
تھے اونکو حکمت عملی سے جدا کردیا اور بیس ہزار بربری کو تہ تیغ کیا جو ایک قبرستان
مین مدفون ہوے بعد اوسکے انہین مفسد سردار باقیماندہ نے شارلیمین شہنشاہ
فرانس سے سازش کرکے شارلیمین سینٹ۔ شاہ فرانس کو واسطے تسخیر ملک کے
طلب کیا جسکا نتیجہ زار گوزہ کے عبرت خیز میدان مین ظہور پذیر ہوا کہ تمام لشکر
فرانس کا وہان غارت ہوا جسکا مذکور پہلے ہوچکا ہے اس معرکہ کے بعد نہ تو شہنشاہ
فرانس نے ارادہ فتح اسپین کا کیا اور نہ کسی عربی یا بربری سردار نے سرتابی
کی۔ ایک قدیم مورخ عربی ابن حیان لکھتا ہے کہ عبدالرحمن بڑا رحم دل اور
شائستہ شخص تھا اوسکی تقریر نہایت فصیح اوسکی قوت مدرکہ نہایت تیز اور
وہ معاملات پر جو رائے قائم کرلیتا استقلال اور قائم مزاجی سے اوسکی تکمیل
کی طرف متوجہ ہوتا چست وچالاک اور زندہ دل عیش وعشرت سے متنفر

امور سلطنت کو خود انجام دیتا اہم معاملات سلطنت مین تجربہ کار سردارون سے
مشورہ لیتا نہایت دلیر تھا میدان جنگ مین سب سے پہلے حملہ آور ہوتا اوسکا غصہ
نہایت خوفناک اوسکا چہرہ حسین دوست دشمن پر ہیبت اور جلال ظاہر کرتا -
جمعہ کے دن مسجد مین خطبہ پڑھتا بیمار کی عیادت کو جاتا عام خوشی کے جلسون مین
رعایا کے شریک ہوتا مگر افسوس کہ موت نے اوسکو بھی نہ چھوڑا چنانچہ ۷۵۶ء مین
قرطبہ کو دار الامارۃ بنایا اور یہ سلطنت اسپانیہ ممالک شرقی اسلام سے منفک ہو گئی
اسی نے گرد شہر کے حصار بنایا نہرون کے ذریعہ سے تمام شہر مین پانی پہونچایا -
بہت بڑی جامع مسجد کی بنا ڈالی خرما اور انار کے درخت دمشق سے منگا کر لگائے
باوجود مخالفت آب و ہوا کے علم فلاحت کے ذریعہ سے پیداوار عمدہ ہونے لگی
اور علوم اور صنائع کو ترقی دیکر ۲۹ ستمبر ۷۸۸ء مطابق ۱۷۲ھ ہجری کے ۳۲
برس حکومت کر کے قضا کر گیا اسکے بیس بیٹے تھے اونمین سے سب سے چھوٹے بیٹے
ہشام کو ولیعہد مقرر کیا تھا جو اوسکے بعد تخت نشین ہوا ::

ہشام بن عبد الرحمن

بروقت تخت نشینی ہشام کے ایک نجومی نے پیشین گوئی کی تھی کہ یہ صرف
آٹھ برس زندہ رہیگا ہشام کے دو بھائی یعنی سلیمان و عبد اللہ
اپنی حق تلفی تصور کر کے آمادہ لڑائی کے ہوے مگر کئی لڑائیون مین اونکو
ہزیمت ہوئی آخرش مجبور ہوکر ہشام کی اطاعت قبول کی اور اوسکے ہاتھہ پر
بیعت کی اہل فرنگ سے بھی ہشام کو لڑنا پڑا مگر معرکے مین وہ کامیاب ہوا

قوم برمیوڈو اور قوم ڈیکان کا بادشاہ الکیٹوریا کا الیسازیرا ور مجبور ہوا کہ سنہ ۷۹۱ء
مطابق سنہ ۱۷۵ ہجری مین اطاعت کا عہدنامہ نہایت ذلت کے ساتھہ لکھا اور
دستخط کیے۔ ہشام کے لشکر کے سپہ سالارون نے سنہ ۷۹۳ء اور سنہ ۷۹۴ء مطابق
سنہ ۱۷۷ ہجری مین فرانس کے ملک پر یورش کی شہر مشہور اور معمور مالدار ناربول
پر قابض ہو گئے اوسکو خوب لوٹا اور سارا شہر جلا دیا وہان سے آگے بڑھے
کارکاسون مین ڈیوک ولیم قیصر شارلیمان بادشاہ فرنگ کا نائب بڑے لشکر
کے ساتھہ مدافعت پر آمادہ ہوا بڑی گھمسان لڑائی ہوئی آخر شکست ولیم کو
شکست ہوئی۔ اور اسلام کے سپہ سالارون کو بہت غنیمت ہاتھہ آئی لیکن
اون ممالک پر قابض نرہے واپس چلے آئے۔ ہشام نے پانچوان حصہ
اوس مال غنیمت کا کہ فرانس کے ملک سے ہاتھہ آیا تھا جامع مسجد قرطبہ کی
تعمیر مین جسکی بنیاد اوسکے باپ عبدالرحمن اوّل نے ڈالی تھی صرف کیا
اور اسنے سنہ ۷۹۶ء مطابق سنہ ۱۸۰ ہجری مین قریب آٹھہ برس کے حکومت
کر کے قضا کی اوسی عرصۂ قلیل مین وہ وہ نیک کام رفاہ عام کے کیے کہ
باید و شاید۔ دربار اوسکا عالمون صوفیون و تجارون کا مخزن تھا نہایت
کریم النفس رحمدل غریب پرور۔ اکثر خود بھیس بدلکر شب کو شہر کے کل
باشندون کا حال دریافت کرتا ملک مین جاسوس مقرر کیے بیمارونکی عیادت
کو بذات خود جاتا اور اونکی تیمارداری کرتا باوجود رقیق القلب اور کریم النفس
ہونیکے نہایت شجاع بعض لڑائیون مین فوج کی سپہ سالاری خود کرتا فوج
کی تعداد نسبت سابق کے زیادہ کر دی قرطبہ کا پل دریاے وادی الکبیر

پر اوسکا یادگار ہے سیر و شکار کا نہایت شایق - مگر افسوس کہ نجومیون کی پیشین گوئی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ انتقال کیا سات برس سات مہینے ۸ یوم حکومت کی اسکے بعد اوسکا بیٹا - حکم حاکم ہوا -

تیسرا بادشاہ قرطبہ کا حکم بن ہشام

اوسکی کنیت ابو العاص تھی اسکے عہد مین پھر سلیمان اور عبد اللہ بن عبد الرحمن اوسکے چچاؤن نے خروج کیا بعد جنگ و جدال کے سلیمان قریب والتنات ۸۰۰ء کی لڑائی مین مارا گیا اور عبد اللہ کا قصور حکم نے اس شرط پر معاف کیا - کہ وہ افریقہ مین سکونت قبول کرے اسکے عہد مین رعایا نے دو غدر خفیف کیے ایک سنہ ۱۹۲ ہجری مطابق ۸۰۸ء کے شہر ٹولیڈو مین دوسرا سنہ ۲۰۲ھ مطابق ۸۱۸ء مین خاص قرطبہ مین جسکی تفصیل یہ ہے کہ اسکے عہد مین علما و فقہا - اور طلبہ متعصبین نے فساد عظیم برپا کیا جسکی کیفیت مورخان مسیحی نے اس طرح پر لکھی ہی کہ مفسد - یا تو خود نومسلم تھے یا نومسلمونکی اولاد - اور قاعدے کی بات ہی کہ مذہبی پابندیون مین نومذہب اصل مسلمانون پر بھی سبقت لیجاتے ہین اور ہشام کے وقت مین بسبب ترویج علم اور احکامات شریعت کے ان لوگون کا نہایت اعزاز و اکرام تھا - اس باعث سے فقہا اور طلبا کی نہایت کثرت ہوگئی بسبب کثرت مدارس اور اکثر احکامات کے اجرا کا مدار انھین کی راے پر ہوتا رہا اسی عرصہ مین علامہ یحییٰ مدینہ منورہ سے آئے اور ہشام کی دینداری کی آڑ مین قرطبہ کے

مذہبی گروہ کے ملکی اقتدار کو حد سے زیادہ بڑھا دیا جب ہاشم ۱۸۰ھ میں مرا
اور سلطان حکم حاکم ہوا وہ اس قدر مانند ہاشم کے متشرع اور زہد دار نہ تھا
زہد و تقویٰ اوسکے مزاج مین نہ تھا ایک سادی وضع کا آدمی تھا تو پہلے علماء نے
نے پابندی شرع کی ہدایت کی جب کچھ اثر نہ دیکھا تو مجلس وعظ مین نفرین اور
ملامت شروع کی آخر تنگ ہوکر اسکے معزول کرنے اور کوئی صالح شہزادہ کو
تخت نشین کرنے کا منصوبہ باندھا اور ۱۸۹ھ مین اکثر عوام الناس کو سلطان سے
بدظن کر دیا سلطان سے بعض لوگون کو جو اوسکے خیرخواہ اور ہمدم تھے انگیختہ کر دیا یہانتک
نوبت پہونچی کہ اگر بازارون مین لڑکا دو کا عجمی ملا۔ ملا کے مار ڈالتے تھے ایکبار
مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک عجمی سے اور عرب سے بازار مین تکرار ہوئی تمام شہر گھر گیا اور
اور فقہا جو گوشہ شہر مین آباد تھے مدد کو آپہونچے۔ اور جاکر حرم سرا سلطانی
کو گھیر لیا اور قریب تھا کہ وہان گھس کر سلطان حکم کو معزول یا مقتول کرتے
لیکن چونکہ اسکا اقبال یاور تھا اوسنے فی الفور ایک دستہ سپاہ کو حکم کیا کہ
فی الفور پہونچتے ہی جاکر فقہا کے محلہ مین آگ لگا دین چنانچہ اونھون نے
حکم کی تعمیل کی جب باغیون نے یہ تازہ آفت دیکھی اہل و عیال کے بچانے
کو اپنے گھرون کو چلے گئے اور محصورین نے اونکو تہ تیغ کیا جو کچھ اوس ہنگامہ
مین مارے گئے سو مارے گئے باقی کو جلا وطن کر دیا علاوہ عورتون اور بچون
کے قریب پندرہ ہزار تو سکندریہ مین پناہ گزین ہوے۔ اور آٹھ ہزار
فیض مراکہ مین۔ باقی فقہا جو عربی نژاد تھے یا مذہبی پیشیوہ وہ سزاے جلاوطنی
سے محفوظ رہے اون مین سے ایک شخص نے عندالاستفسار جواب دیا

کہ سلطان سے نفرت کرنا عین اطاعت خدا ہے۔ امیر حکم نے کہا کہ جو تجھے مجھ سے نفرت کرنیکا حکم دیتا ہے وہی مجھے تجھ سے چشم پوشی کا ہے جا اور خدا کی حمایت میں رہ۔ اس ہنگامے میں اطراف کے نصارانے وقت وصت غنیمت جانکر اطراف سے بلاد اسلام پر چڑھائی کرکے بارسلونہ پر قبضہ کرلیا سلطان حکم نے ستائیس برس ایک مہینہ پندرہ روز حکومت کرکے سنہ ۲۲ ۶۸ مطابق سنہ ۲۰۶ ہجری میں انتقال کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا عبدالرحمن ثانی تخت نشین ہوا۔

عبدالرحمن ثانی

قرطبہ کا چوتھا بادشاہ عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بعد انتقال اپنے باپ کے سنہ ۲۰۶ ہجری میں قرطبہ کے تخت پر بیٹھا اسکو عبدالرحمن اوسط بھی کہتے ہیں عبداللہ بن عبدالرحمن جو ممالک افریقہ میں نظر بند تھا پھر ممالک مغربیہ میں برسر شورش ہوا۔ مگر لڑائی میں اوسکو شکست فاش ہوئی اوسکے وقت میں اندرون ملک میں ہر طرح امن و اطمینان رہا اور بجز چند سرحدی عیسائیوں کے سرکشی کے کہ جسکا تدارک اوسنے بخوبی کرلیا۔ جسکا ہم مختصر مذکور کرتے ہیں۔ اور کوئی واقعہ عظیم نہیں ہوا ۸۲۶ع میں شہر اور ممالک بارسلونہ۔ قوم فرنگ سے پھر چھین لیا ۸۳۹ع میں اہل اسلام کے جہازات کے بیڑے نے بندر مارسیل کو جلاکر خاک سیاہ کردیا اور ۸۴۴ع مطابق سنہ ۲۳۰ ہجری کے اور پھر ۸۴۵ع مطابق سنہ ۲۳۱ ہجری کے قوم اسکانڈنیوی کا امیر البحر نے دو مرتبہ مع لشکر جرار کے اسپانیہ کے کنارے پر آیا دونوں مرتبہ شکست

اوٹھائی - اور اہل اسلام کامیاب رہے عبدالرحمن دوم نے اندرونی انتظام اپنے ملک کا بہت عمدہ انصاف وعدالت کے ساتھ کیا - رفاہ عام کی عمارات کثرت سے بنائین مسجد قرطبہ کی بھی ترمیم کی علاوہ ازین - مساجد و مدارس کثرت سے طیار کیے سڑکین ملک مین ہر طرف بنائین نہرین جابجا زراعت کی سیرابی کے واسطے طیار کین - علوم اور صنائع کا نہایت عاشق تھا اوسکی اشاعت مین نہایت کوشش کی دارالضرب بنایا - اور اپنا سکہ جاری کیا مگر اس قدر اسکے مزاج مین مثل عبدالرحمن سابق کے استقلال اور قائم مزاجی نہ تھی - نفس پرور اور عیش پسندی مین مصروف رہتا - قرطبہ کو عمارات اور مکانات سے رشک بغداد بنایا - اور آپ بھی دنیوی زندگی بیہودہ تفرج اور عیش پسندی مین ثانی ہارون رشید تھا شعر و سخن سے بھی اوسکو پوری دلچسپی تھی اور طبیعت نہایت موزون اور معاملات سلطنت چار شخصونکی راے پر منحصر رکھے - پہلا فاریاب جو فن موسقی کا اوستاد زمانہ مشہور تھا دوسرا مولانا یحیی فقیہ انکا ذکر ہوچکا ہے - تیسری طرب سلطان کی دلربا ملکہ - چوتھا نصر ایک حبشی غلام - فاریاب سلطان کا اسقدر مشیر کار تھا کہ اگر ہم اوسکو اوندلس کا نفس ناطقہ کہین تو کچھ بیجا نہ ہوگا - نصر اور ملکہ طرب اسکے قریب معتمد الیہ و مشار الیہ ہی - فاریاب اصل مین ایران کا رہنے والا اور بغداد کے کلاونت اسحاق کا شاگرد رشید تھا ایک دن خلیفہ ہارون رشید کی خدمت مین اوستاد پر سبقت لیگیا اوستاد نے حسد کے سبب سے خلیفہ کو برانگیختہ کرکے جلاوطن کرا دیا وہ عبدالرحمن کا شہرہ سنکر اندلس آیا عبدالرحمن نے اوسکی امید سے زیادہ قدر و منزلت کی اور اوسکی لیاقت اور دانائی

سے اسقدر محظوظ تھا کہ اکثر ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتا تھا۔ اور گھنٹوں گانا سنتا تھا۔
فاریاب علاوہ گانیکے اکثر عجیب و غریب گذشتہ فسانے اور حکایات حکمت آمیز
سناکر خوش کرتا کیونکہ بسبب کثرت مطالعہ کے اوسکی معلومات نہایت وسیع
تھی ہزار سے زیادہ اوسکو راگ راگنی حفظ تھے۔ طنبورہ پر پانچوان تار اوسکا
نکالا ہوا ہی گانا اوسکا آدمی کو محو اور از خود رفتہ کر دیتا تھا اوسکا طرز تعلیم بھی
سب سے نرالا تھا شاگرد کو اونچے سُر مین گانیکی کوشش کراتا اگر آواز کمزور ہوتی
تو کمر مین ٹیکا باندھتا اور اگر زبان لکنت یا لرزہ کرتی تو منہ مین لکڑی کا
ٹکڑا رکھواتا کہ دونون جبڑے فراخ ہوجاوین اوسنے سر کے بالون کا اپنا
نیا طریقہ ایجاد کیا تھا۔ گول کباب اور ایک قسم کی ترکاری جسکو ایس پی ری
گیس کہتے ہین اور ایک قسم کی رکابی ایجاد کی جو قاب الفاریاب مشہور رہی
کانچ کے کوزے چرمی بستر اور بہت سے اسباب معاشرت اوسنے ایجاد کیے لباس
تبدیل کرنیکا طریقہ موسم کے ساتھ بتدریج اوسنے ایجاد کیا غرضکہ آرام و آسایش
کی چیزونکے ایجاد کرنیمین وحید العصر تھا باوجودیکہ مسلمان مسیحیون کے ساتھ برادرانہ
برتاؤ کرتے تھے اور بڑی محبت سے پیش آتے تھے مذہبی فرائض ادا کرنے مین
کبھی ہارج نہ ہوتے حرفت و تجارت مین مسلمانون کے ہمسر تھے دنیوی جاہ
و جلال مین ہر ایک گورنمنٹ اسلام نے وہ آزادی دی تھی کہ دنیا مین اپنی آپ
نظیر ہے لیکن باوجود اس لطف و احسان کے مصرع حسود را چکنم کو ز خود
برنج در است ؎ ایک فرقہ بنام مہا شہدا پیدا ہوا کہ جسنے اپنی آپ جان دینا
موجب نجات سمجھا اور شہادت کا یہ نیا طریقہ ایجاد کیا کہ الفاظ رکیک

وسف ششم آمیر قاضی کے روبرو بزادبانہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
کہتا تھا کہ اسکی بادداش میں وہ حکم قتل کا دے کر جسکے باعث سے درجہ شہادت کا ملے
اور اس امر مکروہ نے یہانتک رواج پایا کہ ایک مہینے مین سات شہید ہوے اور
بڑا بانی اسکا یو توجیس تھا جسکو اصل قضیہ فلورا اور مریم اور یو توجیس کا مریم کی
شہادت اور یو توجیس کی اشتغالک اصل کتاب مین دیکھے آخر جسکا فیصلہ
باہمی مسیحی و اسلامی نے اس طرح پر کیا کہ اب آیندہ کوئی ایسی حرکت کریگا
وہ ذلیل ہوگا مردود دارین رہیگا اور ذات سے خارج تینتیس برس حکومت
کرکے ۲۳۸ ہجری مین مرا مطابق ۸۵۲ء ربیع الآخر ۲۱۲ ہجری مین پیدا
ہوا تھا بعد اس تحریر اور عبد الرحمن ثانی کے یو توجس جو بانی شہد اتھا قید
سے رہا ہوا اوسکے بعد بیٹا محمد اوسکا جانشین ہوا۔

محمد بن عبد الرحمن

پانچوان بادشاہ قرطبہ اور ممالک اندلس کا محمد بن عبد الرحمن دوم بن حکم
کہ باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ ہوا لیکن اس سے انتظام سلطنت کا نہ ہوسکا
انکے عہد مین ایک بڑے ایلوائی تھا جسکا نام کلب تھا۔ شہر ٹولیٹہ وا اور اوسکے اطراف
پر قابض ہوگیا انکے عہد مین برابر مفاسد برپا رہے۔ اکثر ممالک غیر منتظم ہوگئے
اس اندرونی غدر کے باعث عیسائیون کو موقع ملا۔ انھون نے خوب ہاتھ
پانون پھیلائے۔ الفونسو سوم کہ والی اپنی ریاست ہائی موروثی گالدستہ اور
اسٹوریہ کا تھا منجملہ اوس ریاست کے کہ اوسکے ملک سے نکالکر قرطبہ مین شامل
کرلی گئی تھی اور مملکت لیان کا کچھ حصہ اور کچھ قدیم قسطلان یعنی کسٹیل اور

استطرامدلوا کا - اور بہت بڑا حصہ لوسی ملانیہ کا انھون نے پھر لے لیا - ان
لڑائیون مین متواتر شکست اہل اسلام کی ہوتی رہی پھر رعایاے اسلام پر بسبب
قحط کے سخت مصیبت پڑی بارے نماز استسقا وغیرہ کی برکت سے یہ بلا ٹلی -
[illegible] مین ایک دوسری آفت پہونچی - ایک زلزلہ آیا جس سے کتنے قصبات
اور قریات دھنس گئے - شمالی عیسائی دریائی ڈاکوؤن اور چورون نے [illegible]
اور [illegible] مین کنارے کے ملک کے لوگونکا دم ناک مین کردیا - ان سب مصیبتون
کے ساتھ محمد بن عبدالرحمن کی سلطنت کا زمانہ طویل ہوا چونتیس برس گیارہ
مہینے حاکم رہا ۲۷۳ ہجری ماہ جولائی ۸۸۶ء مین انتقال کیا یہ نہایت ظالم اور
خودسر اور تنگ چشم تھا - اراکین دربار کی تنخواہ مین تخفیف کردی - اور متعصب ایسا
تھا تمام کلیسا مسمار کر ڈالے - انھین دنون مین فرانس کے دو راہب
شہدا کے تبرکات لینے قرطبہ آئے اور یہان سے اونکی ہڈیان ایک خوبصورت
بکس مین اپنے ملک کو زیارت کے واسطے لیگئے - پھر لوئیجس نے بدزبانی
پر کمر باندھی قاضی نے ہر چند تہدید کی لیکن چونکہ اوسکی موت آگئی تھی ایک سنی
قاضی نے بموجب قاعدہ کونسل کے کہ قتل کرنا اوسکے اختیار سے باہر تھا یہ [illegible] کونسل مین
کہ جسمین مجتہدین قضا ابھی شامل تھی حوالہ کردیا - اونھون نے بھی اسے سمجھایا لیکن اس
خودرفتہ نے اپنی زبان بیہودہ گوئی سے بند نہ کی آخر بموجب فتوی قتل ۸۵۹ء مین
قتل کیا گیا - اب سرغنہ کے مارے جانیسے مفسدین کا جتھا ٹوٹ گیا اور پھر اوسکے بعد
کہین کسی تاریخ مین اسکا تذکرہ نہ دیکھا ۶۵ برس ۱۱ مہینے کی عمر پاکر ماہ جولائی ۸۸۶ء
۲۷۳ ہجری مین مرا اوسکے بعد اوسکا بیٹا المنذر بن محمد ہوا -

المنذر بن محمد

چھٹا بادشاہ قرطبہ کا المنذر بن محمد بن عبدالرحمن دوم تھا کہ باپ کی مرنیکے بعد تخت پر بیٹھا لیکن اس سے بھی انتظام سلطنت کا نہوسکا اسکے باپ کے زمانے سے ایک شخص مسمے کلب بڑا بہادر ملوائی شہر ٹولیڈو اور اوسکی متعلق اضلاع پر قابض تھا اوس سے متواتر لڑائی مین شکست ہوتی گئی اسلیے لوگون نے دغا سے مارڈالا اسکی حکومت ایک برس گیارہ مہینے رہی ۲۷۳ھ ہجری مطابق ۸۸۶ء مین مرا اسکے بعد اسکا بھائی عبداللہ بن محمد حاکم ہوا

عبداللہ بن محمد

ساتوان بادشاہ قرطبہ کا عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن یعنی المنذر کا بھائی ہوا اوس بہت شجاعت اور بہادری سے بادشاہت کی اول کلب سے سخت لڑائی کی جو کہ ٹولیڈو پر قابض تھا لیکن اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آگے نہ بڑھ سکا بعد اوسکے عبداللہ بن محمد کے دو بیٹے محمد اور قاسم اپنے باپ سے باغی ہوگئے محمد ۸۹۰ء مین لڑا اور شکست کھا کر گرفتار ہوا اور باپ کے حکم سے قتل کیا گیا قاسم بھی ۸۹۵ء مین باپ سے لڑا اور گرفتار ہوگیا لیکن اوسکا قصور معاف ہوا - ناظرین کو واضح ہو کہ عبداللہ بن محمد اس قدر لایق نہ تھا کہ مفسد اور مہلک مادہ کو جنے سو برس کے عرصہ مین رفتہ رفتہ ترقی کی تھی ملک سے خارج کرنے کا بندوبست کرتا اوسکی عادت مین بخلاف منذر کا ورزبانہ سپاہی کوٹ کوٹ کر بھری تھی سختی اور نرمی کا بیجا استعمال کرتا اسکے ظالمانہ برتاؤ نے رعایا کو سخت متنفر کردیا اسکو تخت پر بیٹھے پورے تین برس بھی نہو [illegible] کا تیسرا حصہ بالکل باغی اور خود مختار ہوگیا - باشندگان بربر و عرب و اسپین وغیرہ [illegible] سلطان الوقت کو نالائق اور انتظام سلطنت مین خلل پایا تو ہر سردار [illegible]

جداگانہ اپنے قبضہ مین کرکے خود سر ہوگیا حاکم بن بٹھا سوائیل کا خود سر حاکم جدا ہوگیا
صوبہ لوکا اور زارا گوزہ کا گورنر علیحدہ ہوگیا۔ غرضکہ خاص قرطبہ کے باہر سلطان
اور اوسکے احکام کی کچھ وقعت نہوئی اور مغرب کے صوبون مثل اسٹری وجو انبیرہ
واقع جنوب پرتگال مین بربری قابض ہوکر خود مختار ہوگئے اور بعض مشہور مقامات
مثل جیین وغیرہ پر بھی قبضہ کرلیا یہ خرابیان تو تھی ہین کہ دہوتن اور اوسکے
بیٹون نے وہ لوٹیرے پن پر کمر باندھی کہ اہل اندلس کا دم ناک مین کردیا شہرونکو لوٹنا
اور رعایا کو قتل کرنا اوسکے بائین ہاتھہ کا کرتب تھا خلاصہ یہ کہ تمام عرب اور بربر
اور نومسلم ایک دل و یکزبان ہوکر سلطان کو کمزور اور معزول کرنے پر آمادہ ہوگئے
ان سب سے زیادہ طاقت ور ابن حفصون نامی ایک مسیحی تھا جسنے صوبہ الویرہ پر قابض
ہوکر قلعہ بوبسٹر کو مرکز حکومت گردانا اور گرد و نواح کے قصبون اور شہرون مین اپنے
قوانین جاری کیے ہرچند عبداللہ نے اوسپر کئی مرتبہ یورش کی لیکن شکست پر شکست
کھائی۔ اسیطرح صوبہ مرشیہ مین ایک نومسلم شہزادہ جو نہایت لائق اور مدبر اور منصف
دعالم تھا خود مختار بن بیٹھا اور پانچہزار سوارونکی ایک شایستہ فوج ہر وقت طیار رکھتا
حضرات طلیطلہ بھی اسیطرح بغاوت پر جمے تھے لیکن اونکے باہمی عناد و فساد سے سلطان الوقت
اور قرطبہ محفوظ تھا ورنہ اندلس مین باقی ہی کیا رہا تھا۔ قصلونہ کا حاکم ابراہیم جو علم
وفضل سے بہرہ ور اور کاملین کا قدرشناس تھا اوسنے بھی ایک محل سنگ مرمر سے
بنایا اور سونے سے گلکاری کی ممالک غیر کے بادشاہ اوسے ہمیشہ تحائف بھیجتے
تھے مصر سے قسم قسم کے ریشمی کپڑے آتے تھے اکثر علماے نامی اور ہر علم و ہنر کے
کامل بغداد اور دیگر اطراف و جوانب سے آتے تھے دربار اوسکا مخزن سواد مصر

تھا ایک حور وش نازنین (انقرا) اپنی دلکشی آوازاور حسن سے محفل کو ہمیشہ مسرور کیا کرتی تھی جو شخص ابراہیم ابن حجاج کی ایکبار صحبت سے مستفیض ہوتا وہ نہین چاہتا تھا کہ عمر بھر اوسکے قدمون سے جدا ہو قرطبہ کا یہ حال کہ باشندگان شہر رات کو سوتے سوتے اکثر چونک پڑتے تھے اسلیے کہ بولے کے سوار دریا کے اس طرف شبخون مارتے تھے اور ڈاکہ زنی اور چوری سے شہر پر ایک مصیبت واقع تھی خلاصہ یہ کہ سلطان کی سفلہ مزاجی سے رعایا الگ نالان تھی فوج الگ شاکی کیونکہ صوبہ داران نے خراج دینا بند کردیا شاہی خزانہ خالی ہوگیا تھا جو روپیہ بطور قرض لیا وہ بدمعاش چاپلوسون کے کام آیا چوبیس برس کی بے لذت حکومت کے بعد ۷۰ برس کی عمر مین ۱۵ اکتوبر ۱۲۹ء مطابق ۳۰۰ھ کو دنیا سے رخصت ہوا اسنے اپنے پوتے عبدالرحمن بن محمد کو (یعنے جس بیٹے کو قتل کرایا تھا اوسکے لڑکے کو) جانشین کیا۔

خلیفہ اعظم عبدالرحمن ثالث ناصر دین اللہ

بوقت خلافت اسکی عمر اکیس برس کی تھی اور باوجود ہونے اسکے چچاؤن اور قریبی رشتہ دارون کے ایسے نازک وقت اور فتنہ خیز زمانہ مین کسی نے مخالفت نہ کی اسکا جلوس ہر طرف مبارک سمجھا گیا اسنے جان لیا تھا کہ مرحوم دادا کا یہ برا طریقہ کہ اول اسقدر نرمی کرنا کہ کمزوری کی حد کو پہونچ جاے پھر اسقدر سختی کرنا کہ ظلم سے مبدل ہو جاے نظام سلطنت کے حق مین کس قدر خوفناک ہے اسواسطے اوسنے افراط و تفریط کو چھوڑکر سبکو آگاہ کردیا کہ امیہ حکومت کی حد مین کوئی سرکش نہ رہ سکیگا اور چپا بھر زمین بھی کسی باغی کے قبضہ مین نہ رہیگی چونکہ سب لوگ بغاوت کے مزہ لٹیرون کے ہاتھون سے خوب چکھ چکے تھے اور تمام ملک اس سرے سے اوس سرے تک فتنہ اٹھانے والون کا

جولانگاہ بنگیا تھا پس انتظام اور اطاعت سلطان مین اپنی بہتری اور بہبودی
سمجھی لہذا خفیف خفیف مقابلے کے بعد مطیع ہوگئے سب نے بلا خطر شہر پناہون کے
دروازے کھولدیے سب سے پہلے اندلس کے جنوبی اضلاع پھر سویل اور اوسکے بعد
مغربی اضلاع کہ جسمین اہل بربر آباد تھے مطیع ہوے یہان سے فارغ ہوکر البیری
کے مسیحیون کیطرف متوجہ ہوا جو کہ کوہستانی قلعون مین محفوظ تھے مگر سلطان کی
آہستگی اور ثابت قدمی نے رفتہ رفتہ سبکو فتح کرلیا اور اوسکی حد درجہ کی راست بازی
اور منصف مزاجی اور عہد ناموںکی پابندی جو پوری ایمانداری سے مسیحیونکی ساتھ کرتا
تھا نہایت مفید اور بکار آمد ہوئی جب نوجوان سلطان نے سپہ سالاری کی حیثیت
سے اپنے لشکر کے آگے قلعہ بوبسٹر دار الخلافت ابن حفصون کیطرف یلغار کی تو
اوس وقت تمام لشکر نے اپنے سلطان کے جلو مین جوش و خروش و جوانمردی و
حسن عقیدت سے یلغار کر کے سبکو فتح کرلیا عبدالرحمن نے جب فصیل پر کھڑے
ہوکر اوس مرکز بغاوت پر نظر ڈالی تو اوسکی مستحکم اور دشوار گزار گھاٹیونکو دیکھکر فرط
جوش سے زمین پر گر پڑا اور اس فتح عظیم پر سجدہ شکر بجالایا اوسکے بعد رحم و عفو
کے ساتھ شہر مین داخل ہوا جبتک وہان رہا برابر روزے رکھتا رہا اسکے فتح
ہوتے ہی تمام صوبہ مرشیہ نے اطاعت قبول کرلی اب فقط طلیطلہ باقی رہا یعنی
ٹولیڈو جسنے اپنی فوجی طاقت اور افراط رسد کے زعم مین اطاعت سلطانی سے
انحراف کیا۔ سلطان نے جنگ جدال و یورش وغیرہ مین اتلاف جان و مال
سوچکر یہ حکمت عملی کی کہ مقابل کے ایک پہاڑی پر مختصر شہر آباد کر کے وہین سکونت
اختیار کی آخر وہ ذخیرہ کب تک اور کہانتک وفا کرتا انجام کار ایک عرصہ کے بعد

فاقہ کشی نے محصورین کے حواس مختل کر دیے اور سلطان بغیر لڑے بھڑے مظفر و منصور شہر مین داخل ہوا اور سلطنت کی اثر وسعت اور عظمت جو عبدالرحمن اموی سے ملی تھی مع بیشی زاید مکمل ہوگئی اور مسلمان اور مسیحیون کے دلون پر ہمیشہ کے حکومت کا پورا سکہ بیٹھ گیا مگر اوسکو اپنے اسلاف کے نقصانات کی تلافی مین پورے اٹھارہ برس دوا دوش کرنا پڑی اب نہ شہر اوجڑتے تھے نہ کھیت ویران ہوتے تھے نہ لوگ قتل کیے جاتے تھے نہ لوٹیرونکا خوف رہزنون کا خطر رعایا خوش ملک آباد

عبدالرحمن کے اصول سلطنت

عبدالرحمن نے بادشاہی اقتدار اپنے ہاتھ مین رکھے اور عام انتظام اون سرداروںکے ذریعہ سے کراتا جنکا ہی باعث عروج ہوا تھا غرضکہ اکثر اعلی مناصب پر نو دولتون کو مقرر کرتا تاکہ یہ لوگ اپنے آقا کی جان نثاری مین کمر بستہ رہین اور قدیم عربی اور بربری سردارونکی پامالی اور مذلت کو فراموش نکرکے مراتب بلند پر پہونچنے کا شکر ادا کرتے رہین اسنے ایک باقاعدہ فوج علاوہ سلطانی باڈیگارڈ کے چیدہ اور خاص خریدہ غلامون سے مرتب کیے تھے اسکی سلطنت کا مدار فوجی طاقت پر تھا اسکے زر خرید غلام پہلے سلوبن۔ قوم تھے پھر رفتہ رفتہ اونمین فرینک گلیشن لومبرڈ مختلف قومون کے لوگ شامل ہوگئے جو یونان و وینس کے بردہ فروشون سی لیکر یہان مسلمان بنائے جاتے تھے زر خریدون مین اکثر شائستہ اور وفادار ہوتے تھے مملوک کیطرح سلو رہی اپنی خدمت مین غلام رکھتے تھے سلطان کی طرف سے بعض معافیدار دیہات پابند ملازمت تھے جو عندالضرورت اپنے ماتحتون سے بادشاہ کی مدد کرتے مگر افسوس۔

تھوڑے عرصہ مین ان دونون نے عبدالرحمن کے بعد غنیمت کو غنیمت جانکر ریاستین قائم کرلین اور یہی اسپین مین آخر کو باعث زوال سلطنت اسلامیہ ہوئے ان زرخرید غلامون کی مدد سے اکثر عبدالرحمن نے نہ صرف قزاقی اور بغاوت کا قرار واقعی بندوبست کیا بلکہ اپنے تمامی دشمن مسیحیون پر کامیابی حاصل کی اور تمام سواحل بربر کو خلافت بنی امیہ کا مرید بنا کر سیوٹا کے قلعہ مشہور پر قابض ہوگیا۔ اور جہازون کا ایک بہت بڑا بیڑا طیار کرکے بحر روم مین ناظمیون سے خوب لڑا اسکے بعد جسوقت کہ مسلمانون کے ابتدائی حملون سے مسیحی معدودے چند اسٹریاز کے کوہستانی غار کوادونگا مین جا چھپے جنکی تعداد مرتے کھپتے ۳۰ مرد و ۱۰ عورتین رہگئے تھے انکا سرپرست پولوجس یا پیلیو یوک تھا جب پولوجس کے لڑکے کا نکاح انفانسو ایک شہزادی سے ہوا تو اس عقد نکاح نے اوس گروہ کو طاقتور کردیا جسکے بعد تمام شمالی صوبہ مسلمانون کے مقابلہ مین اوٹھ کھڑا ہوا لیون و اسٹریاز پر خلیج بسکی کے کنارے انفانسو پر قابض ہوگیا۔ لیکن اصل مین مسیحیونکی یہ نئی فتوحات نہ تھی بلکہ اوس علاقہ پر جو بطور سرحد کے مقرر ہوا تھا قابض ہوگئے۔ نوین صدی لسنبون۔ زمہوراسان اسٹیم نوری گورمار۔ اوسما۔ سیماکانس مین قلعہ تعمیر کیے۔ دسوین صدی کے آغاز مین مسلمانون نے پھر دلیرانہ کوشش کی لیکن مسیحیون نے اونکو شکست دیکر اضلاع مین تاخت و تاراج کرنا شروع کردیا کیونکہ اوس زمانے مین مسیحی بہت بافت اور جاہل مطلق تھے پڑھنا بھی کسیکو یاد نہ تھا اور کل طور طریقہ سفاکی اور تعصب کے تھے۔ لیون کی سپاہ مین مغلوب اور درماندہ دشمنون کو پناہ ملتی تھی جب شہر کو

فتح کیا سا کن کو بے تکلف تہ تیغ کیا - اگر رحم کھایا غلام بنا لیا بخلاف اسکے اہل عرب
جنکے شائستہ طرز رزم اور آزاد منشی کی پناہ مین مغلوب دشمنون کو پناہ ملتی تھی -
اندا رسانی کجا کسی مسیحی کیطرف بُری نظر سے دیکھنا بھی پسند نکرتے تھے نوجوان خلیفہ
نے اپنی بگڑی ہوئی فوجین اکٹھا کرکے فوراً جانب شمال روانہ کردین اور انھون نے
مسیحی حدود پہ کامیابی حاصل کی - دوسری برس ۱۶۱ھ مین فوجکشی کی سان
اسٹیون وڈیگورمار کی فصیل کے نیچے مسلمانون کو شکست ہوئی جب عربی سالار
نے میدان ہاتھ سے جاتی دیکھا تو شمشیر بکف صف دشمن مین گھس لڑتے لڑتے مر گیا
مگر شاہ لیونی اوس جان نثار دلاور کی یہ قدر شناسی کی کہ اوسکا سر ایک سگ کے سر کے
ساتھ قلعہ کے دروازے مین لٹکا دیا پھر خلیفہ اعظم نے اسکی یاداش کے لیے ۱۶۳ھ
مین خود فوج کی کمان لیکر اوسکا اچانک جا لیا اور قلعہ کو منہدم کر دیا پھر قلعہ
سان اسٹیون جو صوبہ خالی کرا کے اوسکی بھی یہی گت کی پھر نادار کیطرف متوجہ
ہوا اور سانگو کو دو متواتر شکستین دین اور وال ڈی جنگیو راس یعنی وادی التقصب
مین متعدد فوجون کو شکست فاش دی - اہل سرحد سرکشانہ مقابلہ اور جابرانہ برتاو سے
جھلّا کر مسلمانون نے خلاف عادت کسیقدر تہدید سے کام لیا اور اہل میوش کو قتل
کر ڈالا - اس وادی التقصب کے بعد ۱۶۳ھ مین سانگو والی نادار نے چہ قلعہ مسلمانون سے
چھین لیے اسپر سلطان عبدالرحمن برانگیختہ ہو کر شمال کیطرف روانہ ہوا اور جو قلعہ
اور شہر رستہ مین آیا اپنے مخالفون کے وحشیانہ ظلم کی تقلید کرکے بے تکلف لوٹکر
مسمار کر دیا جلا دیا تمام علاقہ مین اس قدر خوف پھیلا کہ لوگ شہر چھوڑ چھوڑ کر بھاگ جاتے
تھے - سانگو بھی اوسکی خبر آمد سنکر سراسیمہ بھاگ نکلا سلطان پمپلونا کے دارالعمارت

شہر بغداد مین داخل ہو کر مسجد اور مکانات بیرحمی سے مسمار کرکے شہر پر قابض ہو گیا
اس کامیابی سے واپس ہونیکے بعد عبدالرحمن نے اپنا لقب موافق خلیفہ عباسیہ
کے ناصر دین اللہ رکھا اوراب تک بنی امیہ خلافت کے لقب سے ملقب تھے کیونکہ
خلیفہ اون لوگون کا لقب ہونا چاہیے جنکو خادم حرمین کا فخر حاصل ہو اور اولاد
بنی امیہ اس فخر سے محروم تھی دوسرے خوف خلفا بنی عباس کا تھا جب جگہ جگہ
بادشاہ خودسر ہوگئے اور ذاتی اقتدار خلفا کا بجز چار دیواری بغداد کے باہر کہین نہ تھا
اور وہ قیدیون سے زیادہ وقعت نہ رکھتے تھے خلیفہ عبدالرحمن ثالث نے اپنا لقب
ناصر دین اللہ رکھا بعد اسکے بیس برس اور حکومت کی اس زمانہ حکومت
مین مدبرانہ انتظام اور شائستہ قوانین اور اجراء احکام منصفانہ موافق شریعت
غرّا کے کیا اور امور دین کا معین ہا واقعی سچا ناصر دین اللہ تھا ۹۵۹ء مین بعمر
۷۰ برس بار سلطنت سے سبکدوش ہو کر آغوش لحد مین آرام کیا ۵۰ برس حکومت
کی ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب اسنے اکیس برس کی عمر مین تخت پر پہلا قدم رکھا تھا
تو سلطنت کی حالت نہایت ردی تھی ایکطرف جنوب مین بربری خاندان فاطمیہ
دستبرد کو طیار بجانب شمال مسیحی فرمانروا اپنا موروثی استحقاق سمجھکر استیصال پر آمادہ ہزاروں
نو مسلم سردار الگ دندان طمع تیز کر رہے تھے اطراف کے صوبے خودمختار بنے جاتے
تھے ملکی گروہ الگ برگشتہ تھے جدھر دیکھو بدعملی تاخت و تاراج کا بازار گرم ملک
مین بدنظمی اور چارونطرف اسباب خرابی موجود خلیفہ اعظم نے تختنشین ہوتے ہی فوراً
درستی انتظام کی تدبیرین نکالین کہ بادشاہ سے پہلے تمام فریقون کا زور گھٹا کر سلطان
قرطبیہ کا اقتدار رعایا پر کلی بڑھایا دشمنون اور حریفون مسیحی کی نظر مین گورنمنٹ اندلس

کی عظمت ثابت کی اسلام کی عظمت کا یہانتک سکہ بٹھایا کہ اپنے باہمی قضیہ فیصلہ کرانیکو دربار مین بذات خود حاضر ہوتے قسطنطنیہ فرانس جرمنی اطالیہ کے بادشاہ اخلاص مندی کے لیے سفیر بھیجے۔ خلاصہ یہ کہ اوسنے اسپین کو نہ صرف اندرونی اور بیرونی دشمنون کے پنجے سے چھڑایا اور نہ صرف خرابی اور بربادی کے طوفان سے بچایا بلکہ عظیم الشان اور آسودہ حال بنایا۔ یہ اوسی عبدالرحمن کا طفیل تھا۔ اسکے بعد پھر ایسا دن اندلس کو آج تک نصیب نہ ہوا تاریخ المقاری مین لکھا ہے کہ عبدالرحمن کے مانند سلیم الطبع روشن دماغ کوئی فرمانروا نہین ہوا اوسکی حلیم المزاجی کریم النفسی عدل گستری زبانزد عوام تھی۔ شیر رزم زینت بزم حامی ادب علوم کا شوقین۔ عالمون کا سرپرست علمی مباحثہ سننے کا آرزومند۔ پورا منصف کھرا۔ اور بے لاگ شخص تھا اوسنے اپنی ۵۰ برس کی یادداشت لکھی تھی جو بعد مرنیکے لوگون نے دیکھی اوس سے معلوم ہوا کہ صرف چودہ دن اسکو بےفکری مین گذرے۔

مسیحیون کا مختصر حال

ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ اشتر مارز کے مسیحیون کا مخرج اگرچہ طوفان نوح کی طرح ایک تنگ اور تاریک تنور تھا جسکو کوارونگا کہتے تھے اسکو گاڈ کی نسل نے اپنا ماوا اور ملجا بنالیا تھا غار کی تاریک اور تنگ جگہ مین جسکا راستہ ایک تنگ گھاٹی سے بذریعہ ۹۰ سیڑھیون کے تھا یہ لوگ عرصہ دراز تک چھپے رہے جنکی تعداد مرتے مرتے ۳۰ مرد اور ۱۰ عورتین رہگئی تھین یہ بھی حقیر جمعیت بڑھتے بڑھتے آخر تمام اسپین پر چھاگئی ہوگئے اس بادشاہ کے عہد حکومت مین ایک ذلیل حقیر شخص مسمی ہیلیو لوک مذکورنے جو اوس جماعت قلیل کا سرغنہ تھا کلیسہ مین لوگون کو اپنی پچھلی ذلتون کا بدلہ لینے

اور غاصبون کو اپنے موروثی وطن سے اوکھاڑ دینے پر آمادہ کیا اور زیردست ہے
محکوم رہنے اور جلا وطن ہونے پر سخت نفرین اور ملامت کی - چنانچہ مسیحیون
نے اپنی مقبوضات مین مسلمانون کے حملون کا جواب دینا شروع کر دیا اور اگرچہ
مسلمانون نے کوئی شہر یا گانون ایسا باقی نہ چھوڑا جہان اپنی حکومت نہ قائم
کر لی ہو بجز اوس غار کے جہان پیلیو بوک نے صرف تیس آدمیونکی جمعیت سے جا کر
مستحکم قلعہ بنا لیا تھا مسلمانون کو جب اونکے ارادے کی خبر پہونچی تو کچھہ التفات نکیا
اور یہی سمجھے کہ تیس ذلیل آدمیون کی حقیقت ہی کیا ہے کہ جنکے خورد و نوش کا کچھہ
سامان بھی نہ تھا بجز شہد - غرض اونکی جمعیت وقتاً فوقتاً تازہ کمک پہونچنے
سے بڑہتی گئی اور اسطرح شدہ شدہ غار سے نکل آئے اور اپنی شکست و ریخت کی
درستی کرتے رہے اور ہزیمت خوردہ مسیحی مردانہ وار عزم مین اپنے آپ نظیر تھے
گو کہ وحشی اور جاہل مطلق ہونے مین شبہہ نہین مگر ساتھہ ہی اوسکے دلاور بھی
اس بلا کے تھے کہ شکستون پر شکست کھاتے ہزارون نقصان اوٹھاتے مگر پھر
دفعۃً ایک تازہ جوش کے ساتھہ اوٹھتے جسکا ابھی مذکور ہو چکا ہے ہم اوپر لکھہ آئے
ہین کہ صوبہ لیون کی طاقت کو وہانکی خانہ جنگیون نے کچھہ عرصہ کے لئے مضمحل کر دیا
تھا مگر شاہ ڈونون کا لائق جانشین رامیرون ثانی سنہ ۹۳۱ء مین تخت نشین ہوا
اور سنہ ۹۳۹ء مین مسلمانون کو الخندقیہ یعنی لڑائی مین بھاری شکست دی
جس مین ۵۰ ہزار مسلمان کھیت رہے اور عبد الرحمن حاکم قرطبہ مع پچاس سوار کے
جان بچا کر بھاگ گیا یہ نامبارک سال مدت تک اندلس مین سن الخندقیہ مشہور رہا
مگر اوسکے بعد مسیحیون کے باہمی جنگ و جھگڑون نے خلیفہ کی مساعدت کی

کہ یہ باہمی خانہ جنگی مین رہے خلیفہ نے پچھلے نقصانون کی تلافی کے لیے اور
فوج بھرتی کر کے دوسری لڑائی کا سامان تیار کر لیا۔ تفصیل اسکی اسطرح ہے
کہ کسٹائیل لیون کی سرداری تسلیم نکرتا تھا کسٹائیل کا نواب مشہور و معروف
فرڈی نینڈ جسکی تعریف اوسوقت کے شاعرون نے کی ہے اور لیون کی حکمران
ایک عورت تھی کونٹ کسٹائیل جیسا کہ نامور تھا ویسا ہی اوسکی بیوی بھی تھی
تھی مسماۃ انفنٹا گارشیہ شاہ نادار کی بیٹی کسٹائیل بجائے لیون کی ماتحتی کے
خودسر ہوگیا تھا اپنی خودسری کی بدولت زامیرون کے ہاتھ مین پڑ کر قید ہوا
لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ اہل کسٹائیل بجز اسکے دوسرے کی اطاعت نکرینگے تو کونٹ
یعنی نواب کو رہا کر دیا دو شرط پر پہلے یہ کہ وہ تاج لیون کا ہمیشہ تابعدار رہیگا خواہ
رہے دوسری یہ کہ اپنے بیٹے کی زامیرون کے کورڈولو سے شادی کر دے اسنے
طوعًا و کرہًا منظور تو کرلیا لیکن انتقام کا منتظر رہا جب ۹۵۰ع مین زامیرون
تلادری زا کے میدان مین مسلمانونکو شکست دیکر انتقال کر گیا تو کونٹ خود
بادشاہ بنکر اور ڈولو کے خلاف ہوکر اوسکے بھائی سانکو کا طرفدار بنگیا اور ۹۵۵ع
مین سانکو کو تخت نشین کیا پھر اوسکو تخت سے اوتار کر ایک لنگڑے شہزادے
کو اوڈرڈ نیم ملقب با لخبیث نام کو بادشاہ بنا دیا۔ سانکو معذور ہو کر ملکہ نادار
کے پاس جو اسکی دادی تھی گیا اور ان دونون نے ملکہ خلیفہ اندلس سے
استغاثہ اور استمداد کی جسکی تفصیل یہ ہے کہ سانکو اپنے موٹاپے سے تنگ آگیا
تھا بلا سہارے چل نہین سکتا تھا اوسنے ارادہ کیا کہ اطبائے قرطبہ سے جنکی
حذاقت یورپ بھر مین مشہور تھی رجوع کرے۔ چنانچہ ملکہ بونرا نے

خلیفہ کی خدمت مین قاصد بھیجا خلیفہ نے حسب الطلب ایک طبیب حاذق مسمی سنڈالی کو علاج کے لیے بھیجدیا مگر طبیب نے بموجب ایماے خلیفہ کے چند شرائط پیش کین - اول یہ کہ سانگو اپنے چند قلعہ خاص خلیفہ کے سپرد کرے اور مع ملکہ نادار کے بذات خود قرطبہ اگر معالجہ کرے ہر چند کہ ملکہ کو منظور نتھا مگر اہل غرض مجنون چار ناچار اپنے بیٹے شاہ نادارا اور پوتے معزول شاہ لیون کو لیکر روانہ ہوئی عبدالرحمن نے عالی حوصلگی کو کام فرمایا اور شاہانہ مراسم سے پیش آیا اور مناسب مہمانداری کی - خلاصہ یہ کہ سانگو نے خلیفہ کی بدولت نہ صرف اپنے مرض مہلک سے نجات پائی بلکہ ایک جری فوج کے ساتھہ واپس آکر سنہ ۹۶ء مین لیون پر بھی قابض ہوگیا مورخ ابوالفدا لکھتا ہے کہ عبدالرحمن نے سنہ ۳۴۴ھ مین ایک مرکب بحری اسکندریہ روانہ کیا کہ وہان سے کچھہ سامان نادرہ اور جواری لائے لوٹتے وقت مراکب صقیلیہ سے جسمین تحائف علوی خلیفہ مصر کے تھے مقابلہ ہوگیا اہل اندلس نے اون کشتیون کا سامان لوٹا جب یہ مرکب بدکے افریقہ کے قریب پہونچا تو اہل خلیفہ مصر نے اوس جہاز کو مع سامان جلادیا اور اوسمین جو کچھہ تھا مع جواری لوٹ لیا جب عبدالرحمن نے یہ حال سنا تو افریقہ پر چڑھہ آیا اور بعد سخت لڑائی کے اندلس کو لوٹ گیا - ماہ رمضان سنہ ۳۵۰ ہجری مین بچاس برس حکومت کرکے مرا - اسکے بعد حکم بن عبدالرحمن المشتہر باللہ جو ایک بڑا عالم الدہر تھا تخت نشین ہوا -

دوسرا خلیفہ حکم بن عبدالرحمن

ہر چند کہ اسکو کتاب بینے اور کتب جمع کرنے کا نہایت شوق تھا - اور امور

سلطنت کیطرف توجہ کم تھی پھر بھی اوسکے باپ کا رعب اسقدر چھایا تھا کہ کسیکو مجال سرتابی نہ تھی چنانچہ ایک مسیحی معزول شہزادہ نے قرطبہ مین آکر فروتنی سے سلطان سے استدعا کی کہ وہ اوسکو تخت پر بحال کردی اس ذریعہ سے فریقین مین صلح ہوگئی خلیفہ نے تمام اپنی عہد سلطنت مین قاہرہ - دمشق بغداد کو سفیر بھجوا کر نایاب اور نئی کتابون کا ذخیرہ اپنے کتب خانہ مین جمع کیا اگر کوئی کتاب قیمتاً نہ ملتی تو نقل کراتا اسیطرح چار لاکھ سے زائد لکھی ہوئی کتابین اوسنے بہم پہونچائیں ایسے وقت مین کہ جب چھاپے کا وجود نہ تھا اس امر کو مغتنمات سے سمجھنا چاہیے یہ خلیفہ محض جامع الکتب ہی نہ تھا بلکہ ہر ایک کتاب کو بغور دیکھکر حواشی اور نظائر چڑھاتا جنسے بیسون عالم مستفیض ہوتے مگر افسوس کہ اوس نادر الوجود کتب خانہ کا بہت سا حصہ اہل بربر نے برباد کردیا باقی بچا بچایا اسپین کے مسیحیون نے تباہ کیا ادھر نایاب کتابونکے جمع کرنے مین سرگرم اور اونکی درستی مین ہمہ تن مصروف تھا تو اودھر اکابر سلطنت ملکی اقتدار حاصل کرتے جاتے تھے آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ پردہ نشینان حرم سرا دخیل معاملات سلطنت ہوگئین انگلش مورخ لکھتا ہی کہ حکم محض ایک کتابی کیڑا تھا کتب بینی اپنے موقع پر مناسب اور موزون ہوتی ہی مگر اولوالعزم اور نامور سلطان بننے کے لیے اسی پر اکتفا کرنا بیکار آمد نہین بادشاہ کو دنیا اور مافیہا کا معمولی علم ہونا ضروری ہی لیکن کتب خانہ کی اندر اپنے تمام اولوالعزمیونکو محدود کردینا اور رزمی نیکنامیون کو چھوڑکر کتابون کی ورق گردانی کرنا یا جلدون کی نازک اور خوشنما بندشون مین مصروف رہنا اور ان امور کو رعیت کے زخمی دلون کے مرہم لگانے پر ترجیح دینا کسی طرح شایان شان

جانداری نہین ہم نہین کہتے کہ خلیفہ کمزور طبیعت یا اپنے فرائض منصبی سے بیخبر تھا نہین بلکہ مطالعہ کتب مین اسقدر محو اور مستغرق اور از خود رفتہ رہتا کہ رزمی ٹھیکا بسون کیطرف توجہ کرنیکی اوسے فرصت ہی نہ ہوتی تھی کتب بینی کے سوا اوسکو عمارت کا اوسی قدر شوق تھا اس کثرت شوق نے اوسکو فن معماری کا ایک خاص مذاق پیدا کر دیا تھا علاوہ اگلے مدرسون اور کتب خانون کے اور بہت مدرسے بنائی اور اونکے مصارف کے لیے جائداد وقف کی ہر ملک کے علما اور فضلا کو جمع کیا اور جو کتب خانہ دار الخلافت قرطبہ مین فراہم کیا تھا اوسکا نام کتب خانہ مروانی رکھا جسکی فہرست چوالیس جلدون مین تھی اسکے صلح پسند مزاج نی اسکی عہد مین سلطنت کو زیادہ نقصان نہین پہونچا یا گیارہ برس حکومت کرکے انتقال کیا اور صاحب ابو الفدا لکھتا ہے کہ پندرہ برس پانچ مہینے خلافت کی ۶۳ برس کی عمر پاکر ۳۶۶ھ مین مرا اسکے بعد اسکا بیٹا ہشام جو دس برس کا تھا برائے نام خلیفہ ہوا۔

تیسرا خلیفہ ہشام دوم بن حکم دوم بن عبد الرحمن سوم

عمر اسکی اوس وقت دس برس کی تھی لقب اسکا المؤید باللہ قرار پایا اسنے محمد منصور بن عامر قحطانی کو کہ اسکے باپ کا وزیر تھا کل انتظام خلافت کا سونپ دیا یہان تک کہ محمد منصور مثل مالک در قابض کے ہو گیا جسکا آگے مذکور ہوتا ہے۔

ابو عامر کی کیفیت

مسیحی مورخون نے اسکو ابن ابی امیر لکھا ہے ابو عامر محمد بن عبد اللہ ولی عامر محمد بن ابو الولید ابن یزید المعافری اوسنے مؤید کو اپنی عہد حکومت مین نظر بند رکھا نہ کوئی خلیفہ کے پاس جاسکتا تھا اور نہ دیکھ سکتا تھا اور آخر ملقب بہ منصور ہوا

اور اصل اسکی طرش کی ہے جو قریہ ہے اندلس کا پہلے منصور نے قرطبہ مین علم حاصل کیا
اور اکثر فضلا اور علما اوسکی صحبت مین رہتے تھے۔ صاحب تاریخ مسیح لکھتا ہے
کہ منصور طالب علم شریف النفس معمولی حیثیت کا آدمی تھا باوجود علم و فضل کے
اوسکے دماغ مین حکومت اور خودسری بھی تھی اور پورے تیقن سے آپکے طالبعلمو
مین پیشین گوئی کرتا تھا کہ ایک وقت ایسا آنیوالا ہے کہ جب مین اندلس کا تاجدار ہونگا
تو تم مین سے کون کون کیا عہدہ پسند کروگے اور لطف یہ کہ جب وہ وقت آیا تو اوسنے
اپنا وعدہ فراموش نہین کیا پہلے منصور خطوط نویسی اور عرایض نگاری مین ملازم ہوا
اور امیر بیت المال کے مزاج مین رسوخ پیدا کرکے ایک چھوٹی سی اسامی پر مامور
ہوگیا۔ آدمی چالاک اور ہوشیار تھا اپنی حکمت عملی سے خوشامد اور چاپلوسی کو ذریعہ
گردان کر خاتونان محلسرا تک رسائی پیدا کرلی اور اکثر بیت المال پر دست درازی
کرکے تحفہ اور تحائف نذر کرتا کیونکہ اوسوقت مین حرم سرا کا ملکی اقتدار بڑھا ہوا تھا
اور ہشام کی والدہ سلطان عروہ کفیل کار سلطنت تھی اوسکے مزاج مین دخل پیدا
کرلیا۔ کہ سلطانہ بغیر مشورہ منصور کے کوئی کام نکرتی تھی تھوڑے عرصے مین اسنے
مختلف خدمتون سے ترقی کرنا شروع کی یعنی پہلے ولیعہد سلطنت کے کارخانہ کا کارکن ہوا
پھر دوعدالتون کا جج اور کچھ حصہ فوج کا افسر ہوا خلیفہ حکم کے انتقال کے بعد اوسکی
جانشین ہشام کی صغرسنی کی وجہ سے جسقدر ملکہ عروہ کا بحیثیت والدہ ہونے خلیفہ کے اقتدار
بڑھتا گیا اوسی قدر اوسکے مدارج کی ترقی ہوتی گئی اوسی عرصے مین محلسرا کے متعلق
کچھ فوج یعنی سلونے سرکشی کی تو منصور نے نہایت تیزی سے باحسن تدبیر اونکی
سرکوبی کردی اس سے یہ اور زیادہ ہر دل عزیز اور مقبول انام ہوگیا کیونکہ

اہل قرطبہ ایک قوم سلوسی جو اوس ملک کی رہنے والی نہ تھی سخت متنفر تھے
اب اسکا حریف خلافت بھر مین بجز مصحفی امیر بیت المال کے جو ابتدا سے اسکا
مربی اور معاون تھا۔ اور کوئی نہین رہا اوسکے اوکھاڑ پھینکنے کے موقع کی
تاک مین رہتا تھا اتفاقیہ اوسکو یہ موقع ہاتھ آیا کہ یکایک شمالی علاقجات پر
مسیحی پھر چڑھ آئے۔ مصحفی حیران تھا کہ اب کیا چارہ کرے اسلیے کہ اسکو بالکل رزمی
مذاق نہ تھا بالآخر مصحفی نے منصور کو سپہ سالار کرکے اوس طرف روانہ کیا اوسنے
پوری سرگرمی سے اس کام کو انجام دیا تھوڑے عرصے مین لیون پر اسقدر کامیابی
کے ساتھہ حملے کیے کہ باید و شاید اور فوج کے ساتھہ مال غنیمت سے فیاضانہ سلوک
کیے اس سے یہ کل فوج قرطبہ کا عزیز الوجود محبوب بنگیا پھر دوسری لڑائی شمالی
مسیحیون سے ہوئی اوسمین بھی اسنے شکست فاش دی گو کہ اوس لشکر کا سپہ سالار
مسمی غالب تھا مگر اسنے اپنی حکمت عملی سے یہ فتح بھی اپنے ہی نام سے مشہور کی۔
یہانتک کہ ارکین دربار اور عوام الناس کو یقین کامل ہوگیا کہ منصور کو فن رزم
کی بھی قابلیت اعلے درجہ کی ہے بعد اوسکے حکمت عملی سے شہر کا انتظام بھی جو مصحفی کے
بیٹے کے تعلق تھا وہ بھی اپنے قبضہ مین کیا اور یہانتک انصاف پر کمر باندھی کہ ایکمرتبہ
اپنے ایک بیٹے پر قانون خلاف ورزی کی حد قایم کی اور اسقدر بلا رعایت درے
مارے کہ وہ جان بحق ہوگیا اس سے اور لوگونکی نظرون مین رسوخ بڑھگیا۔ یون تو غالب
اور مصحفی مین مدت سے نقیض چلا آتا تھا منصور نے مصحفی کو اور اوکسانا شروع کیا
اور غالب سپہ سالار کی لڑکی جو مصحفی کے لڑکے سے منسوب تھے اپنی شادی
کرلی خلیفہ حکم کے بعد دو برس کی ۳۶۷ھ مین مصحفی کو بعلت تغلب بیت المال

مجلس مین گرفتار کردیا بعض کہتے ہین کہ اوسے زہر دلا دیا مصحفی کے اوکھڑتے
ہی منصور نے عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لی - اگرچہ خلیفہ اور مجلس مشورہ عام
تھی لیکن برائے نام غرضکہ جو کچھہ تھا منصور تھا اپنے ایوان عالیشان مین جو
سواد شہر مین شاہانہ بنایا تھا بیٹھکر حکومت کرتا تھا روبکار فرامین اشتہار اوسکے
نام کے جاری ہوتے خطبہ سکہ اوسی کے نام کا تھا شاہی عبا مین بیٹا جعفر اوسکا
نام کرتا ہوتا - اسی عرصہ مین قوم سلو سے جنھین کہ اسنے نکالدیا تھا ایک شخص نے
اسکے قتل کی فکر کی مگر کامیاب ہوا - اور معہ چند سرغنون کے قتل ہوا
اب قرطبہ مین جو کچھہ تھا منصور - نوعمر ہشام خلیفہ کو اتنا وقوف ہے نہ تھا
کہ اپنے وزیر سے مخالفت کرتا ملکہ ماں خلیفہ کی پہلے ہی سے ہمزبان اسکی تھی
صرف ایک غالب سپہ سالار اسکا مدمقابل تھا اب منصور نے اسکے اوکھیڑ پھینکنے کی
کی تدبیر شروع کی - یہ مستقل مزاجی سے جس کام کو شروع کرتا کامیابی پر ختم
کرکے چھوڑتا مذکور ہے کہ ایکدن کسی مہم سلطنت مین بحث کر رہا تھا کہ دفعتاً
گوشت کے جلنے کی بو نے تمام حاضرین کو بدماغ کردیا دریافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ منصور کی ٹانگ پر داغ لگایا جاتا ہے اف تو درکنار وہ پوری دلجمعی سے
ردوقدح مین مصروف تھا ایسے مدبر اور عالی حوصلہ کے روبرو غالب کی کیا
حقیقت تھی غرضکہ اسنے جوڑ توڑ شروع کردیا اور اختیارات چھوٹے چھوٹے
افسرون کے مثل کپتان کرنیل میجر توڑکر اپنے ہاتھہ مین لیے - سپہ سالار کا زور
گھٹا دیا - پھر نئی فوج بربر - افریقہ مسیحی بھرتی کی جو بسبب اجنبی ہونے کے بجز
اپنے محسن منصور کے کسیکو کچھہ نہین جانتے کہ غالب کس باغ کی مولی ہے منصو

یکا فوجی افسر اور نہایت سختگیر تھا اگر کوئی سپاہی وردی پہنکے کوئی ہتھیار خلاف قاعدہ
خلاف قاعدہ لگاتا تو اوسی وقت سزائے سخت دیتا سپاہ کو شایستہ اور باقاعدہ
رکھنا فوج کے حق مین گویا وہ جہاد تھا لیکن جب سپاہی کہ جان توڑکر لڑتے اور
پورے قواعد کی پابندی کرتے تو اونکے حق مین اس سے زیادہ کوئی محسن نہ تھا
یہی وجہ تھی کہ سپاہی اوسکے اشارے کے منتظر رہتے مال غنیمت مین شہامت
سیرچشمی سے فوج کے ساتھ پیش آتا تھوڑے عرصہ مین غالب بیدست و پا
اور محض لاشی رہگیا اور آخرکو ایک لڑائی مین کام آیا اوسکے ہی ایک فوجی
سردار یعنی جعفر ملک الزرب جو مقبول سپاہ ہونے مین غالب سے کم نہ تھا اوسکو
بہانے سے محلسرا مین بلاکر پوشیدہ قتل کرادیا افسوس کہ اوسکے دامن زندگی پر اس
قسم کے بدنما دھبے تھے مگر اسمین شک نہین کہ اندلس کو جو اقبال و عظمت اوسکے
عہد مین بعد خلیفہ اعظم حاصل ہوئی کسی کے خیال مین بھی نہ تھی ہر ایک محکمہ کی فوجی
ہو یا ملکی بلا وساطت دیگرے خود نگرانی کرتا قانون و ضابطہ کی پابندی مین
نہایت سخت تھا ملک افریقیہ پر کئی مرتبہ فوج کشی کی اور کامیابی حاصل کی
اندلس کو سواحل بربر تک وسیع کردیا اسکا معمول تھا کہ سال مین دو دفعہ گرمی
اور جاڑے کی شروع مین کسٹائیل و لیون اور النغار کے مسیحیون پر یورش
کرتا کتاب اور تلوار کو پہلو بہ پہلو رکھتا جسطرف فوج کشی کرتا شعرا اور علما کو
ساتھ لیجاتا کبھی کسی نے اوس وقت تک ایسی متواتر فتوح حاصل نہین کین
جیسی اسے نصیب ہوئین گویا اقبال و نصرت اسکے ہمرکاب تھا لیون کو فتح
کرکے اوسکی اونچی بلاٹ فصیلون اور برجون کو مسمار کردیا بارسلونا پر قبضہ کرلیا

آخر کو گلیشیہ بھی نہ بچا سینٹ یا گو کو جو مسیحیون کا سب سے بڑا عبادتخانہ تھا
بالکل منہدم کر دیا انھین معرکون کے بعد اوسنے اپنا لقب المنصور رکھا۔ غرضکہ
لیون۔ کسٹائیل۔ بارسلونا۔ ناوار۔ پمپلونا۔ کھوسٹیلا پر اپنا قبضہ کیا اور بعض
شہزادون کو اپنا باجگذار بنا لیا ایک مرتبہ اوسکو خارجًا معلوم ہوا کہ ناوار مین
ایک مسلمان عورت مقید ہے شاہ ناوار کو نہایت ذلت کے ساتھ پابوسی پر
مجبور کیا اور عورت مذکور فورًا رہا کی گئی ایک دفعہ منصور مسیحیون کے پیچھے یلغار کرکے
ایسے ایک مقام محفوظ دشوار گذار مین جا کر گھر گیا نہ تو آگے بڑھنے کی جرأت تھی
اور نہ پس پا ہو سکتی کیونکہ دشمنون نے پچھلے درے بند کر دیے اگرچہ وقت
اور موقع نہایت مخدوش تھا لیکن اوسنے اپنی تدبیر سے اوسی حالت مین یہ
حکم جاری کیا کہ گرد کے تمام قصبات پر حملہ کر دو اور لوٹ مار سے یا جس طرح
ہو سکے کھیتی اور اسباب معیشت و سکونت کا سامان بہم پہونچاو چونکہ مسیحی
بوجہ کم ہونے کے حملہ آور نہ ہو سکتے تھے لیکن اسباب کا اطمینان تھا کہ دشمن اپنے
قبضہ مین ہی نکل کر کہان سے جاویگا جب اونھونے دیکھا کہ اسلامی لشکر اطمینان
سے مکانات و گھر بنانے مین مصروف ہے اور کھیتی وغیرہ کی بھی تدبیرین کر رہے
ہین تو بہت چکرائے اور تفتیش کرنے لگے کہ ان باتون سے دشمن کا منشا
کیا ہے کسی عربی سپاہی نے جوابًا بیان کیا کہ ہر وقت واپس وطن جانا
اور پھر آنا ایک طول عمل ہے جس سے یہین قیام کرکے جب تک کہ کل ممالک
محروسہ پر بخوبی قابض نہون یہین قیام کرین مسیحی سمجھے کہ ایسا نہو کہ مسلمان
ان میدانون کو ہمیشہ کے لیے اپنا مسکن الراس بنا بیٹھین اس خوف سے

اونھون نے دشمن کو بخوف گذر جانے کو رستہ بھی دیا اور مال غنیمت لیجانیکو
باربرداری بھی دی مثل ہے کہ گنوار گنا نہ دے اور بھیلی دے دفعتاً کسٹاییل کی
فتح کے بعد المنصور بیمار ہوا اور بمقام میڈینا سلی سنہ ع مطابق سنہ ۳۹۳ ہجری مین
انتقال کیا مسیحیون کو اسکی مرگ ناگہانی سے نہایت خوشی ہوئی کون ہے جو اپنے
دشمن کی مرگ سے خوش نہین ہوتا المنصور کے بعد اوسکا جانشین اوسکا بیٹا
ابو مروان عبدالملک الملقب بہ مظفر ہوا چھہ برس تک اپنے باپ کے قدم بقدم
چلا اور سیاست اور عدالت مین وہی قوانین جاری رکھے جو اسکے باپ کے
وقت مین تھے اور خلیفہ کی ویسی حفاظت کی جیسی منصور کے وقت مین تھی
اسکو ایک معرکے مین عیسائیون سے شکست ہوئی سنہ ء مطابق سنہ ۴۰۰
ہجری مین بمقام قرطبہ زہر دیا گیا اور وہ مرگیا اوسکے بعد اوسکا بھائی عبدالرحمن
وزیر ہوا اور اوسنے اپنا لقب ناصر کر کے حکومت کا دعوی کیا جس سے عوام الناس
مین جو شاہی خاندان کی حکومت کے آرزومند تھے برانگیختگی پیدا کر کے وزیر اعظم
کے خاندان کے مخالف ہوگئے اور اس بات پر زور دیا کہ ہشام بذات خود فرائض
خلافت ادا کرے ہشام کی یہ کیفیت تھی کہ بیچارہ تیس برس سے حرم سرا کی چاردیواری
مین نظربند تھا اور سوا عیش و عشرت کے امور جہانداری کی طرف مطلق توجہ نتھی
ہرچند انکار کیا لیکن کون سنتا ہے بار خلافت اوسپر رکھ ہی دیا آخر کچھ عرصے
کے بعد جب لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ خلیفہ محض نالائق اور دنی الطبع ہے
اوسی سنہ مین محمد بن عبدالجبار بن عبدالرحمن ناصر نے خروج کیا۔

گیارھوان بادشاہ چوتھا خلیفہ قرطبہ کا محمد بن ہشام ہوا

بزور شمشیر خلیفہ ہوا اور اپنا لقب مہدی باللہ رکھا لیکن وہ بہت دنون تک اس
خلافت مغصوبہ سے منتفع نہوا اور لوگون نے جو فرقہ مفسدین سے تھے اور انقلابات سلطنت
مین اپنی بھلائی جانتے تھے اوسکی اطاعت قبول کی اور ہشام موید کو گرفتار کر کے
قرطبہ مین قید کر دیا اس عرصہ مین سلیمان بن حکم بن سلیمان بن عبدالرحمن کہ وہ بھی
اسی خاندان خلافت کے شاہزادون سے تھا افریقہ سے فوج لیکر آیا اور خلیفہ
محمد دوم بن ہشام سے مقابل ہوا آخر اس لڑائی مین سنہ ۱۰۰۹ع مین خلیفہ کی
فوج نے شکست کھائی اور خلیفہ فرار ہوگیا اور سلیمان دارالخلافت پر قابض
ہوگیا کئی مہینے بعد محمد دوم نے پھر قرطبہ پر قبضہ کر لیا لیکن اہل شہر نے کہ اوس سے
ناراض ہوگئے تھے اوسکو سنہ ۴۰۰ ہجری مین قتل کر کے سلیمان کے پاس سر اوسکا
بھیجدیا سلیمان پھر آکر خلیفہ قرطبہ کا ہوا۔

بارہوان بادشاہ اور پانچوان خلیفہ قرطبہ کا سلیمان بن حکم بن

عبدالرحمن سوم ہوا۔ اسنے لقب اپنا المستعین باللہ ٹھہرایا اسکی خلافت سنہ ۴۰۷
ہجری مطابق سنہ ۱۰۱۶ع مین ختم ہوئی اور یہ آخری بادشاہ بنی امیہ خلفاء اندلس کا
تھا اب اقتدار خاندان بنی امیہ کا ملک مغربیہ مین بلکہ شوکت سلطنت اسلامی سپانیہ
مین بالکل زوال آگیا حکام اور والیان ممالک بیرونی نے اقتدار حاصل کیا جو لوگ
شہزادے بزور شمشیر دعویدار خلافت کے ہوے اونکو کسی نے تسلیم نہ کیا اب ہر ایک
حاکم اپنے ملک مقبوضہ مین بادشاہ مستقل بنگیا اور خلافت قدیمی ٹکڑے ٹکڑے
ہوگئی سپانیہ اہل فرنگ کو یورش اور حملہ کرنیکا موقع ملا یہانتک کہ بتدریج اسلام
اوس ملک سے نیست نابود ہوگیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ خاص تخت گاہ قرطبہ پر بڑے جری

نامی سرکش مسلط ہوئے چنانچہ علی بن حمود بن یحییٰ کہ سادات حسنیہ ادریسیہ سے تھا سنہ ۴۰۶ ہجری مطابق سنہ ۱۰۱۶ء امین سلیمان کو شکست دیکر تخت نشین ہوا اور تھوڑے عرصے مین مارا گیا اوسکے بعد قاسم بن حمود اوسکا بیٹا سنہ ۴۱۲ ہجری مین تخت پر بیٹھا اور وہ بھی مارا گیا پھر اوسکا بھتیجا یحییٰ سنہ ۴۱۴ ہجری مین تخت نشین ہوا اور وہ بھی مارا گیا اسکے بعد پھر ہشام بن سلیمان سنہ ۴۱۸ مین تخت نشین ہوا اور اسنے اپنا لقب رشید رکھا۔

واضح ہو کہ علی بن حمود اولاد مین ادریس بن عبد اللہ بن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ کے ہین ادریس سنہ ۱۷۲ ہجری مین خلفاے عباسیہ کے خوف سے مغرب کیطرف چلے گئے اور کسیقدر ملک پر قابض ہو گئے وہان اونکی وفات کے بعد اونکی اولاد اوس ملک پر قابض رہی ادریس کے بعد عمر پھر عبد اللہ پھر علی پھر احمد پھر یعقوب پھر حمود ہوئے اگرچہ ان ادریسیون کے ملک کا بڑا حصہ افریقہ مین خلفاء قرطبہ نے دبا لیا تھا لیکن اونھون نے بزور شمشیر واپس لیا یہانتک کہ خود مالک قرطبہ ہو گئے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ لوگون نے جو فرقہ مفسدین سے تھے اور انقلاب سلطنت مین اپنی بھلائی جانتے تھے اونھون نے ہشام مؤید کو گرفتار کرکے قرطبہ مین قید کر دیا اور محمد بن ہشام بن عبد الجبار ملقب بہ مہدی کو خلیفہ گردانا اب دوسرے فریق مخالف نے سلیمان بن حکم کو اپنا خلیفہ گردان کر مہدی پر خروج کیا اور مہدی کو شکست دیکر دار الخلافت پر قابض ہو گئے پھر تھوڑے عرصہ مین مہدی لشکر جمع کرکے قرطبہ آیا اور سلیمان کو شکست دی اس عرصے مین تمام اہل قرطبہ نے روز کے جدال و قتال سے تنگ آکر بہیئت اجتماعی مہدی کو قتل کرکے ہشام

مؤید کو تیسری مرتبہ تخت نشین کیا اور واضح عامری وزیر اعظم ہوا تھوڑے عرصہ
مین وزیر اعظم کو بھی کسی سبب سے مار ڈالا اس عرصہ مین اہل بربر نے سلیمان بن حکم
سے اتفاق کر کے قرطبہ کو فتح کیا اور ہشام المؤید کو پھر قید کر دیا لوگون نے ۴۰۳ھ
مین سلیمان سے بیعت کی اور لقب اوسکا المستعین باللہ رکھا۔ بنی امیہ کی حالت
اوسوقت نہایت خوفناک اور قابل افسوس تھی مور۔ سلو۔ بربر۔ باری باری اونکی
شاہ شطرنج بناتے تھے اور پھر نئی نئی چالون سے ایک دوسرے کو کشت و مات
دیتے تھے جب تیسری مرتبہ ہشام کو معزول کر کے ایک کلبۂ تاریک مین مع
اہل حرم قید کر دیا اوس وقت کا حال شدت جاڑے اور بھوک سے نہایت تنگ
تھا اور اندھیرے کی تکلیف مزید بران کہ یکایک ایک شخص نے آکر کونسل کا فیصلہ
سنایا کہ قبلۂ عالم آپ کل فلان قلعہ مین قید کیے جائینگے اسکے اول نوید موت
کی سنا چکے تھے اسکے جواب مین خلیفہ نے یہی کہا کہ کچھ مضایقہ نہین یون ہی
سہی مگر خدا کے لیے کچھ کھانیکو دیجیے اور جاڑے اور روشنی کا بندوبست
کر دیجیے گا اسپر کیا موقوف اس قسم کی وحشت انگیز سانحے قرطبہ مین متواتر ہوتے
رہے ہر روز نیا انقلاب ایک تازہ آفت برپا کرتا رہا اس عزل نصب نے ہر شخص کے
مزاج مین خودسری اور آزادی پیدا کر دی جب لوگون نے میدان صاف پایا
تو لوٹ مار شروع کر دی اور بعد خانہ بربادی وزیر اعظم کے اوسکے قصر عالی کو بھی
تاخت و تاراج کر کے آگ لگا دی اور قرطبہ ایک وحشتناک مسلخ اور مقتل کا نمونہ
بنگیا یہ گروہ یعنی سلو وغیرہ جب اپنی ہوسین پوری کر چکا تو اب بیرحم بربری
کی باری آئی اور اونکے پنجہ قضا مین پھنسے خدھر جاتے تھے تباہی اور بربادی

اونکے ساتھہ ہوتی تھی قصر اور محل اور شان دار عمارتین سب برباد کر دیے تھے
اور آخر وہ سب آگ کی نذر ہوتے تھے یہانتک کہ مدینۃ الزہرہ پر بھی قبضہ کر کے
لوٹ لیا اور آگ لگا دی اور وہان کے ساکنین جو بھاگ کر جامع مسجد مین جا
چھپے تھے اون بیرحمون نے مع بچے اور عورتین اور بوڑھون کے قتل کر دیا
اور خانہ خدا کا کچھہ خوف دل مین نہ آیا یہ واقعہ ۱۰۰ محرم کا ہے الغرض کہ ۴۰۰ھ
ہجری مین جران عامری جو قوم تواذی اور اصحاب موید سے تھا ایک جماعت
کثیر اوسکے ہمراہ ہوئی اور علی بن جمود العلوی حاکم ستہ بانیا کا اوسکے شریک
ہو کر قرطبہ روانہ ہوا اور سلیمان نے مع لشکر کے مقابلہ کیا۔ آخر شکست کھائی
جران عامری نے قرطبہ پر قبضہ کیا اور ہر چند ہشام نے موید کی تلاش کی مگر
نپایا اور سلیمان کو اس جرم مین قتل کیا کہ تونے موید کو مار ڈالا ہے حالانکہ ہشام
اس محبس کی سختی سے قرطبہ سے روپوش ہو کر مکہ معظمہ کیطرف روانہ ہوا تھا
یہ حال اوسکی ایک کنیز حرم سے معلوم ہوا غرضکہ اسنے موید کے مرنے کا سب پڑھا
کر کے اپنی خلافت کا مستدعی ہوا اور لوگون نے اوس سے بخوشی بیعت کی اور
لقب اسکا متوکل باللہ رکھا اور یہ اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تھا جبکہ یہانتک
دار العمارت کا یہ حال تھا کہ خلیفہ پر خلیفہ ہوتے تھے کبھی مجلس امرائے قرطبہ جنکو شکست
کرتی تھی تو صوبہ جات ملحقہ کا اسی پر قیاس کر لیجیے منصور نے جو اصول قائم
کیے تھے صرف آٹھہ برس کے عرصہ مین سب نسیاً منسیا ہو گئے حامیان بنی امیہ
کو جب یہ حال معلوم ہوا کہ ابھی تک ہشام موید قرطبہ مین ہے اور عامری قریب
ہے اب خلیفہ بن بیٹھا تو ایک شخص عبدالرحمن نامی بنی امیہ کو جو اولاد عبدالرحمن

ناصری تھا ملقب بہ مرتضیٰ کیا یہ خبر سنکر اہل شاطبہ اور ولنشیا اور طرطوشہ جمع ہوے
جو مخالف جمود علوی کے تھے یہ قرطبہ پر آئے اور مقابلہ ہوا لیکن نصیب مرتضیٰ ہزیمیت اٹھا
واپس ہوا۔ اور غلام کی جمود کو حمام مین قتل کرکے اوسکو بڑی بھائی قاسم کو خلیفہ ملقب
بہ مامون کیا پھر اوسپر خروج کیا یحییٰ بن جمود نے اور قرطبہ کے لوگون نے اوس سے
بیعت کی اوس وقت قاسم اسبلیان مین تھا جب قاسم وہان سے لوٹا تو یحییٰ
بغیر لڑے مالقا جزائر کی طرف چلا گیا اور ہر شہر و قصبہ ہر ضلع خود مختار بن بیٹھا
سرداران بربر جنوبی اضلاع پر قابض ہو گئے قوم سلو نے مشرقی صوبہ دبا کے
جو ملک بچا اوسپر اون چند نو دولت یا مسیحی خاندانون نے تسلط کر لیا جو خوش قسمتی
سے سلاطین قرطبہ کی اولو العزمی سے ادھر ادھر جان چھپائی بیٹھے تھے اور
اندلس کے نہایت مشہور شہر قرطبہ سوائیل مین جمہوری سلطنت قائم ہوئی۔ مگر قرطبہ
کی حکمران مجلس قابل عملی طور سے بالکل بادشاہی کی مشابہ تھی خلاصہ یہ کہ نصف گیارہوین
صدی کے قریب بین خاندانون کے علیحدہ علیحدہ شہرون مین خود مختار بن بیٹھے
سوائیل کا خاندان مالاگا مین ۔حیادنا البحر سرا و سالٹا مین جمود غرناطہ مین نصرانی
زارا گوزا مین بنی سعود طلیطلہ یعنی ٹولیڈو مین ذالنون ۔بیطرح ولنشیا مرسیہ
المریا کے خاندان نہایت جلیل القدر اور مشہور تھے گو انمین بعض مذہب علم دوست
شعر و سخن کے قدردان بنے تھے اور اونکا طرز حکومت بھی نہایت شائستہ اور
منصفانہ تھا مگر بیشتر سخت گیر اور ظالم تھے اب ہم یہانسے واسطے ربط کلام
کے اون سلاطین افریقہ کا حال بیان کرتے ہین کہ جنکی سلطنت دیار مغرب
مثل مراکہ تانجیر اور تونس وغیرہ مین تھے اور یہان آکر قرطبہ مین اپنا قبضہ کیا

مختصر کیفیت سلاطین مرابطین کی جنھون نے قرطبہ پر حکومت کی

ابتدا اونکی ۴۹۹ھ سے ۱۱۴۶ء تک یہی گیارہوین صدی کے وسط مین دو آدمی ایک یحیی بن ابراہیم کہ حاجی تھے اور مکہ معظمہ مین اونھون نے آلہیات اور علم شریعت سیکھا تھا اور دوسرے عبداللہ بن یسین کہ مشہور معلم علم شریعت اور آلہیات کے تھے دونون نے باہم اتفاق کرکے افریقہ کے جاہل گروہونکو کہ کوہستان اطلس کے اس پار رہتے تھے تعلیم مذہبی کے حیلے سے اپنے قابو مین کرلیا اور اونکے ذریعہ سے تھوڑے عرصے اطراف پر قابض ہوگئے اور اونھون نے اپنا نام مرابطین رکھا یعنی باہم محبت دار اور مروجین مذہب بھی اپنے کو کہلایا۔ عبداللہ کا لقب امیر مقرر ہوا بعد اونکے ابوبکر نامی ایک شخص اونکے قائم مقام ہوے اور اونھون نے صحرائے اطلس کو چھوڑ کر افریقہ کے ملک فتح کرنے پر کمر باندھی اونکے ابن عم یوسف بن تاشفین نے شہر فاس کو فتح کرکے ملک موریطانیہ یعنی مراکو پر قبضہ کیا اور ۱۰۶۳ء مین شمالی اور وسط افریقہ کے لوگون نے اونکی حکومت قبول کی۔ اس عرصے مین اسپانیہ کے اسلامی سلاطین نے جنکو عیسائی الفانسو نے تنگ کر رکھا تھا یوسف تاشفین کو اپنی مدد کے لیے طلب کیا ۱۰۸۶ء مین حسب الطلب ابنائے اسپانیہ کو عبور کرکے قریب باداجوز کے ایک مقام پر جسکو زلاگا کہتے ہین ماہ اکتوبر سنہ صدر مین نصارا کی فوج کو شکست فاش دی اسکے بعد اور اکثر فتوحات اسے نصیب ہوئین اور تھوڑے عرصہ مین بزور شمشیر اور تدبیر ممالک اسلامی اسپانیہ پر اپنا اقتدار اور اختیار جماکر کل سلاطین اسلامیہ کو اپنا مطیع اور تابعدار کرکے مراکو آگیا جسکا مذکور پہلے درج کتاب ہوچکا ہے القصہ یوسف ۱۱۰۶ء مین مراکو مین مرا اوسکے بعد اوسکا بیٹا علی قائم مقام ہوا علی نے

سنہ ۱۱۱۱ء مین پھر قسطلانی یعنی کشائیلی فوج کو جسکا بادشاہ الفانسو تھا قریب اکلس کے
شکست فہمی - اور بعد مرنے الفانسو کے اوسکے بیٹے نابالغ ڈان سانچو نے اطاعت
قبول کی پھر سنہ ۱۱۱۸ء مین شہر سرگوشیہ بسبب غلبہ نصاریٰ کے مسلمانون کے قبضہ سے
نکل گیا - اور اب ممالک شمالی اسپانیہ اہل اسلام کی عملداری سے ہمیشہ کے لیے جاتی رہے
اس لیے کہ علی بن یوسف تاشفین سنہ ۱۱۴۳ء مین قضا کر گئے اور اونکے بیٹے تاشفین
بن علی بسبب یورش فرقہ مہدویہ کے جو دار السلطنت مراکو پر حملہ آور ہوئے تھے مصروف رہے
اور ملک اسپانیہ پر بالکل توجہ نکی یہان تک کہ فرنگستان کے عیسائی اکثر ملک
اسپانیہ پر قابض ہوگئے اور اوسی محاصرہ سنہ ۱۱۴۵ء مین تاشفین بن علی نے
انتقال کیا اوسکے بعد ابو اسحاق بن تاشفین کل ایک برس حکومت برائے نام کرکے
سنہ ۱۱۴۶ء مطابق سنہ ۵۴۱ ہجری مین مہدویون کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور اونکے
ملک پر مہدوی قابض ہوگئے یہ آخر بادشاہ مرابطین کے تھے جنکی حکومت سنہ ۱۰۹۹ء سے
لیکر سنہ ۱۱۴۶ء تک رہی —

کیفیت مہدویہ کی مختصر یون ہے

نام انکا محمد بن عبد اللہ اور بعض مورخ نے محمد ابن تومرت لکھا ہے حضرت امام حسن
علیہ السلام کی اولاد سے تھے اطراف سوس مین عشرہ کے دن سنہ ۴۸۵ھ مین پیدا ہوئے
کم عمری ہی میں بغرض طالب علمی قرطبہ آئے اور مصر کی سیر کی علوم دینی مکہ شریف
اور مدینہ منورہ مین حاصل کیے وہان سے بغداد پہونچے تین برس امام غزالی
رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہے اور قرشی اور طرطوسی سے بھی علم حاصل کیا
اور مورخین مغرب نے لکھا ہے کہ جن دنون امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نظامیہ

بغداد مین درس دیتے تھے اونھون نے ایک نوعمر طالب علم کو خلاف رواج ایک سوتی ٹوپی پہنے ہوے دیکھا۔ پوچھا تم کون ہو اور کس ملک کے رہنے والے ہو اونھون نے کہا کہ مین ارض مغرب شہر سوس کا ہون پھر امام صاحب نے دریافت کیا کہ تم قرطبہ کے مدرسہ مین بھی رہے ہو جو دنیا مین تمام مدارس سے افضل خیال کیا جاتا ہے۔ عرض کیا جی ہان اسکے بعد قرطبہ کے علما کے نام دریافت کیے اونھون نے بالتفصیل بیان کیے پھر فرمایا کہ تمنے میری کتاب احیاء العلوم بھی دیکھی کہا جی ہان پھر فرمایا کہ اوسکی نسبت علماء قرطبہ کے کیا خیالات ہین طالبعلم نے سر جھکا لیا جب امام نے اصرار کیا تو جوان نے کہا کہ اگرچہ اس امر کا اظہار کرنا گستاخی ہے مگر بحکم الامر فوق الادب عرض کرتا ہون کہ علماے قرطبہ نے آپ کی کتاب پر کفر و الحاد کا فتویٰ لگایا ہے اور اوس کتاب کو پھاڑ کر جلا دیا۔ اور سبھون نے ملکر بادشاہ علی بن یوسف تاشفین کو اطلاع دی کہ یہان احیاء العلوم بکثرت پھیلتی جاتی ہے اس سے مسلمانون کے عقائد کے بگڑ جانیکا اندیشہ ہے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ بموجب حکم بادشاہ کے علاوہ قرطبہ کے مراکش مدینہ فاس قیروان اور مغرب کے تمام شہرون مین احیاء العلوم جلا دی گئی۔ نوجوان کا یہ بیان سنتے ہی امام کا چہرہ متغیر ہو گیا اور حالت جذب مین ہاتھ اپنے آسمان کیطرف اوٹھا کر یہ بد دعا کی کہ بارالٰہی جس طرح بادشاہ نے میری کتاب کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے برباد کیا اسی طرح اوسکی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تباہ کر جو کچھ اوسی وراثت مین ملا ہے سب چھین لے عین اثنا بد دعا مین نوجوان نے کہا کہ یا حضرت اتنا اور اضافہ فرما دیجیے کہ اسکی تکمیل میرے ہاتھ سے ہو

حضرت نے فرمایا کہ یا خداوندا اسکی تکمیل اسی شخص کے ہاتھہ سے ہو طلبہ نے
آئین کہی یہ نوجوان طالب علم نہایت متقی اور پرہیزگار تھا اگر کسیکو خلاف شرع
دیکھتا تو اوسکو فی الفور تنبیہ کرتا آزادی اوسکے مزاج مین کوٹ کوٹ کر بھری
تھی - اجراے احکام شرعی مین نہ کسی بادشاہ کا کھٹکا تھا نہ عوام کا ڈر مکہ معظمہ
سے اسی آزادی اور خودسری کی بدولت مصر پہونچا وہان بھی اسی طور کی
صورتین پیش آئین آخر جبرًا و قہرًا وہان سے بھی شہر بدر ہونا پڑا سفر مین بجز ایک
چھڑی اور چھوٹے سے مشکیزہ کے اور کوئی چیز اوسکے پاس نہ تھی پھر مصر سے
اسکندریہ گیا اور وہانسے جہاز مین سوار ہوکر ۵۰۰ہجری مین مہدیہ داخل ہوا
جہاز مین اسکی شیرین بیانی اور نصائح دلپذیر نے اہل جہاز کو نہایت تاثیر بخشی
کہ اہل جہاز پابند صوم و صلوٰۃ ہو گئے اور کوئی ایسا نہ تھا کہ تلاوت قران مین ناغہ
کرتا مہدیہ مین اُن دنون یحیٰی بن تمیم بن معز کی حکومت تھی اسنے جاکر مسجد مین
قیام کیا راہ گذرنے والون کو دیکھا کرتا - جہان کسیکو خلاف شرع دیکھتا دست
بگریبان ہو جاتا دو ہی تین دن مین بہت سی ڈھولکین پھاڑ ڈالین طبلے
پاش پاش کیے قرنا اور تنبورے چھین کر زمین پر دے مارے شرابون کے
خم چکنا چور کر دیے غرضکہ سارے شہر مین ایک آفت مچادی اس باعث سے
اوسکی تمام شہر مین شہرت ہو گئی ہزارون معتقد ہو گئے طلبہ نے آکر کچھہ استفادہ
حاصل کیا جب امیر کو یہ حال معلوم ہوا بہت اعزاز سے بلوایا نہایت قدر
و منزلت کی اپنی حسن عقیدت ظاہر کر کے رخصت کیا یہ چند روز کے بعد
مہدیہ چھوڑ کر بجائیہ پہونچا وہان بھی اوسکا یہ حال رہا کہ ایکدن حسب اتفاق

اسکا گذر ایک رستہ مین ہوا کہ اوسکا نام بلالہ تھا وہان اوسنے ایک نوعمر لڑکے کو
دیکھا کمال محبت سے اوسکا نام پوچھا اوسنے کہا میرا نام عبد المومن ہے نام کے
سنتے ہی اب اوسے دولت سلطنت ملنے کا یقین ہو گیا اس لیے کہ جس طرح
اسکو دینی فضائل کے حاصل کرنیکا شوق تھا اسی طرح دنیوی حکومت کا بھی
مادہ تھا اسکو ایام طالب علمی مین ایک کتاب علم جفر کی ملگئی تھی اوسکے ذریعہ
سے اسکو معلوم ہوا تھا کہ ایک شخص نسل بنی فاطمہ سے پیدا ہوگا جو لوگون
کو خدا کیطرف بلائیگا اور اوسکا دار الخلافت وہ مقام قرار پائیگا جسکے نام مین
ت۔ی۔م۔ل۔ن۔ ہونگے اور ایک شخص کی مدد جسکے نام مین ع۔ب۔د۔م
و۔ن۔ ہونگے وہ اپنی اغراض مین کامیابی حاصل کریگا ہمیشہ یہ اوسی شخص
کا متلاشی ہر جگہ رہتا تھا یہ وہی عبد المومن ہے پوچھا آپ کا مکان کہان ہے
کہا کرنیا مین۔ کہا ارادہ کیا ہے کہا ارض مشرق کو جاتا ہون۔ کہا کیون
کہا علم کے شوق مین۔ محمد بن عبد اللہ نے کہا کہ علم و فضل و دولت و ثروت
سب تمکو خدا نے دی ہے آؤ میرے ساتھ۔ اور اوسکو تمام امور سے واقف کر دیا
اور یقین دلایا کہ تھوڑے عرصے مین تو بہت بڑا شہنشاہ ہونیوالا ہے غرضکہ
عبد المومن اسکے ساتھ ہو گیا اسکے بعد عبد اللہ بشیر الیسی جو بڑا فقیہ و حافظ
قرآن اور محدث تھا اور فصاحت اور بلاغت مین کوئی اسکا ہم پلہ نہ تھا
انکا شریک سفر و حضر ہوا ان تینون نے ملک کارروائی شروع کی بشیر الیسی
بالکل گونگا بنا دیا کہ موقع پر اپنے علم و فضل و فصاحت اور بلاغت کو بطور
معجزے کے ظاہر کرے اور اوسنے ایسی بات کی کوشش کرکے بہت سے مرید

خوش وضع تنومند شکیل چن چن کر فراہم کیے اس مختصر جماعت کے ساتھ
نجانی سے نکلکر شہر مراکش مین پہونچا شہر کے باہر ایک ویران مسجد مین اوترا
اور پند و وعظ شروع کیا اور خلاف شرع امور پر حکام کو لعن طعن کرنے لگا
بادشاہ وقت ابو حسن علی بن تاشفین نہایت نیک نفس تھا ایکدن کا مذکور
ہے کہ محمد بن عبد اللہ نے ایسی حرکت کی کہ تمام شہر مین ہلڑ پڑ گیا اوس ایام مین وہان
یہ رسم تھی کہ شاہزادیان بسبب صحبت نصارا اسپین کم پردہ کرتی تھین اسی بنا
پر ابو حسن کی بہن گھوڑے پر سوار سڑک سے گذری اسکو دیکھکر کب برداشت ہو تی
تھی کہ خلاف شرع بات کو گوارا کرے۔ اپنے مریدون کو لیکر عورتون کے
غول پر جھپٹ پڑا اور اکثر لونڈیون کو مار پیٹ کر زخمی کر دیا اور شہزادی کے
گھوڑے کو بھی ایک ڈنڈا مارا کہ وہ گھوڑے سے گر پڑی پھر شہزادی کو مارتا جاتا تھا
اور کہتا جاتا تھا کہ مسلمان عورتین اور یون بے پردہ سیر کرین۔ استغفر اللہ
غرضکہ یہ تو مار پیٹ کر چلدیا اور شہزادی کو لوگ اوٹھا کر محل سرا مین لیگئے
یہ خبر سارے شہر مین پھیل گئی اور لوگونکو اس جرات اور دلیری پر نہایت تعجب
گذرا اس واقعہ کے بعد جمعہ کے دن جامع مسجد مین پہونچا اور خاص اوس جگہ پر کھڑا
ہوا جہان بادشاہ نماز پڑھا کرتا تھا لوگون نے منع کیا تو اوسنے اونکی طرف
گھور کر دیکھا اور سنجیدگی کے لہجہ مین کہا کہ المساجد للہ یعنی مسجدین صرف اللہ
ہی کی ہین اور اسنے تردید منہیات مین ایک پر جوش تقریر شروع کی تقریر
ہو رہی تھی کہ بادشاہ آگیا لوگ آداب بجا لائے اور یہ وہین بادشاہ کی
طرف سے منہ پھیر کر بیٹھا رہا بادشاہ نہایت سلیم الطبع تھا اوسنے دوسری جگہ

کھڑے ہوکر نماز پڑھ لی جب نماز سے فارغ ہوئے تو محمد بن عبداللہ نے کھڑے
ہوکر پہلے سلام علیک کی پھر کہنے لگا کہ اے بادشاہ رعیت پر جو ظلم ہوتے ہین
اونکی خبر لے خدا کے یہان تجھے جواب دینا ہوگا یہ کہکر تم چھوٹ سکیگا کہ مجھے
خبر نہ تھی بادشاہ سمجھا کہ یہ کوئی عالم اہل غرض ہے جاتے وقت کہہ گیا کہ اس سے
دریافت کرو جو کچھہ اسکی غرض ہوگی پوری کردیجاویگی اسنے جواباً بادشاہ کے
پاس کہلا بھیجا کہ میری کوئی غرض دنیوی نہین فقط مسلمانون کی بھلائی چاہتا
ہون اس واقعہ کے بعد بادشاہ کو اسکے حالات تشدد اور بہن کے زخمی ہونیکا
اور سلطان کی مخالفت کا حال معلوم ہوا اسنے علما کو بلاکر حکم مناظرہ دیا۔ اور
حسب الحکم محمد بن عبداللہ دربار شاہی مین حاضر ہوا قاضی بن محمد رشید نے تقریر
کی کہ تم ایسے بادشاہ کو جو نیک نفس پرہیزگار ہے برا بھلا کہتے پھرتے ہو اوسکے
جواب مین محمد بن عبداللہ نے نہایت جرات اور فصاحت سے کہا یہ جو آپ
پوچھتے ہین کہ بادشاہ کے خلاف شان کلمات مینے کہے یا نہین۔ ہان کہے
اور بیشک کہے باقی رہا بادشاہ کا منصف پرہیزگار خداترس ہونا اسی قدر کافی
ہے کہ اونسے تمھاری باتون پر اعتبار کرلیا ہی جو تم سب کہتے ہو اوسیکو سچ جانتا ہے
خدا کے یہان وہی جواب دہ ہوگا نہ کہ تم قاضی صاحب کیا آپ نے نہین سنا
کہ مسلمانونکی آبادی مین سور مارے مارے پھرتے ہین شراب علانیہ بک
رہی ہے یتیمون کا مال ہضم اس تقریر نے اس قدر اثر کیا کہ بادشاہ نے آب دیدہ
ہوکر ندامت سے سر جھکالیا اور دلمین کہا کہ بیشک یہ سچ کہتا ہے تمام فقہا
نے عرض کیا کہ اسکی باتون سے بوے بغاوت آتی ہی اور اس بات پر علامتہً

وہب نے جو مصاحب خاص تھا زور دیا اور کہا کہ اگر اسکا قتل خلاف مصلحت ہے
تو حراست میں رکھا جاے مگر ایک وزیر نے کہا کہ یہ لوگ خود روٹیون کو محتاج ہو رہے
ہیں سلطنت کو کیا نقصان پہونچا سکتے ہین انکی سزا یہ ہے کہ خارج البلد کر دئیے
جائین غرضکہ بادشاہ نے طوعاً وکرہاً اس بات کو منظور کرکے شہر مراکش سے نکالدیا
یہ وہان سے نکلکر ایک چھوٹے سے شہر العمات مین پہونچے وہان عبد الحق بن
ابراہیم نے انکو صلاح دی کہ شہر العمات مین آزادی سے رہکر اوسکی مخالفت نہ
کرسکوگے تمکو مناسب ہے کہ کوہستانی قصبہ مین جو پہاڑونکے اندر واقع ہے وہان
قیام کرو اوس گانون کا نام تین مل ہے تو محمد اوسکا نام سنتے ہی مارے خوشی
کے اوچھل پڑا جسوقت تین مل مین پہونچا تو اہل قصبہ نے نہایت تعظیم وتکریم سے
اوتارا اور سکونت کے لیے اپنے مکان خالی کردیے یہان وہ اکثر بادشاہ
کے خلاف وعظ کیا کرتا تھا اسکی شہرت علم وفضل زہد وتقوی کی لوگ سن سن
کر دور سے آتے اور اوسکی شرف بیعت سے مشرف ہوتے ایک اوسکا یہ بھی اصول تھا
کہ توانا اور تندرست اور نوجوان اور مالدار کو زیادہ اپنے حلقہ ارادت مین لیتا
ایکدن اتفاقاً اوسنے حسب تلبیہ کرہ لوگونسے کہا کہ ہرسال خراج وصول کرنیکو بادشاہی
غلام رومی افرنجی یہان آتے ہین اور وہ آتے ہی ہمین گھرونسے نکالکر ہماری
عورتون سے بیغیرتی کرتے ہین اور یہ جو آپ بھورے اور زرد رنگ کے لڑکے
دیکھتے ہین یہ سب اونھین کی نسل ہے محمد نے نہایت طیش سے کہا کہ واللہ اس
زندگی سے تو موت اچھی ہے پھر پوچھا کہ اگر اس رہ مین کوئی تمھاری مدد کرنا
چاہے تو تم اوسکا ساتھ دوگے اونھون نے کہا کہ ساتھ دینا کیسا ہم

جہان انتشار کرنے کو موجود ہوجاوینگے بموجب اسکے حکم کے جب وہ غلام معمول کے
موافق یہان آئے تو اون سبکو گھر شہر ابین بلاکر بدمست کر دیا اور محمد
بن عبد اللہ کو خبر دی اوسنے فوراً حکم قتل عام کا دیدیا اور آن واحد مین سبکو
مارڈالا صرف ایک غلام نے بچکر دربار شاہی مین حال واقع کی اطلاع دی
اور کہا کہ محمد بن عبد اللہ کی سازش سے یہ قتل وقوع مین آیا ہے بادشاہ کو یہ
سنکر نہایت فکر پیدا ہوئی اور اپنی ناتجربہ کاری اور مالک بن وہب کی رائے
کے خلاف کرنے سے نہایت نادم ہوا اور فی الفور دس ہزار سوار اوسطرف
روانہ کیے محمد عبد اللہ نے مآل کار سمجھکر پہلے ہی سے یہ تجویز کر رکھی تھی کہ پہاڑون
کی گھاٹیون پر دونون طرف لوگون کو بٹھادیا تھا جیسے ہی بادشاہ کی فوج
آئی پہاڑون کی چوٹیون پر سے پتھر مارنا شروع کردیا اس حکمت سے دس ہزار
فوج پتھرون کے نیچے کچل کچل کر تباہ ہوگئی باقیماندہ نے بادشاہ کو اطلاع دی
آخر یہ تجویز ٹھہری کہ اب یہ تین ہل والون سے کچھ مزاحمت نکیجاوے کہان تک
بغاوت کرینگے تھوڑے عرصے کے بعد جب اوسکو بادشاہ کی یورش سے
اطمینان کامل ہوگیا تو اسکو یہ سوجھی کہ اس درے سے نکل کر بادشاہی شہرون پر
حملہ آور ہون ایکدن اوسنے تمام لوگون کو بلا بھیجا جب سب جمع ہوگئے تو محمد
بن عبد اللہ کے اشارے سے وہی گونگا شہر الیمی ممبر پر جاکر کھڑا ہوا اور سب کی طرف
مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ اے مسلمانون آج تک مین گونگا تھا الحمد للہ کہ رات کو ایک
فرشتہ نے آکر میرا سینہ شق کرکے دل مین ایمان اور علم کو بھر دیا کل تک مین
ایک جاہل گونگا تھا آج خدا کی عنایت سے ایک زبردست عالم حافظ

قرآن شریف اور موطہ امام مالک ہون اس فصیح تقریر اور اظہار کرامات نے صدق دل سے سبکو معتقد بنا دیا پھر محمد نے کہا کہ الحمد للہ خدا نے آپ کو ہمارے لیے ہادی بھیجا ہے پھر اسنے پوچھا کہ میرے بارے مین آپ کیا فرماتے ہین اوسنے کہا کہ تم مہدی قائم بامر اللہ ہو جو کوئی تمھاری پیروی کرے وہ ناجی ہے اور جو تمھاری مخالفت کرے وہ ناری ہے اس جملہ نے اور بھی اعتقاد لوگون کا بڑھا دیا اور جو کچھہ لوگون کو فی الجملہ شبہات تھے وہ بھی دور ہو گئے اب محمد بن عبد اللہ نے لڑائی شروع کر دی اور دس ہزار کوہستانیون کی فوج عبد المومن اور عبد اللہ کے ہمراہ کر کے مراکش روانہ کی لڑائی مین فوج کو شکست فاش ہوئی اور عبد اللہ مراکش کی دیوارون کے نیچے مارا گیا اور عبد المومن مع چند رفقا کے تین مل کیطرف بھاگا یہان پہونچا بھی نہ تھا کہ محمد بن عبد اللہ کے قضا کرنیکی خبر سن لی محمد کو مرنے سے پہلے اس شکست کی خبر ہو گئی تھی اوسنے قبل مرنیکے موجودہ لوگون کو بلا کر کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون میرا یہ پیغام عبد المومن سے کہدینا کہ میرے بعد دین کی تقویت کے لیے تمکو خدا نے میرا جانشین بنایا اور اوسکی اطاعت تمپر فرض ہے اور لڑائی مین شکست کا کچھہ مضایقہ نہین مگر خدا کی مرضی یہی ہے کہ آخر عبد المومن ہی کامیاب ہوگا عبد المومن کو اوسکے مرنے سے بڑا صدمہ ہوا مگر اوسکی وصیت پوری کرنے پر آمادہ رہا اور اوسکی نصیحت کا یہ نتیجہ ہوا کہ چند ہی روز مین سرزمین مغرب مین عبد المومن سے بڑا کوئی بادشاہ نہ تھا محمد بن عبد اللہ نے ۵۲۴ھ ہجری مین انتقال کیا اوسکے مرنیکے بعد عبد المومن خلیفہ مہدی نے ۵۲۱ھ مین ایک بڑے لشکر کے ساتھہ مرابطین سے لڑائی

کی اور بعد فتوحات متواترہ کے ۱۱۲۵ء مین - مراکو - اور فاس وغیرہ مہدویہ
کے قبضہ مین آگئے اور بلا شراکت غیرے کل افریقیہ پر قابض اور متصرف ہوگیا
تھوڑے عرصے کے بعد اسپانیہ کی فتح کا بھی خیال ہوا کہ اوسکو بھی ملحق ممالک
افریقیہ کرین اسی تہیہ مین تھا کہ ۱۱۶۳ء مطابق ۵۵۸ ہجری مین قضا کی
اوسکے بعد اوسکے بیٹے ابو یعقوب یوسف نے ۱۱۷۱ء مین آبنار اسپانیہ کو
عبور کرکے مقام سویلی مین ایک جامع مسجد بنوائی کہ وہ بالفعل کنیسہ خاتولیقی
مشہور ہے اور ۱۱۷۳ء مین الفانسو ہشتم بادشاہ قسطلان پر فتح پائی اور
سارا ملک تاخت و تاراج کرکے اور چند قلعون پر قبضہ کرکے افریقیہ مین آیا پھر
۱۱۸۴ء مین دریاے شور کو عبور کرکے سانتارم کے قریب ملک پرتگال کے معرکہ
مین زخمی ہوا اور اونھین زخمون کے سبب سے وہین انتقال کیا اوسکے بعد
ابو یوسف یعقوب اوسکا بیٹا جسکا لقب منصور تھا اوسکا قائم مقام ہوا - وہ
الجزایر بحیرہ دریا کی راہ سے اوترا اور قسطلان کے بادشاہ الفانسو سے میدان الارکاس
مین بڑی لڑائی ہوئی جسمین الفانسو کی فوج کو شکست ہوئی بعد اوسکے ابو یوسف
نے وہان سے کوچ کرکے طولیڈو کا کہ دار الحکومت اون ممالک کا تھا محاصرہ کیا
اگرچہ ابو یوسف باوجود کوشش بلیغ کے اس شہر کو مسخر نہ کر سکا لیکن اوسکے
اطراف کے بڑے بڑے شہرون پر مثل میڈرڈ - اور گوادالاکر اوسکے قبضے مین
آگئے یہ ابو یوسف ماہ اگست ۱۱۹۹ء مین قضا کر گیا اسکے بعد بڑے نامور
اور لایق اور شجاع اور بڑی خوبی کے دو بادشاہ ہوے ایک محمد بن عبد اللہ
ملقب بہ الناصر دین اللہ یہ آخر سلاطین مہدویہ سے ہین کہ تخت گاہ اور ممالک

اسپانیہ پر قابض ہوے بمجرد تخت نشینی کے قصد کیا کہ ممالک اسپانیہ جسکا حصہ عیسائیان فرنگ نے اوسکے مورثون سے لیا تھا پھر اپنے قبضہ مین لاوے۔ اور اسی قصد سے مشہور ہے کہ کئی لاکھ آدمی اوسنے فراہم کیے۔ اور وہ افریقیہ سے سنہ ۱۲۱۱ع مین روانہ ہوا اور آبناے اسپانیہ سے عبور کر کے اوس قلعہ جبال کے سلسلہ پر لشکرگاہ کیا جسنے قطلان جدید کو کسٹیل [illegible] سے جدا کیا ہے وہان عیسائیون کیطرف سے یہ سامان ہوا کہ پوپ جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خلیفہ سمجھا جاتا ہے اور جسکا نام انوسنت سوم تھا عیسائیون کا [illegible] وغیرہ جسمین سلاطین متفقہ کے لشکر تمام فرنگستان اور دیگر ممالک سے فراہم ہوے لاکھون سے تعداد اونکی بڑھ گئی سخت گھمسان کی لڑائی ہوئی لیکن آخر کو فوج مسلمین کو شکست ہوئی اور یہی سبب زوال سلطنت اسلامیہ کا ہوا۔ اور محمد بن عبد اللہ مصر [illegible] مین سنہ ۱۲۱۳ع مین قضا کر گیا یوسف دوم مسمی ابو یعقوب محمد بن عبد اللہ کا بیٹا گیارہ برس کی عمر مین باپ کی قائم مقام ہوا اسکی سلطنت مین برابر فتور اور فساد رہا اور ماہ جنوری سنہ ۱۲۲۴ع مین قضا کر گیا اور اپنا کوئی وارث بھی نہ چھوڑا۔ دوسرا ابو الملک عبد الواحد اوسکا قائم مقام ہوا چند مہینے کے بعد ابو محمد ملقب بہ العادل کے ہاتھ سے قتل ہوا جسنے خود دعوی سلطنت کیا مگر وہ بھی ماہ اکتوبر سنہ ۱۲۲۷ع مین مقتول ہوا پھر ابو علی ملقب المامون اوسکا قائم مقام ہوا یہ برگشتہ بخت تھا افریقیہ مین اوسکے اقارب مین سے یحیےٰ نامی ایک شخص برسر جنگ تھا اور اسپانیہ مین ابن ہود نامی ایک چھوٹا سردار مخالفت پر تھا جسنے اپنے کو سلطنت اسلامیہ اسپانیہ کا بادشاہ قرار دیا اور اوس مخالفت

کو مھدویہ سے نکال لیا الغرض المامون سنہ ۱۲۳۲ع مین قضا کر گیا محمد قائم مقام
المامون نے بیکار کوشش کی کہ اسپانیہ مین اپنا اقتدار پیدا کرے - اور
اون ممالک سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوا اور سلطنت اسلامیہ اسپانیہ
تین شخصون پر کہ مخالفین سے تھے تقسیم ہوگئی جمعیت بن زین نامی ایک شخص
ولنشیا اور اوسکے حوالی پر قابض ہوگیا - ابن ہود کے آراکان آردگان
اور کچھ حصہ اندلس کے لوگون نے اطاعت کی محمد بن الاحمر مالک جین اور کچھ حصہ
غرناطہ یعنی گرناڈا پر ظالمانہ حکومت کرتا رہا - اور یہ تینون بھی باہم ایک
دوسرے سے لڑتے رہے اور وہ تینون عیسائی بادشاہ فرنگ سے مغلوب ہوگئے
کسی مین طاقت اونکے مقابلے کی نہ تھی - قرطبہ کو کہ معتبر اور نامور دار الخلافت
سلطنت اسلامیہ اسپانیہ کا تھا ماہ جون سنہ ۱۲۳۶ع مین عیسائیون نے لیلیا و ولنشیا ماہ ستمبر سنہ ۱۲۳۸ع
مین اہل اسلام کے ہاتھ سے نکل گیا و منیا سنہ ۱۲۴۳ء مین مسلمانون سے نکلگیا سنہ ۱۲۴۶ء مین
سارے قلعے دونون کنارون دریا گواڈل کوہر کے مسخر ہوگئے جو جین سے لیکر شہر سویلی کے دروازے
تک تھے ایک نامی شاہ غرناطہ کا بڑی نامور اہل اسلام کا محمد بن الاحمر اتنی بڑی نامی سلطنت اسلامیہ
اسپانیہ مین رہ گیا جسنے اطاعت فرڈیناند سوم کی قبول کی اور فرڈیناند نامی شہر سویلی کو لےلیا

خلاصہ احوال سڈ یعنی سیڈو

منجملہ اون طوائف الملوکی کے جو ملک اندلس مین بعد خرابی خلافت خلفاء
بنی امیہ کے واقع ہوئی ایک سپہی بڑا نامی گرامی مشہور تھا جسکے قصے اولو العزمی
کے اسپین مین زبان زد خلائق تھے وہ کون سڈو یعنی سید کہ جسکا ذکر خالی از
لطف نہین واسطے ملاحظہ ناظرین کے تحریر کیا جاتا ہے -

جبکہ ملوائف الملوکی کا بازار اندلس مین گرم تھا تو اوسی ایام مین فردینڈ اول
نے نیون اور کسٹائیل کو فتح کرکے اول شہ یالا درگارشیئہ کو اپنے ملحق کر دیا۔ اور پھر
زادیگو ۔ وسکو کرام واقع یہ تگال کو فتح کرکے شامل کر دیا لیکن مرتی وقت تمام ریاست
کو تین بیٹے اور دو بیٹیونکی تقسیم کرنے مین سخت غلطی کھائی جسکی وجہ سے اوس
علاقہ مین عرصہ دراز تک خانہ جنگیان ہوتی رہین آخر الفانسو پنجم نے اوس بکھرے
ہوے شیرازہ کو پھر ایک جا جمع کیا اوس وقت سے آج تک مسیحی روز بروز ترقی
کرتے رہے اوسی وقت مین یعنی الفانسو کے عہد مین سیڈ یعنی سید بکرو
قومی نامور گذرا ہے جسکا اصلی نام راڈری گوڈیاز آف ویوار تھا
اور جسکو مورخ سید المواضع سے موسوم کرتے ہین۔ مورخون
مین اختلاف ہے بعض اوسکو نہایت متصف باوصاف حمیدہ لکھتے ہین اور
بعض لکھتے ہین کہ یہ کوئی نامور بہادر نہ تھا بلکہ ایک رہزن غارتگر سفاک تھا اور ناموری
اوسکی محض بھاٹون کی جودت طبع ہے اصل یہ ہے کہ وہ کل عیوب سے مبرا
نہ تھا بلکہ بعض اوقات خطائین بھی اوس سے بمقتضاے بشریت سر زد ہوئی
تھین مگر وہ ایک مضبوط بہادر اور جویای جاہ وجلال تھا جس طرح عیسائیون
کی طرف سے مسلمانون سے لڑتا اوسی طرح مسلمانون کیطرف عیسائیون سے
مسجد ہو یا گرجا اوسکو کسی شے کے تباہ کرنے مین دریغ نہ تھا بشرطیکہ اوسے
مال غنیمت ہاتھ آتا ۱۰۶۵ء مین بیس برسکی عمر مین اوسنے نمود حاصل کی
یعنی اور نادار کی لڑائی مین ایک نامور شجاع کو مار کر المواضع کا خطاب حاصل کیا
اور تھوڑے عرصے مین افواج کسٹائیل کا سپہ سالار ہوگیا اسی اثنا مین

شاہ ناوار یعنی سانکو کے ساتھہ ہوکر اوسکے بھائی الفانسو شاہ لیون کو مغلوب
اور مقید کرلیا آخر سانکو ویلی بوڈ کے ہاتھہ سے زامورہ کی فصیل کے نیچے
قتل ہوا اور پھر الفانسو جسکو سید نے بعد قید کے جلاوطن کیا تھا تخت نشین
ہوا الفانسو نے پہلے اسکی نہایت خاطر کی بلکہ اپنی چچازاد بہن کی بیٹی سے
شادی بھی کردی مگر بعد کو حاسدون کے بہکانے سے اور گذشتہ جلاوطنی
کے شدائد یاد آنے سے سید کا مخالف ہوگیا اور آخر کو یہ حکم دیدیا کہ سید نو دن
کے عرصہ مین شہر بدر ہوجاے ورنہ سزاے موت کا سزاوار ہوگا سید ساٹھہ
آدمیون کے ساتھہ پہلے برگوز گیا جب وہان جگہ نہین پائی تو لوسا ڈہ گیا اب
وہان اوسکی مدت کے تین دن باقی رہ گئے تھے چھہ دن گذر گئے تھے -
اسکے بعد سید نے الفانسو کی حد سے نکلکر شاہ زاراگوزا مسلمان کی ملازمت
اختیار کی اور اوسکی طرف سے اراگون علاقہ الفانسو پر حملہ کرکے شکست
ریاست کوتہ و بالا کیا پھر اوسنے کونیٹ بارسلونا کو شکست فاش دیکر شاہ زارا
گوزہ کا حلقہ بگوش بنایا اور اوسکی طرف سے ولنشیا کا محافظ مقرر ہوا -
اور یہ شرط ٹھہری کہ قلعہ جات ملحق کو مطیع رکھے اور جو کچھہ خراج دیتے چلے
آئے ہین وہ شاہ یحیی کو بھی دین اور ولنشیا مین سکونت اختیار کرے اور
لوٹ مار سے بکی اور عہدنامہ جانبین سے تحریر ہوا اسلیے ولنشیا کے اس
اعلی منصب کے متمکن ہوتے ہی قرب وجوار کی ریاستون پر اغار شروع کردی
جدھر گیا مظفر و منصور جس طرف رخ کیا فتح و نصرت ہمرکاب پھر سنہ ۱۰۸۷ع
مین الفانسو نے ازراہ مکر سید کو عفو جرائم گذشتہ کرکے واپس بلالیا - اور

حکم دیا کہ قلعہ جات مقبوضات سابقہ ملینگے اور آیندہ سید کے فتوحات
خود بادشاہ کے فتوحات خیال کیے جاینگے - گویا اسکو شہزادہ خود مختار تسلیم
کیا جبو نت کہ سید شمالی علاقہ جات کے تاخت تاراج مین مصروف تھا
الفانسو نے فرصت غنیمت جانکر ولینشیا پر قبضہ کر لیا جب سید نے سنا تو
الفانسو کے علاقہ جات کو تباہ اور برباد اور خاک سیاہ کرتا ہوا ولینشیا
مین آیا - تو شہر پناہ بند تھا مگر نو مہینے تک محاصرہ کرکے ولینشیا فتح کر لیا
بعد فتح کے اسنے اکثر کو آگ سے جلا دیا اور کوئی دقیقہ لوٹ مار کا باقی نہ رکھا
اور ولینشیا کا خود مختار بادشاہ بنکر رہا ہمسایہ قرب و جوار سے زر کثیر بطور
خراج سالانہ مقرر کیا چنانچہ خاص ولینشیا سے ایک لاکھ بیس ہزار اشرفیان
والی البراسن سے دس ہزار - اور والیعید الیوٹ سے دس ہزار اور حاکم
لموٹولو سے چھ ہزار لیتا تھا اور اسنے نہایت دلجمعی سے سینٹ پیڈرو سے جہان
پہلے اسنے اہل و عیال چھوڑ آیا تھا بلوا لیے اب اسکو غرور نے لیا - اکثر یہ کہا
کرتا تھا کہ ایک راڈرک نے سلطنت مسلمانون کو دی دوسرا لے لیگا اسی عرصہ
مین یوسف تاشفین نے ولینشیا کو آگھیرا - سید مسلح میدان کارزار کو حصار
کیے باب العفی سے سید معہ لشکر مرابطون کیطرف چلا جب انھون نے سید کا
لشکر آتے ہوے دیکھا تو جلد ہی جلدی گھوڑون پر زین رکھکر مقابلہ کو آئے او جنگ
ہونے لگی - آخر بعد لڑائی کے مرابطون کو پسپا ہونا پڑا مورخ لکھتا ہے کہ اسی
گیرودار مین تعاقب کے وقت شاہ یوسف اسکے سامنے آگیا اور تیر عرفجہ
سید نے اوسپر وار کیا مگر یوسف نے وار خالی دیا غرضکہ اس کشت و خون

مین یوسف کے پچاس ہزار فوج مین سے کل پندرہ ہزار بچے اور یوسف نے قلعہ گابرہ مین پناہ لی پھر اطمینان سے یوسف تاشفین نے فوج تازہ دم کو جمع کرکے از سر نو ویلنشیا کا محاصرہ کیا اور سید نے اوسی طرح سے مقابلہ کیا بالآخر اوسکو شکست فاش ہوئی اور اسی صدمہ سے سید خود در آسنہ مذکور مین مر گیا اوسکے وفادارون نے عین معرکے مین سید کی لاش کو ٹونگا گھوڑے پر ایسطرح باندھا کہ وہ زندہ معلوم ہوتا تھا اور تلوار بقبضہ کرکے مع پانچہزار مسلح جوانون کے خدم و حشم سے آہستہ آہستہ شہر کے باہر نکلکر محاصرین کے درمیان سے بے تکلف گذرتے ہوے کسٹائیل کی سڑک پر چلے گئے اوسکے بہت دیر کے بعد مسلمانون کو اس سوانگ اور اوسکے انتقال کی خبر معلوم ہوئی تو نہایت متعجب ہوے

خاندان بنی نصر غرناطہ یعنی گرانڈا

بنو مہدی جو ایک متعفف اور موحد فرقہ تھا جب افریقہ مین سلاطین مراکو مغلوب اور مستاصل کر چکے تو اس صوبہ کے فتح اور الحاق کیطرف متوجہ ہوے کہ اپنے پیشرو مغلوبون کا پورا پورا قائم مقام ہو یہان سلطنت کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ مدت سے مرحوم مغفور ہو چکی تھی اور اجزای منفرد باقیہ یعنی شہزادگان خود سر آپس مین دلی کاوشین رکھتے تھے - اور فساد پر تلے بیٹھے تھے یہ فتوحات کے باعث ہوے پہلے ۱۱۴۵؁ع مین بنی مہدی الجیرس پر قابض ہوے پھر ۱۱۴۶؁ع مین سیو ائیل اور مالگا پر پھر چار برس کا عرصہ نہ گذرا ہوگا کہ قرطبہ اور باقی اضلاع شمالیہ پر متصرف ہو گئے - اگرچہ بعض عامل کچھ سرکشی پر اڑے رہے مگر اس طاقتور فوج کے روبرو انکی حقیقت ہی کیا تھی رفتہ رفتہ سب مطیع ہو گئے - بنو مہدی

نے گواندلس کو فتح اور ملحق کیا - مگر دارالقرار کبھی نہین سمجھا ہمیشہ افریقیہ مین بیٹھکر حکمرانی کی - مراکو سے دوسرے یا تیسرے سال کوئی سردار مع فوج اتفاقیہ عندالضرورت آتا اور مسیحیون کی سرکوبی کرکے چلا جاتا چنانچہ ۱۱۹۵ء مین مسیحیون کو الارکوس کے میدان مین جو بازاجورا کے قریب ہے بھاری شکست دی ہزارون مسیحی کام آئے اور مسلمانون کے ہاتھ بے انتہا مال غنیمت آیا لیکن ۱۲۱۲ء مین لاس نا یاس کے میدان مین مسلمانونکو شکست ہوئی اور باوجودیکہ مسیحی بھی بہت قتل ہوے لیکن مسلمانون کی چھ لاکھ فوج مین سے معدودی چند جان بچاکر بھاگے اور باقی شہید ہوے اس خبر کے مشتہر ہوتے ہی یہ حالت ہوئی کہ شہر شہر مسیحیون کے قبضہ مین آنے لگے اور دولت موحدین کو زوال شروع ہوگیا اودھر اہل اندلس نے حکومت کے دور تسلسل سے تنگ آکر بار حکومت جسمین اب کچھ جدت باقی نرہی تھی زمین پر پٹکنا چاہا اور ۱۲۳۰ء مین بالکل سبکدوش اور مطلق العنان ہوگئے اوسمین سے ایک سردار عربی ابن ہود نے ایوان حکومت کو خالی پاکر قبضہ کرلیا اور ملک کے بیشتر جنوبی حصون پر حکومت شروع کردی آخر اوسکے انتقال پر ۱۲۳۸ء مین عنان حکومت چکر کھاتے کھاتے بنو نصر فرمانروایان غرناطہ کے ہاتھ مین آئی - اور ابن الاحمر آخری بادشاہ بنو نصر کا ہوا - اسکا عہد اندلس مین مسلمانون کی بزم آخری تھی - کیونکہ اب اونکے قبضے مین ملک کا کم حصہ باقی رہگیا ۱۲۳۸ء سے لیکر ۱۲۶۰ء کے درمیان فردی نینڈ ثالث والی کشتائیل اور جیمی - اوّل والی ارگون نے بلاد ولینشیا - اور مرشیہ - اور سوائیل فتح

کر کے اوسکو کم اور کمتر کردیا اب بنو نصر کے قبضہ مین اوسی قدر ملک رہگیا
جو صوبہ غرناطہ کے متعلق تھا یعنی وہ اضلاع جو کوہستان سرانتی نوڈا کے
قریب اور ساحل سمندر پر ایلیڈا اور جبل طارق کے درمیان واقع ہین باقی رہگیا
اس تھوڑے سے محدود ملک پر مسلمانون کی قسمت مین اور دو سو پچاس ۲۵۰
برس حکومت کرنا لکھا تھا اور امصار مغلوبہ ریاستہا ے اسلام کے باشندے
مسیحیون کے ظلم سے از بس متنفر تھے سلطان غرناطہ کی خدمت مین جمع ہوگئے
کیونکہ اب سواے اوسکے ملک مین کوئی مسلمان بادشاہ باقی نہین رہا تھا۔
ولنشیا سے ۵۰ ہزار اور سوائیل و مرسیہ کھنڈر سے ایک لاکھ مسلمان مہاجر
ہوکر ظل سلطانی مین پناہ لی لیکن باینہمہ شور وشر ابن الاحمر والی
غرناطہ کو تاج کسٹائیل کا باجگزار ہونا پڑا ہرچند کہ وہ نہایت دلیر اور اولوالعزم
تھا ایک وقت گو اوسنے اپنے آپ کو اس کمند عنایت سے آزاد ہونیکی کوشش
بھی کی یعنی بعد مرنے فرڈی نینڈ کے الفانسو دہم اوسکے بیٹے کے عہد مین بھی
لڑا مگر ہوتا ہی کیا ہے اسلیئے کہ تمام اسپین پر مسیحی قابض تھے۔ کامیاب نہوے
بعدہ مسیحیون نے پھر غرناطہ کیطرف منہ نہین کیا بلکہ اوسکو اپنی حالت پر
چھوڑکر مقبوضہ اضلاع کے نظم و نسق مین مصروف ہوے اور سنہ ۱۲۶۶ع مین
پھر ایک عہدنامہ موقت ہوا جس سے لڑائی چند سے کے واسطے موقوف
رہی۔ محمد بن الاحمر ماہ جنوری سنہ ۱۲۷۳ع مین قضا کر گیا۔
بعد انتقال محمد بن الاحمر اوسکا بیٹا محمد دوم جانشین ہوا اسکے عہد مین ابن
یوسف بادشاہ فارس اور مراکو نے پھر قصد اپنے اقتدار بڑھانے کا ممالک

اسپانیہ مین کیا اور ۱۲۷۵ء مین بڑے لشکر کے ساتھ آبنائے اسپانیہ کو عبور کر کے اسپانیہ کے کنارے پر ٹھہر کر معرکہ جنگ درمیان محمد دوم اور ابن یوسف کے گرم ہوا اس معرکہ مین تھوڑی سی کامیابی ابن یوسف کو ہوئی لیکن آخر ش شکست فاش ہوئی - اور اپنے ملک کو پھر گیا اب محمد دوم نے قصد کیا کہ جو ملک اونکے باپ کے عہد مین عیسائیون نے لے لیا تھا اونسے نکال لے لیکن ناکام رہا سنہ ۱۳۰۲ء مین اوسنے انتقال کیا اوسکا بیٹا محمد سوم باپ کا قائم مقام ہوا مگر زمانہ نے اوسکے ساتھ ناموافقت کی اوسکی عملداری مین دو جگہ بغاوت ہوئی - یعنی گولوس مین اور المیریا مین - اس فتنہ و فساد کی فکر مین مصروف تھا کہ عیسائیون نے اوسکے ملک پر یورش کی حتی المقدور وہ مقابلہ کرتا رہا آخر ش قلعہ اور شہر جبل الطارق کہ اب جبل جبرالٹر کہلاتا ہے - عیسائیون نے اوسکی فوج سے چھین لیا سنہ ۱۳۰۹ء مین المیریا پر بادشاہ ارگان نے جو قبضہ کیا تھا اوسکے استرداد کیواسطے گیا لیکن ناکام رہا اور اپنی دار السلطنہ مین واپس آیا لوگ اوس سے ناراض ہوئے اور وہ حکومت سے مستعفی ہوا - اوسکا بھائی ناصر بادشاہ ہوا ابتدائی سلطنت ناصر کی بہت اچھی تھی مملکت المیریا اہل فرنگ سے پھر چھین لیے قبوطہ کہ افریقیون کے قبضے مین تھا اور جب سے جبل الطارق پر عیسائیون نے قبضہ کیا وہی آبنائے اسپانیہ کی کنجی لے لیا - سنہ ۱۳۱۲ء مین جنھون نے کہ ناصر کو تخت نشین کیا تھا اوس سے پھر گئے اور اسمعیل بن فرج کو بادشاہ کیا - ناصر لڑنے پر آمادہ ہوا - آخر ش ناصر کو شکست ہوئی اور اوسنے سلطنت ترک کی اسمعیل فرج کو ایک سلطانی خاندان کا شاہزادہ

تھا جسکی کنیت ابو الولید تھی اور وہ بڑا شجاع اور مدبر اور سلطنت کے لائق تھا
اوسی تخت نشین کیا اور ۱۳۱۶ع میں اوسکو بڑی فتح عیسائیون کی فوج پر حاصل
ہوئی جسکی سپہ سالاری خود پدرو بادشاہ قسطلان اور اوسکے چچا مسمے اجان
نے کی تھی اور وہ دونون میدان جنگ میں مارے گئے ممالک مارطاس اور
بوزرا اوسکے قبضے میں آئے اور شرقی حد اوسکے ممالک کی بہت بڑھ گیی بایںہمہ
اوسکو اندرونی دشمنون سے نجات نملی ؛
محمد نامی کہ ایک شاہزادہ اوسی خاندان سے تھا کچھہ تھتک ہوگئی اوسنے قسم کھائی
کہ میں اوسکا بدلا لونگا ۱۳۲۵ع میں ایکدن وہ مع اپنے وزیر کے قصر الحمرہ کے
صحن میں چہل قدمی کرتا تھا محمد چند اشخاص کو لیکر وہان گھس گیا اور بادشاہ
اور وزیر دونون کو قتل کیا اسمعیل کے قتل کے بعد اوسکا بیٹا محمد چہارم امرا کے
اتفاق سے بادشاہ ہوا۔ اسکے شروع سلطنت میں کچھہ فتنہ اور فساد پیدا ہوا
عثمان نامی ایک شخص کہ کپتان اسکے باڈی گارڈ کی فوج کا تھا اوسنے غدر
کردیا اور محمد بن فرج کو بادشاہ مشہور کیا ۱۳۳۰ع میں قسطلانیون نے دیرا
اور البسیر یا اور بعضے اور قلعون پر قبضہ کرلیا۔ محمد چہارم بذات خود اس فتنہ
کے دور کرنے کے لیے نکلا لیکن اوسکو شکست ہوئی اور اوسکی فوج منتشر ہوگئی
اور عثمان بلوائی کہ خاندان فاس ورمراکو سے تھا اوسکو افریقہ سے مدد پہونچی
اور اوسنے الجزائرا ورماربلا اور رونڈا پر بھی قبضہ کرلیا مگر آخر ایام اوسکی سلطنت
میں کچھہ بخت مساعد ہوا ۱۳۲۹ع میں بڑے شہر نامی اور معتبر کو ظاہر عیسائیون
سے لیلیا اور اوسی سال جبرالٹر پھر لے لیا اور ۱۳۳۳ع میں سارے بلوائیون کو

منطیع کر لیا لیکن ۱۳۳۲ء مین محمد چہارم ابو الحسن بادشاہ فاس و مراکو کی
دوستانہ ملاقات کے واسطے افریقیہ مین جا نیو الا تھا دریائے شور کے عبور کے
قصد سے جبرالٹر مین تھا کہ وہان اوسکو دشمنون نے قتل کیا ابو الحجاج
یوسف محمد چہارم کا بھائی کہ اوس عرصہ مین دار السلطنت غرناطہ مین تھا
فوراً بادشاہ مشہور کیا گیا۔ مورخین عرب کی رائے ہے کہ یوسف بڑا صلح جو محب
وطن رفاہ خواہ عام بڑا دانشمند اور لائق بادشاہ کہ مثل اوسکے سلاطین
غرناطہ مین دوسرا بادشاہ نہین ہوا اوسنے اپنی سلطنت مین بڑی کوشش اور
انتظام محکمہ جات عدالت مین کی صنائع اور ترجمہ تقیل و مفید علوم ہنر ونکو بڑی
ترقی دی اوسکی سلطنت کی زمانہ مین ابو الحسن بادشاہ فاس و مراکو نے بڑی
آخری کوشش کی کہ وسط ممالک اسپانیہ مین جہان عیسائیون کا قبضہ ہو گیا
تھا پھر اسلام کا جھنڈا اوڑا دے مگر وہ اس کوشش مین ناکام رہا۔ ماہ
اکتوبر ۱۳۴۰ء مین دریائے سالاڈو کے کنارے قریب تارفا کے ابو الحسن کی
فوج سے اور پرتگال و قسطلان کی فوج سے بڑی جھگڑا لڑائی رہی لیکن آخرش
ابو الحسن کے لشکر کو شکست ہوئی اور عیسائیون کو اسمین بہت غنیمت ہاتھ
آئی ۱۳۴۲ء مین مملکت الجزائر سلطنت غرناطہ کی عیسائیون نے مسخر کر لی اور ۱۳۴۴ء
مین اونکی معتبر معمورات اوس سلطنت کے چھین لیے جس سے اوس سلطنت کی سرحد
بہت تنگ ہو گئی یوسف ابو الحجاج مثل اپنے پیشینیون کے قتل کیا گیا ماہ ستمبر
۱۳۵۴ء مین جامع مسجد مین نماز پڑھتا تھا ایک مجنون آدمی نے اوسکو قتل کر ڈالا
محمد پنجم یوسف کا بڑا بیٹا اپنے باپ کا قائم مقام ہوا اوسکی طبیعت مین بھی صلح جوئی

اور رفاہ عام مثل باپ کے بھی رفاہ عام سے تمام خاص مالداروں کو کسیقدر
نقصان پہونچتا ہی اس سبب سے بعض بہو ٹے چھوٹے رئیس محمد نجیم کے دشمن
ہو گئے اور سنہ ۱۳۵۹ع میں قصر سلطانی میں دفعتہ گھس گئے اور سپاہ محافظین ذاتی
کو بادشاہ کے قتل کر کے شورش کی محمد نجیم کو اس ہنگامہ میں موقع ملا اور کسی
راہ سے نکل بھاگا باغیوں نے جب قصر شاہی کو خالی پایا فوراً اسمٰعیل بن یوسف
کو تخت نشین کر کے بادشاہ مشہور کیا۔ اسمٰعیل دوم مثل تمام فتنہ پردازوں کے
فساد سے صرف ایک برس بادشاہ رہا ابو سعید اوسکے امراؤں میں سے جسنے
سب سے پہلے اوسکے بادشاہ ہونے میں مدد کی تھی غوسا اوس سے باغی ہو گیا اور
قصر الحمرا میں اوسکو قید کر لیا اور ماہ جولائی سنہ ۱۳۶۰ع میں اوسکو قتل کر کے
خود تخت پر بیٹھ گیا لیکن اس غصب سے وہ بھی بہت دنوں منتفع نہوا پدرو سلطان
کا بادشاہ ابو سعید سے لڑنے پر آمادہ ہوا اور خاص اوسی مملکت میں محمد نجیم
لشکر فراہم کر رہا تھا کہ غاصب سے اپنے ملک کو واپس لی غاصب نے دیکھا کہ
دونوں طرف سے سربرا ہونا مشکل ہے اسلیے اوسنے پدرو کے پاس تحفے
ہدیے بھیجے کہ جسمیں پدرو راضی ہو اور عہد نامہ چاہا پدرو نے سویلی میں
اس معاہدہ کے انجام کے لیے ابو سعید کی دعوت کی اور جب وہ دعوت
میں گیا اوسکو گرفتار کیا اور مار ڈالا۔ الغرض محمد نجیم دوبارہ تخت نشین ہوا
تھوڑی سی زحمت اوسکو بلوے سے پھر ہوئی لیکن اوسنے انسداد کیا بعد
اسکے سنہ ۱۳۹۱ع میں محمد نجیم نے قضا کی۔ یوسف دوم اوسکا بیٹا باپ کے قایم مقام
ہوا اوسکی کنیت ابو عبد اللہ تھی خود اوسکے ایک بیٹے نے بلوہ کیا کہ باپ چاہا را

عیسائیون کا دوست ہے اوسکا نام محمد تھا لیکن عوام سکے بلوے کی
بیجگیا بعد اوسکے بلوہ فرو ہوگیا۔ الغرض یوسف دوم نے مملکت مرشیا کو
تاراج کیا مگر اوس سے کچھ نتیجہ نہوا سنہ ۱۳۹۳ع مین عیسائی رئیس جسکو
گرانڈ ماسٹر آف الکنتارا کہتے ہین ایک رسالہ سوارون کے ساتھ غرناطہ
کے دروازون تک پہونچ گیا یوسف نے اس حملہ کے دور کرنے مین
بھی بہادری دکھلائی۔ بڑی لڑائی ہوئی جسمین وہ گرانڈ ماسٹر مارا گیا اور
سوار لڑائی اوسکے کہ یوسف کی عاقلانہ حربی تدبیر سے گھر گئے تھے
مارے گئے اور بہت غنیمت ہاتھ آئی یوسف دوم سنہ ۱۳۹۵ع مین قضا
کرگیا بعد اوسکے قضا کرنے کے اوسکا بیٹا جسنے بلوہ کیا تھا تخت پر
بیٹھا اور ملک پر قبضہ کرلیا اور بنام محمد ششم کے ملقب ہوا اوسنے
بڑے بھائی کو جسکا نام یوسف تھا قید کیا اول سال اوسکی بادشاہت
کا مدار صلح پر تھا۔ عیسائیون سے ملت کرلی بلکہ ہنری کوئی سوم کی ملاقات
کو تولیڈو گیا تھا لیکن بسبب بدنظمی قلعداران سرحدی کے دونون
طرف لڑائی شروع ہوگئی سنہ ۱۴۰۶ع مسلمانون نے مملکت آباناتی کو مسخر کرلیا اور
اوسکے دوسرے سال عیسائیون کے تھوڑے سے لشکر کو شکست بھی دی لیکن عیسائیون
نے اسکے بدلے مین سنہ ۱۴۱۰ع مین زاہرہ وغیرہ پر قبضہ کرلیا۔ محمد ششم سنہ ۱۴۰۸ع
مین مرگیا یوسف سوم اوسکا بھائی جو کہ قید مین تھا بادشاہ ہوا اور
چودہ برس صلح کے ساتھ سلطنت کی اور سنہ ۱۴۲۳ع مین مرگیا
بعد اوسکے اوسکا بیٹا محمد ہفتم بادشاہ ہوا اوسکی اول

کوشش یہ ہوئی کہ عیسائیون سے عہدنامہ جدید کرلیا اس سے لوگ ناخوش
ہوے دوسرے یہ کہ وہ بہت غصہ ور تھا تیسرے یہ کہ لڑنے کھیل کود کی
ممانعت کی اس سبب سے ۱۴۲۷ع مین مفسدون نے بلوہ کیا قصر سلطانی
مین گھس آئے اس ہنگامہ مین اوسکو موقع ملا اور جان بچاکر بھاگا اور
ٹونس پہونچا جہان اوسکے قرابت مند حاکم تھے محمد ہشتم کو لوگون نے
تخت نشین کیا دوسرے سال محمد ہفتم بادشاہ ٹونس کی مدد سے بڑی فوج
کے ساتھ اندلس پہونچا اور قصر سلطانی کو گھیرلیا محمد ہشتم کو پکڑا اور ۱۴۳۰ع
مین اوسکو قتل کر ڈالا اور پھر بادشاہ بن بیٹھا مگر یوسف بن احمد غرناطہ کے
پہلے بادشاہ کے بیٹے جان دوم عیسائی بادشاہ قسطلان سے مدد لیکر
بڑی فوج کے ساتھ آیا - اور محمد ہفتم کو شکست دی دوسری مرتبہ بادشاہی سے
معزول کیا اور اوسنے بھاگ کر ملاگا مین پناہ لی یہ واقعہ ۱۴۳۵ع مین ہوا
یوسف چہارم بلامزاحمت قصر شاہی مین داخل ہوا اور بادشاہ ہوا چھ مہینے
بادشاہت کرکے مرگیا پھر محمد ہفتم تیسری مرتبہ بادشاہ ہوا اس تبہ بھی وہ
آسایش سے بادشاہت نکرسکا اوسکے ایک بھتیجے محمد بن عثمان نے غدر
کرکے ۱۴۴۵ع مین قصر الحمرا کو گھیرلیا اور محمد ہفتم کو قید کیا جہان بقیہ عمر
اوسنے بسر کی اور خود بنام محمد نہم مشہور ہوا اس بادشاہ کو بھی اطمینان و
آسایش نصیب ہوئی ایک شخص محمد بن اسمعیل نے عیسائی بادشاہ قسطلان
سے مدد لیکر ایک قلعہ کو مسخر کیا اوسکی مدافعت مین محمد نہم نے بہت کوشش
کی لیکن بیکار تھی آخرش جب محمد بن اسمعیل کو اور عیسائی بادشاہ سے

مدد پہونچی تو اوسنے غرناطہ کا محاصرہ کیا اور محمد ہشتم کو شکست دیکر اوسپر قابض
ہوگیا محمد ہشتم بھاگا اور محمد بن اسمعیل محمد دہم کے لقب سے ۱۴۵۴ع مین بادشاہ
غرناطہ ہوا اوسنے اکیس برس آسایش سے حکومت کی اسکے عہد مین بلوے
نہین ہوئے لیکن روز بروز اوس کا ملک برابر کم ہوتا گیا اور عیسائیون
نے جبل الطارق یعنی جبرالٹر اور ازکیدونا پر قبضہ کرلیا اور سارے ممالک
متوسطہ کو مغلوب کیا اور روز بروز سرحدی ممالک کے نکل جانے سے اہل اسلام
کے ممالک بہت کم ہوگئے - ایک عہدنامہ مصالحت کا ۱۴۶۳ع مین مابین
بادشاہ غرناطہ - اور عیسائی بادشاہ قسطلان یعنی کسٹیل کے منعقد ہوا اس شرط
پر کہ اول باطاعت و تابعداری بادشاہ رہے اور بارہ ہزار ڈاکیٹ یعنی اشرفی
سالانہ خراج دے اور علاوہ اسکے قلعہ جبل الطارق - اور الجبر اس سے لیکر اپنے
قبضہ مین کیا - بجز اسکے پھر کوئی فتنہ و فساد اس عرصے مین نہ ہوا پھر تو بنی نصر
نے دلجمعی سے علوم و فنون کی ترقی اور تہذیب و شایستگی کی اشاعت کی تھوڑے
عرصہ مین غرناطہ بلحاظ اس علمی اور کسبی کمالات کے رشک قرطبہ بنگیا اوسکے
عالیشان اور خوبصورت عمارتین مثل قصر الحمرہ بدیع المثال اور اعجوبہ صنائع
کے سبب سے مشہور آفاق ہوگئین جسکا تھوڑا سا نمونہ از خروارے سفرنامہ مین درج
ہوگا بالجملہ محمد دہم ۱۴۶۶ع مین قضا کر گیا - اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا ملا علی
ابوالحسن اپنے باپ کا قائم مقام ہوا ۱۴۶۹ع قریب شاہ فردی نینڈ اور ملکہ
النیرہ کے عقد نکاح سے کسٹائیل اور آراگون کی سلطنت متحد ہوگئی اوسوقت
ابوالحسن المعروف بہ مولی علی جو غرناطہ کا جنگجو اور تیز مزاج شہزادہ تھا دربارہ

دربارۂ ادای خراج سالانہ جو اوسنے دیا کہ خراج دینے والے تو عدم آباد
گئے ہماری دارالضرب مین تو بجاے اشرفیون کے صرف خون آشام
تلوارین ہین - اور اس قول کی تائید مین تاخت وتاراج بھی شروع کردی اور
پہلا حملہ زہرہ پر کیا جسکی تفصیل یہ ہے کہ ابوالحسن ایک جری فوج لیکر غرناطہ سے
کوچ کرکے کوہستانی درون سے گذرتا ہوا آدھی رات کے قریب حوالی شہر
کے آپہونچا اور کمندین لگاکر قلعہ پر چڑھ گیا شہر والون کو اوسوقت خبر ہوئی
جب شہر انکے قبضہ سے نکل گیا ابوالحسن نے اونکی آہ وزاری پر کچھ التفات
نکرکے حکم دیا کہ انکو قید کرکے غرناطہ لیجاؤ - اور تھوڑی سی فوج محافظ قلعہ مین
چھوڑکر آپ مظفر اور منصور مع بے انتہا مال غنیمت غرناطہ مین داخل ہوا
گیڈر کے بادشاہ مارکوس ڈی بموجب حکم فرڈی نینڈ کے اچانک آکر الحمرہ پر
قبضہ کرلیا اور فوج کی چھاؤنی ڈالدی ہرچند کہ ابوالحسن نے غرناطہ سے
نکلکر کئی حملے کئے مگر کوئی نتیجہ نہ ہوا کونٹ ٹولیڈو نے تمام ولگا کو
تاخت وتاراج اور ویران کردیا اور مال غنیمت کو خچرون پر لادکر اور
بھیڑ بکریون اور گایون کے گلے دارالصدر کو روانہ کئے اور بہت سے
قافلے مسلمان قیدیون کے جسمین عورت مرد اور بچے بھی تھے بارگاہ رمین ہوکر
حکم پہونچانے گئے کونٹ ٹولیڈو نے باقی ملک کے فتح کرنیکا قصد کیا ان بلاگا
کا سلسلہ کوہ رینج سے معہ بہت سی ادرشان سے فتح کرکے روانہ ہوا آخر چلتے
چلتے وہ اوس مقام پر پہونچے کہ جسمین بے شمار چھوٹی چھوٹی بستیان آباد
سلسلہ کوہستان مین واقع تھین اور جسکو اگ زرگو اکہلاتے تھے - یہ عقد ثریا

کی خرابی پر سیاہ نکے باشندہ اس یلغار سے واقف ہو کر پہلے ہی مال
مویشی لیکر مع آل وعیال کوہستانی قلعون اور برجون مین جا چھپے
تھے انھون نے تمام خالی جھونپڑون مین آگ لگا دی اور تمام علاقہ
کو خاک سیاہ کر دیا رستہ مین چند مسلمان کسان جو مع اپنے مویشیان
کے کسی طرف بھاگے جاتے تھے اونھین گرفتار کر لیا اثنا سے راہ مین ایک
رستہ نہایت دشوار گذار تھا یہان مسلمانون کی ایک بڑی جمعیت
قلعہ کوہ سے بڑے بڑے پتھرون کا مینہ برسانا شروع کیا۔ والی سڈانگہ
نے مارکوئس اور گیدڑ کی مدد سے فوج کو اوس خوفناک درے سے باہر نکالا
اور ایک سہل رستہ سمجھکر اوس طرف روانہ ہوے اور وہان پھر دہی واقعہ
پیش آیا اور بہت سے سوار اور گھوڑے مجروح اور مقتول ہوے غرضکہ
وہ شام تک اسیطرح بھاگے اور اونکو کہین رستہ نکلنے کو نہ ملا۔ اور رات کو
ایک تنگ تاریک غار مین ٹھہرے اس عرصے مین الذاجل بھی کمک کو
مسلمانونکی ہلاکت شریک ہوا آخر شب مین بعد بہت سے قتل اور بھاگ
کے بھاگے بعض رستہ مین ناہموار چٹانون مین دہکیہ کر رہ گئے بعض ادہر
اودھر جان چھپاتے پھرتے تھے جو مسلمانون کے قمہ تیر و تفنگ ہو اور جو
بیچے وہ گرفتار ہو کر تمام ہوے اسکے بعد جب شکست مین سلطان عبداللہ نے
ابوالحسن اپنے باپ کو معزول کر کے بحکمت حکومت ہاتھ مین لی تو غارتگری
کے لیے مسیحی علاقے پر شبخون کرنیکو بڑے اور اثنا سے راہ مین اپنی دلی منشا
حاصل نکرنے پایا تھا کہ ایک شب کو مسیحون نے اوس پر شبخون مارکر اوسی معرکہ

میں سلطان عبداللہ کو گرفتار کرلیا۔ اودہر فردی نینڈ نے میدان خالی دیکھکر
مالگا کی خوبصورتی اور زرخیزی کو خاک میں ملا دیا جب ابوالحسن کو یہ حال معلوم
ہوا تو نہایت پیچ و تاب کھایا لیکن غرناطہ کی چار دیواری سے کر ہی کیا سکتا
تھا سلطان ابو عبداللہ کی گرفتاری نے مسلمانوں کی رہی سہی طاقت کو اور بھی
مضمحل اور کمزور کردیا غرضکہ جب سلطان غرناطہ بندیوں کی حیثیت سے دربار
قرطبہ میں پہونچا تو شاہ فردی نینڈ اور ملکہ النیرہ نے بڑی تعظیم اور تکریم کی اور شاہانہ
مراسم ادا کرکے پھر اوسکو نشیب و فراز دنیا کا سمجھا کر اس بات پر راضی کیا کہ تاج
قرطبہ کا خود کو ہواخواہ اور مطیع سمجھے اور غرناطہ کیطرف رخصت کیا ابوالحسن
کی دو بی بیاں تھیں ایک عائشہ عبداللہ کی ماں دوسری زاریہ جو ایک مسیحی عورت
تھی انکے باہمی نہایت رشک و حسد تھا کیونکہ ابوالحسن زاریہ کو زیادہ عزیز رکھتا تھا
اب بسبب زیادہ اقتدار ہونے کے ایک بربری قبیلہ بنی جزر عائشہ کا طرفدار
ہوگیا اور بنی سراج زاریہ کا حامی ہوا اور نوبت چھیڑ چھاڑ کی شروع ہوئی جسکا آخرکار
یہ نتیجہ ہوا کہ باپ بیٹوں کے آپس میں بگاڑ پڑ گیا جنگ و جدال کی نوبت آئی۔
اور بنی سراج کے سرغنہ عبداللہ کی سازش سے الحمرہ کے اوس ایوان میں
قتل ہوے جو آج تک مقتولین کے نام سے مشہور ہے اب عبداللہ فریق بنی
جزر کی حمایت سے ابوالحسن کا مقابلہ کرتا رہا ابوالحسن وہاں سے طرح دیکر المنکب
چلا گیا آخر بڑھاپے میں بیٹے کی ناسعادتمندانہ سرکشی اور سلطنت کی تباہی کے
صدمے نہ سہ سکا تھوڑے عرصے میں دنیا کو خیرباد کہکر راہی ملک عدم ہوا
اب غرناطہ کے ملک پر آدھے میں عبداللہ حاکم تھا اور آدھے میں اسکا چچا

ازذاجل بیسیجیون کا پورا دوست اور چچا اسکا پکا دشمن۔ کار پردازان قضا و قدر جب کسی سلطنت کو تباہ کرنا چاہتے ہین تو اول بادشاہ وقت کی عقل پر پردہ ڈالدیتے ہین کہ اوسمین مادۂ عاقبت اندیشی کا بالکل نہین رہتا دوست دشمن پہچاننے کی تمیز نہ اصلاح معاملات نہ رخنے بندی کی عقل طمع نفسانیت صفات انسان جبھی تک ہے کہ اپنی حد سے نگذرے یہی حالت بعینہ فرمانروایان غرناطہ کی تھی وہ ایسی جنون خیز بلا مین مبتلا تھے کہ جسمین انسان اپنے آپ کو اپنے ہاتھہ سے ہلاک کرتا ہے فرصت کو غنیمت جاننا بالکل چھوڑ دیا ایسے نازک وقت مین جبکہ باہم شفق ہوکر سیجیون کو پسپا کرنا مناسب تھا وہ ناعاقبت اندیشی سے باہم جنگ وجدال کرکے رہی سہی طاقت کو تلف کرتے رہے خاص باشندگان غرناطہ ہر دو فریقون پر منقسم ہوکر ایک دوسرے کے سخت مخالف بن بیٹھے اپنے ساختہ پرداختہ بادشاہون کو ہمیشہ بھڑکاتے اور لڑاتے رہے۔ جدت پسند متلون فراج انقلاب کے شائق سلطنت کے عزل ونصب کو بہتر زندگی سمجھتے ہین اس سے اونھین کچھہ غرض نہین کہ اسمین بھلائی ہے یا برائی بہبودگی ہو یا بربادی الغرض ابوعبداللہ تو اس فکر مین ہین کہ اپنے دلاور چچا ازذاجل کی اولوالعزمی کو مسدود کرے ادھر سیجی اس سوچ مین کہ جس طرح ہوسکے مسلمانون کی سلطنت کیا بلکہ نام ونشان تک برباد کرکے صفحۂ ہستی سے مثل حرف غلطہ کے چھیل ڈالے روز بروز علاقہ کو محدود کئے جاتے تھے آج یہ شہر لیا تو کل وہ چنانچہ ۱۴۸۶ء مین فردی نینڈ نے اپنے ایک توپ بجانے کی مدد سے الورا

اور دیگر قلعہ جات پر قبضہ کیا اگلے برس کاٹن قرطبہ روندہ پر قشتہ اور میں
مسیحی سلطنت کا مشرقی حصہ کل دبا بیٹھے مگر اس تبہ انزداجل خوب ہی
داد مردی دی مگر ہوہی کیا سکتا تھا ایک سور ما جیتا کتا بہاڑ کو ہیودے
انزداجل جب مسیحیوں کے مقابلے سے فی الجملہ ناکام واپس ہوا تو غرناطہ کے
اہل شہر نے حکومت سے خارج کر کے ابو عبد اللہ کو المیریا سے بلا کر بادشاہ
بنا لیا عبد اللہ نے اپنے زعم مین چچا کے مخالف سنکر غرناطہ مین قسم جمنا
غیر ممکن سمجھکر مسیحیون سے استمداد چاہی اور اس ذریعہ سے چچا کا مقابلہ شروع
کیا ابھی اثنا مین خبر پہونچی کہ شاہ فردی سنڈ نے قلعہ ویلز کا محاصرہ کیا
انزداجل یہ سنکر بھتیجے عبد اللہ کو نظر انداز کر کے مسلمان کی مدد کے لیے ویلز
روانہ ہوا لیکن ناکامیاب شکست کھا کر لوٹ آیا جب اہل شہر کو اس ناکامی
کی خبر ہوئی تو اہل شہر نے اوسکو دغا باز کا خطاب دیکر حکومت سے معزول کیا
اور شہر مین نہ داخل ہونے دیا - یہ مجبور دروازے سے پھر کر کاڈکس مین قیام
کیا اور اوسیکو دار الحکومت بنایا اودہر مسیحیون نے قلعہ ویلز کو لیکر مالگا کا
شروع کر دیا الجزری سر لشکر ایک بڑا شیر دل تھا جو پہلے قلعہ رونڈا کا عامل تھا
اور بسبب چھین لینے قلعہ کے مسیحیون سے سخت متنفر و بیزار تھا نہایت
جرات سے محافظت قلعہ مین ساعی ہوا اور فرڈیننڈ کی کوئی تدبیر نہ چلی
ہر چند کہ اوسنے گولے مارے ولقت بی اور حملے پر حملا کیا لیکن اوسکی
جرات کے سامنے کوئی تدبیر نہ چلی لیکن تقدیر سے چارہ نہین کہ قحط نے آ کر
خبر لی اہل شہر نے بسبب شدت فاقہ کشی کے الجزری کے کہنے پر التفات

تک بخشی کیونکہ اونکو تو بیرونی مدد کی توقع ہی نہ تھی اور ازذاجل نے دوسرے
مرتبہ جو مدد و سے کے لیے فوج روانہ کی تھی اوسکے سعادتمند بھتیجے عبداللہ
نے اثناء راہ مین خبرلی اور مار کر بھگا دیا مجبوراً دروازہ شہر کا کھولدیا اور وہ
الحجزری بالاحصار مین تھوڑی فوج سے محصور ہوکر بدستور مقابلہ کرتا رہا لیکن
بھوک سے اوسنے بھی مجبور ہوکر دروازہ بالاحصار کا کھولدیا فرڈی نینڈ نے
باشندگان شہر کو حکم دیا کہ اپنے مال ومتاع اثاث البیت جو اونکے پاس مع جو دہر
وہ دس قسطون مین اور خون بہا جو مقرر کیا وہ باقی آٹھ ماہ کے عرصہ مین ادا کرین
ورنہ غلامی قبول کرین غرضکہ تمام مسلمان مالگا سے نکالکر سوائیل مین آباد کیے
گئے۔ اور بعد ختم میعاد معینہ جب بقیہ خون بہا وصول نہوسکا تو پندرہ ۱۵ ہزار
بموجب شرط عہدنامہ نسلاً بعد نسلاً غلام قرار دیے گئے۔ اب صرف ایک
غرناطہ باقی رہا جسپر ابو عبداللہ چند روزہ حکومت پر پھولا ہوا تھا۔ فتح مالگا۔
کا تہنیت نامہ۔ فرڈی نینڈ کو لکھا۔ اب فقط ازذاجل ٹوٹی پھوٹی جمعیت سے
مقابلہ پر جما ہوا تھا۔ اور جب سے آلمیریا تک بالکل خودمختار حاکم بنا ہوا تھا۔ غرضکہ ۱۴۸۹ء
مین فرڈی نینڈ مسلمانون کے بچے کچھے علاقہ کیطرف متوجہ ہوا۔ اور مرشہ سے فوج
جمع کرکے مغرب کیطرف بڑھا اور اول بازا پر حملہ کیا مگر کچھ بس نہ چلا کیونکہ ازذاجل نے
مسیحیونکو بزور شمشیر پسپا کیا اودھر بالا بالا اونکے علاقجات مین غارتگری شروع
کردی یہ سال تو یون ہی گذرا دوسرے برس فرڈی نینڈ نے پھر بازا پر حملہ کیا۔ اور قرب
نواح کے علاقجات تاخت وتاراج کرنا شروع کیے جسکا نتیجہ محصورین کے قحط اور فاقہ کشی
کا وقوع ہوا۔ اگرچہ محاصرہ مین چھ مہینے صرف ہوئے اور کل بیس ۲۰ ہزار آدمی حملے

اور مقابلے مین ضائع ہوئے لیکن انجام کار ۱۴۸۹ء مین شہر فتح ہوگیا اسیطرح وہ
قلعے جو البکٹ زد کے علاقے مین مستحکم اور محفوظ سمجھے تھوڑے عرصے مین بذریعہ
رشوت یا حکمت عملی کے فتح ہوگئے ازذاجل نے نہایت دانشمندی سے خاتمہ کا
پر نظر کرکے اطاعت قبول کرلی اور شہر آلمیریا خود بخود فردی نیڈ کے سپرد
کردیا بادشاہ نے اتنا البتہ اوسکے ساتھ سلوک کیا کہ البکٹ زد کا چھوٹا سا قصبہ
اوسکی حکومت کے لیئے چھوڑ دیا۔ لیکن ازذاجل کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ جس
ملک مین اوسکی عزت وعظمت برباد ہو جائے پھر وہین کسیکی دست نگری کرے
کچھ عرصے مین اپنی ریاست فروخت کرکے افریقہ چلا گیا وہان سلطان فیض نے
اوسکے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین جو شخص اسکو حالت بیکس اور
لباس دریوزہ گری مین دیکھتا وہ ضرور اوسکی مصیبت پر روتا اوسکی کہنہ اور
دریدہ عبا پر عربی مین لکھا تھا کہ مین ہون بدنصیب اندلس کا بادشاہ بدنصیب
مجھسے عبرت لو رہے نام اللہ کا اب مسلمانون کے پاس صرف غرناطہ باقی رہگیا
جسکا حاکم عبداللہ تھا اور عبداللہ کا یہ حال کہ جب اوسنے یہ خبر چچا کی بداقبالی کی
سنی تو مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا۔ اس خوشی مین کہ اب کوئی کھٹکا ملک مین
نہین رہا اور شاہ فردی نیڈ میری مدد پر ہے مگر اس بات سے غافل کہ عہدنامہ
کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ جب ازذاجل کا علاقہ فتح کر لیوینگے اور المیریا پر
قابض ہو جائینگے تو ابو عبداللہ غرناطہ خود بخود سپرد کر دیگا۔ جب یہ ازذاجل
سے فارغ ہوا تو فردی نیڈ نے عبداللہ کو خواب خرگوش سے جگا یا کہ غرناطہ
خالی کر دیجیے اور اپنا وعدہ پورا کیجیے چند روز اسنے لیت و لعل مین رکھا۔

پھر ابو عبداللہ نے اونکو لکھا کہ الفارہ وعدہ کے سوا آپ کیا اور کوئی چارہ نہین ورنہ
آپنے وہ سلوک کیا جاویگا جو اہل مالگا سے کیا گیا اب یہ حیران کہ کیا کیجیے
لیکن اہل شہر نے موسیٰ نامی کو جو ایک شخص نہایت دلیر تھا سرگروہ بنا کر جوابا
لکھ بھیجا کہ اگر آپ ہمسے ہتھیار چاہتے ہین تو آپ خود آئیے اور ہتھیار لیجیے۔ فردی نینڈ
کب چپ بیٹھنے والا تھا پچیس ہزار فوج لیکر تاخت و تاراج کرتا ہوا چالیس دن
تک ملک و قلعہ کو خوب برباد کرکے قرطبہ کو واپس ہوا پھر موسیٰ کی اشتعالک
سے عبداللہ نے جنگ کی طیاری کی اور شمشیر بکف مسیحیون کے علاقہ کیطرف
بڑھا۔ گرد و نواح کے تمام مسلمان کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ ہرچند کہ مسیحیون کو خط غلامی
لکھ چکے تھے تمام عہد و پیمان بالائے طاق رکھکر اوس آخری جہاد مین شریک ہوئے
اور مسیحیون کے چند قلعہ پھر فتح کر لیے۔ اور سرحدی علاقہ کو تاخت و تاراج
کرڈالا اوس وقت کے جوش و خروش سے معلوم ہوتا تھا کہ غرناطہ پھر ایک مرتبہ
عالم شباب پر آنیوالا ہے لیکن افسوس کہ یہ روشنی چراغ سحری کی تھی ۱۴۹۱ء مین
فردی نینڈ مع ملکہ ازابلہ معمولی سالانہ جہاد کے لیئے کمربستہ ہوے اور عہد کیا کہ
بغیر فتح غرناطہ کے ہرگز واپس نہ ہونگے۔ چالیس ہزار پیادے اور بیس ہزار
سوار کا ایک لشکر جرار ہمراہ تھا اور علاوہ ازین والی لیون اور والی سینٹ یاگو
والی لگیدر۔ نواب سہ زاو۔ نواب کھیرا۔ حاکم ولنشیا۔ حاکم مالگا
والی ایلیز ہمراہ تھے۔ اب ابو عبداللہ نے مشورہ کیا بعض نے تو کہا کہ مقابلہ
فضول ہے مگر موسیٰ نے یہ صلاح ہرگز منظور نہ کی اور کہا کہ اگر آج وہ بیت
بنے عزت سے بیٹھے ہین تو واللہ عزت سے پہلے جان پر بنے گی یہ کہا اور تلوار

ٹیک کراوٹھ کھڑا ہوا موسیٰ کی پر اثر تقریر نے سکے دلون پر اثر کیا اور کل
لڑائی پر کمر بستہ ہو گئے اور فوج کی کمان موسیٰ کے حوالے ہوئی غنیم کے حوالی
شہر مین آنے پر۔ دروازے بند کر دیے تھے لیکن موسیٰ نے تمام دروازے
کھول ڈالے اور کہا کہ بجاے کواڑ کے ہماری آنکھین ان دروازون کی حفاظت
کرینگی وہ لگا کا حصہ مابین شہر اور مسیحی لشکر کے معرکہ کارزار تھا روزمرہ کا معمول
تھا کہ ایک مسلمان مسلح ہو کر لشکر مین آکر پکارتا ہے مبارزت طلب ہے کوئی جوانمرد
تم مین جو مقابلے پر آئے۔ جو مسیحی کہ اوسکے مقابلے کو آتا زندہ واپس جانا نصیب
نہوتا فردی نینڈ نے جب دیکھا کہ تمام جنگ آور ایک ایک کر کے میدان کے
نذر ہوے جاتے ہین اور حاصل کچھ نہین ہوتا تو اسنے ممانعت کی کہ کوئی
مسیحی مقابلے کو نہ نکلے جب محاصرہ کو طول ہوا اور حملون اور ہلون سے کچھ کام
نہ نکلا تو فردی نینڈ نے قحط کے زور سے دروازہ کھلوانا زیادہ مناسب سمجھا
اور یہ اسنے خلیفہ پیشین عبدالرحمن ثالث کے قدم بقدم چلا اور مثل طلیطلہ کے
محاصرہ کے ایک ہفتہ مین چھوٹا سا قصبہ شہر کے محاذی مین آباد کر لیا اور
بغیر جنگ جدل منتظر انجام کار رہا قحط نے اس موقع پر وہ کام کیا کہ لاکھہ
بہادر ہوتے تو نکر سکتے اہل شہر ضروریات سے مجبور ہو کر عبداللہ سے شدائد
فاقہ کشی کی شکایت اور صلح کرنے پر اصرار کرنے لگے مجبوراً بدنصیب بادشاہ کو
ماننا پڑا مگر شیر دل موسیٰ نے صلح کو پسند نہین کر کے ہتھیار لگا کر اور گھوڑے پر
سوار ہو کر شہر سے باہر ہوا مورخ لکھتے ہین کہ اسکو رستہ مین دس مسلح سوارون
سے موٹھ بھیڑ ہوئی چونکہ یہ ہتھیلی پر جان لیئے پھرتا تھا اور اسکی یہ آرزو نہ تھی

کہ اپنی زندگی مین غرناطہ کو ٹوٹا دیکھے۔ اون سب نے ایک ساتھ وار کیا اکثر کو مار لیا باقی
زخمی ہوے اور خود بھی زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا لوگون نے چاہا کہ اوسکو لیجا کر علاج
معالجہ مرہم پٹی کیجاوے مگر موسیٰ نے منہ پھیر کر جواب دیا کہ نہین چاہتا کہ میری لاش
دشمنون کی شرمندۂ احسان ہون۔ اور گھٹنون کے بل کھڑا ہو کر برابر لڑتا رہا یہانتک
کہ ہاتھ پاؤن نے بالکل جواب دیدیا۔ پھر اسنے آخری کوشش سے خود کو دریاے
زیل مین گرا دیا۔ اور غرق آب فنا ہوا۔ ۲۵۔ نومبر ۱۴۹۱ء کو عبداللہ نے کلیجہ پر پتھر
دھر کر فردی نینڈ کو کہلا بھیجا کہ آپ ہمارے گھر و بر کیا بلکہ دلون پر قبضہ کر لیجیے جب
فردی نینڈ کی سواری پاس آئی تو اوسنے اپنا منحوس ہاتھ بڑھا کر غرناطہ کی کنجی سونپ کر
معہ اہل و عیال کوہستان کیطرف روتا ہوا چلا گیا۔ اوسکی والدہ اوسکے ہمراہ تھی اوسنے کہا
کہ جس چیز کو تم کل مردون کی طرح نہ بچا سکے اوسکو آج عورتون کی طرح رونے سے کیا
فائدہ غرضکہ یہان سے پھر عبداللہ افریقہ مین چلا گیا اور دریوزہ گری پر اوقات بسر کی
اس عرصہ مین بدنصیب اہل غرناطہ نے سلطان ترکی اور خدیو مصر کو قاصد بھیجے
لیکن بےفائدہ کسی نے التفات نہ کیا بدنصیبان مسلمانان اندلس یون تو پہلے ہی عیسائیون
کے ہاتھون تباہ ہو چکے تھے لیکن اوسکی بعد اور بھی سخت مصیبتون مین مبتلا ہوئے کیونکہ
فردی نینڈ اور ملکہ الیزبہ کو مذہب مسیح کی اشاعت منظور تھی جبتک پادری ہرنینڈو
با اختیار رہا اوس وقت تک کسی قسم کی تکلیف نہوئی کیونکہ وہ سلیم الطبع ہی
ایسا ہی جب کارڈی نل قرطبہ مین آیا اوسنے اشاعت مذہب مین سہولیت نہ
دیکھی۔ اور مدار اسپر ٹھہرا کہ مذہبی بنا پر شدید قوت دیجاوے اور جو مذہب عیسوی سے
انکار کرے اوسپر جرم بغاوت قرار دیکر گرفتار کر لیا جاوے۔ اسی زمانہ مین اس جرم مین ایک

عورت بھی ماخوذ ہوئی تھی اور اوسکو جبراً قیدخانے مین لیجانے لگے تو مسلمانون نے حملہ کرکے چھوڑالیا اور غرناطہ مین ایک غدر کیصورت پیدا ہوگئی اور قریب تھا کہ آتش فساد مشتعل ہو لیکن کارڈینل کو یہ امر نہایت ناگوار تھا ملکہ کو سمجھا کر ایک فرمان اس مضمون کا جاری کردیا کہ تمام مسلمان جلاوطن ہوجاوین یا دعوت نصرانی قبول کرین اس فرمان کے جاری ہوتے ہی کل مسجدین جبراً بند کردی گئین اور لاکھون کتاب جو علمی سرمایہ تھا جلاکر خاکستر کردی گئین۔ اس ہنگامے مین اکثر لوگ عیسائی ہوگئے جسکے سبب سے بغاوت غرناطہ کی کچھ فرو ہوئی لیکن الکنزہ کے کوہستانی باشندون مین اس سے زیادہ جوش پیدا ہوگیا اوسکی سرکوبی کے لیے ۱۵۰۱ء الگیزڈ مع فوج کے روانہ ہوا جنرل مذکور وہان پہونچکر مع فوج کے تباہ ہوگیا اس باعث سے آتش غضب نصرانی اور مشتعل ہوگئی پھر توکویڈا اور اف ننڈلا نے قلعہ گوبجا کو چھین لیا اور کوئیٹ آف میری نے ایک مسجد کو باروت سے اوڑایا جسمین تمام عورتین اور بچے بھرے تھے شاہ فردی نینڈ نے قلعۂ رنجان کو فتح کرلیا اکثر مسلمان ان حملون مین کام آئے باقیماندہ مراکو اور مصر وغیرہ کیطرف بھاگ گئے اور وہان جاکر پناہ لی اس واقعے کے بعد ۵ برس تک امن رہا مگر کینہ کی آگ اندر ہی اندر سلگاکی مسلمان اگرچہ ظاہری عیسائی ہوگئے تھے اور فرائض مذہبی بھی ضرور پورا کرتے تھے لیکن نہایت بددلی سے پادریون کے روبرو اپنی اولاد کو بوسٹما کا پانی ڈلواتے تھے اور پھر آکر اوسے دھوڈالتے تھے پہلی نکاح گرجا گھر مین ہوتا تھا۔ پھر آکر شرع کے مطابق گھر مین عقد ہوتا تھا رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہونچی کہ مسلمانون کو اس حکم پر مجبور کیا کہ اپنا قطعہ اور لباس چھوڑکر مسیحیون کے تپلون

اور ٹوپی لیکر پہنیے زبان اور رسم و رواج بلکہ نام تک بدلیے - اونھین کا طریقہ سیکھیے طریقہ اور قانون ۱۵۴۲ء مین چارلس پنجم نے جاری کرنا چاہا لیکن بسبب مصلحت وقت کے اسکا عمل درآمد نہوا تھا - فلپ دوم اسکے بیٹے نے ۱۵۶۶ء مین سختی سے حکم عام دیا کہ زبان اور آداب اور طرز معاشرت بدلے - اور اس غرض کہ مسلمان طہارت سے جو اکثر امر اسلام ہے نہایت شرع مسیح مین داخل ہر بار رہین اونسے الحمرہ کے تمام خوبصورت حمام مسمار کردیے علاوہ اسکے ٹکس وصول کرنے والون نے رعایا پر ظلم اور لوٹ مار شروع کردی اسپر اتفاقاً چند کسانون اور سپاہیون سے جھگڑا ہوا - اور سپاہی کو مار ڈالا جب نوبت کشت و خون کی پہونچی تو عاقبت اندیشی سے مسمی فرج ابن فرج نامی جو بنی سراج سے تھا - اور رنگ سازی کا کام کرتا تھا کوہستان مین گھس گیا مسلمان مظلومون نے جو یہ سنا تو چارون طرف سے یہان اگر مجتمع ہوگئے اور بنی امیہ کی نسل سے ایک شخص کو مولوی محمد ابن امیہ کا خطاب دیکر اندلس کا بادشاہ بنایا ایک ہفتے کے اندر تمام پہاڑ باغیون سے بھر گیا - یہ الگزرا کی دوسری بغاوت ہے جو ۱۵۶۹ء مین واقع ہوئی یہ پہاڑ قریب بیس میل لمبا اور گیارہ میل چوڑا ہے راستے اسکے نہایت دشوار گذار ہین - اور جابجا اسکی سنگین ناہموار چٹانین تھین یہ آتش بغاوت دو برس تک مشتعل رہی اور یہ مسلمانون کی آخری کوشش تھی چونکہ وہ جان چکے تھے کہ دشمن چارون طرف سے گھیرے ہوے ہین - اور سوا اس مختصر جگہ کے دوسری جگہ انکی مفر نہین کہین سے امداد کی امید نہین انھون نے مجنونانہ جوش مین آکر اوٹھتے ہی گذشتہ سو برس کے ظلم و تشدد کا بدلہ لیا اور جو بن سکا لوٹ مار اور غارت و قتل مین کوئی بات باقی نہین رکھی پھر حاکم غرناطہ

مسمی مارکوئیس اور موڑسی جار نے منیاضانہ سلوک اور مہر و محبت کرکے
بغاوت کو بہت فرو کردیا تھا مگر ادر الولیس کے جیلخانہ مین مسلمان کل قیدیون کو قتل
کردینے سے فساد کی آگ اور بھڑک اوٹھی اون واقعون کے بعد مسلمانون
کی طاقت روز بروز بڑھتی گئی اور ابن امیہ تمام کوہستانی ملک کا مالک بن
بیٹھا اور سنہ ۱۵۶۹ء مین اسکے بسبب نالایق اور اوباش ہونے کے کسی نے سوتے
وقت گلا گھونٹ دیا اوسکے بعد ایک اور شخص مسمی مولوی ابوعبداللہ مسند نشین ہوا
سنہ ۱۵۷۰ء سوم سرما مین ڈون جون آف اسٹریا بادشاہ فلپ کا سوتیلا بھائی
شاہی فرمان حاصل کرکے مسلمانون کو مستاصل کرنے کو روانہ ہوا اور اوسنے آتے
ہی قتل عام شروع کردیا کہ خون کے ندی نالے بہ گئے اوسنے ہزارون
عورت مرد اور بچے اپنے سامنے ذبح کروا ڈالے تمام الکنزا کے دیہات کو مسلح
تسبیح بنا دیا مولوی ابن ابوعبداللہ کا سر کاٹ کر غرناطہ کے مڈھ کے دروازے
پر لگا دیا۔ چونتیس برس تک دیکھنے والون کے لیے سراپا عبرت رہا جلیل القدر
سالار نے سرکوبی سے فارغ ہوتے ہی عام قتل اور غارت گری کا بازار
گرم کیا پانچوین نومبر سے پہلے ایک پرکالہ آتش بغاوت کا باقی بچھوڑا کہتے
ہین کہ بیس ہزار سے زیادہ مسلمان پہلی لڑائیون مین کام آئے اور پچاس ہزار
ایک تیوہار کی خوشی مین جو ۵۔ دسمبر کو تھا ذبح کیے اور جو بچے اونکو جلاوطن کیا
ہزارون تو بسبب نادار ہی اور فاقہ کشی کے راستون مین مر گئے اور اس جلاوطنی
کا سلسلہ سنہ ۱۶۱۰ء تک برابر جاری رہا سنہ ۱۶۱۰ء سے سترہوین صدی کے عشرہ
اولی تک علاوہ مقتول اور مفرور وغیرہ کے تین لاکھ مسلمانون کو دیس سے نکال دیا

اور ایکہزار سات سو ستر ہ مین یہ واقعہ ہیبت ناک پیش آیا بیشک خدا ہی کے
قبضے مین تمام ملک اور سلطنت ہین
وہ جسکو چاہتا ہے اوسکو دیتا ہے

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

کوئی مذہب کوئی مشرب کوئی ملت کوئی پنتھہ دنیا مین ایسا نہین کہ جو
ہماری سرخی عنوان کا مقر اور معترف نہو کیا ہند کیا سندھ کیا روم کیا شام
کیا فرنگ کیا چین کیا ایشیا کیا افریقہ کیا امریکہ کوئی ملک دنیا مین ایسا نہین
جہان کے عقلا و حکما کا اسپر عمل درآمد نہو کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ
اگر غور کیا جاوے تو بہت سے ایسے امور ہین جو مشاہدات اور تجربات
سے تعلق رکھتے ہین خواہ وہ تاریخ اور واقعات سے متعلق ہون یا کسی اور امر
سے جو فقط سماعی ہون گو اوسکے ناقل نے نہایت احتیاط سے اوسکا عملدرآمد
کیا ہو۔ مگر جب اونکو کسینے بنظر غور ملاحظہ کیا ہوگا تو کچھہ نہ کچھہ فرق کمی و بیشی کا
ضرور پایا ہوگا کیونکہ بعض اسباب ہی اسکے ایسے ہین منجملہ اونکے کچھہ ہم اپنے
کلام کی تصدیق کے لیے ظاہر کرتے ہین مثلاً کوئی حال کسی قوم یا جگہ کا
کسینے درج کتاب کیا تو اوسنے وہ حال بچشم خود تو دیکھا نہین فقط کسی مخبر
کتاب سے درج کیا اب ہمین اعتبار اوسکا کسطرح آئے اسکے کئی سبب ہین
سب مین بڑا سبب تو رعایت قومی اپنی اپنی قوم کی ہر شخص رعایت کرتا ہے
دوسرے تعصب بھی غیر مذہب والیکو اہانت کرنا گویا فرض منصبی ہے اب
رہا قائل جسنے کیفیت بافیہا دریافت کی ہو تو ہزاروں مین ایک آدہ آدمی

مدرک کلیات وجزئیات ہوتا ہے نہ کہ ہر شخص کچھ بہت واقعات ایسے سماعت مین
آئے جنکی کچھ اصل ہی نہین ہوتی ہر شخص نے اپنی زندگی مین بہت سے ایسے
واقعات مشاہدہ کیے ہون گے منجملہ اونکے مشتے نمونہ از خروارے - عمر ہی
گھس گھس تو مشہور ہی ہے - گوالیار مین مہاراجہ جینکوباجی کے یہان لڑکا پیدا
ہوا توپین سلامی کی متعین صدر لینڈ صاحب بہادر جوادسن مانے مین پریسیڈنٹ تھے
صدر کورپورٹ کی وہان سے خریطہ مبارکبادی آیا - صاحب موصوف خوشی
خوشی لیکر دربار مین آئے تب ہی آو بھگت ہوئی سبب غیر معمولی تشریف آوری
کا دریافت کیا خریطہ پیش ہوا معلوم ہوا کہ لڑکا نہین لڑکی پیدا ہوئی ہے
یہ سنکر صاحب کے ہوش پران وحواس باختہ اب نادم وپشیمان ہوے کہ اب صدر
کو کیا لکھون الغرض صاحب بہادر نے اہلکارون کو ڈانٹ بتائی اور کوٹھی
کو واپس آئے یا مثلاً نواب دولھا مرحوم اور بیگم صاحبہ قدسیہ کا تنازعہ تھا اور
نواب صاحب مع فوج آشٹہ مین مقیم تھے اور ادودھر سے روانگی فوج کی تیاری
ولکنسن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ سہور محرم کا مہینہ تاریخ دسوین سفر کا دن
کربلا کے قریب تعزیون کی دھوم خلقت کا ہجوم یکایک شور ہوا کہ وہ نواب
دولھا آگئے - بھگدڑ پڑ گئی مین تجھپر تو مجھپر سیکڑون مندیل اور دوشالے
اور کفشین تمام رستہ مین مارے مارے پھرتے فتحگڈھہ کی توپین بھی یاد ہوئی
دنادن چلنا شروع ہوئین سیکڑون آدمیون کے تعزیے شہید ہوے بیگم صاحبہ
نے صاحب ایجنٹ کو سیہور سے طلب کیا اب صاحب حیران کہ نواب صاحب
کے پاس سے آشٹہ سے ابھی خط آیا ہے یہ کیا ہوا ہوگئے - ابھی بھوپال پہونچے

مجبورا بھوپال آئے مہان دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک گاے کسی سبب سے
بچک کر کے ایک تعزیہ پر ہجوم مین گری - تعزیہ ٹوٹا - ایک دو زخمی ہوئے وہ چلائے
کہ ہاے مار ڈالا جب دوسرے تعزیہ پر گری تو اونسے کہا وہ یہ آ گئے - لوگون نے
جانا نواب دولہا ہین - پھر کیا تھا میدان صاف تھا صاحب بہادر نے جو کچھہ
دلمین آیا کہا لیکن پھر ہوتا ہی کیا تھا اور جیسے محمد حسن صاحب مخزن الادویہ کو تو آپ
لوگ جانتے ہونگے کہ مشہور آفاق ہین - کیونکہ اونکو علم وفضل مین کمال ہی ایسا تھا
میرے اظہار کی چندان ضرورت نہین آپ لوگ خود مجھسے زیادہ جانتے ہونگے
لیکن افسوس کہ باوجود اس علم وفضل و کمالات کے ہماری سرخی عنوان پر عمل
نہین کیا تو آج ہماری نکتہ چینی کے مورد ہوے کہ آپ مخزن مین تحریر فرماتے
ہین کہ برگ قافلہ مثل برگ انار ہست یا درشت اگر ذرا بھی آپ لوگ کوشش کر کے
ملک ملیوار کہ جو ایک مدراس کا ضلع ہے یا سیلان کو ملاحظہ فرمایئے تو آپ کو اس
قول کی تصدیق بخوبی ہو جائیگی میرے زیادہ تصدیعہ دینے کی ضرورت نہین
اور اسپر کیا موقوف ہے بعض مین کے حالات ملاحظہ کرو کہ جنکا کچھہ اورنگ مین
مین مذکور ہو چکا ہے - اب تو انھین پر اکتفا کرتا ہون اسی پر ہم حالات اندلس کو
بھی قیاس کرتے ہین کہ وہان کے واقعات لکھنے والے دو قوم مین اہل اسلام
یا نصارا تو اہل اسلام کا جنھون نے بچشم خود دیکھا تھا تو اونکا وہان خاتمہ ہی ہو گیا
رہین اونکی کتابین وہ سب برباد ہوئین اور باقی رہے اور مورخ عرب تو اونھون نے
دور سے سنے سنائے واقعات قلمبند کر دیے کچھہ حال واقعی اور کچھہ رعایت قومی
اب رہے نصارا اسپین تو انھون نی اون واقعات کو بطور خود برعایت تعصب

نہیں درج کیے اہل کانفرنس نے کہ اونکے مزاج میں خفقان تعصب ہی نہیں اور
انصاف پسندی ہے - اونمیں سے چھانٹ چھانٹ کر لکھا لیکن پھر کہانتک
اسلیے اسیکے خادم نے اس عنوان - شنیدہ کے بود مانند دیدہ پر عملدرآمد کیا

بقیہ سفرنامہ

ہم شروع کتاب میں اپنا سفرنامہ مختصر بندر مارسیل تک مذکور کرچکے ہیں
یہان اعادہ کی اوسکی کچھہ ضرورت نہ سمجھی غرضکہ بتاریخ ۱۳ نومبر ۱۸۹۳ء بندر
مارسیل علاقہ فرانس پہونچے وہان دو دن قیام کیا اسواسطے کہ مترجم کی نہایت
ضرورت تھی غرضکہ بذریعہ ایجنٹ کوک کمپنی ایک فرانسیسی کو جو کچھہ تھوڑی تھوڑی
عربی جانتا تھا ایک پونڈ روزینہ علاوہ خوراک اور کرایہ مکان اور ریل پر نوکر رکھکر
خادم کو وہین چھوڑکر اور ہیئت تغیر کرکے آٹھہ بجے شب کو بارسلونا کیطرف
روانہ ہوے دو بجے شب کو سلیس سے ریل کی بدلی ہوئی چار بجے پر تک پہونچے
یہ علاقہ اسپین ہے - علاقہ فرانس تمام ہوا یہان مال کی تلاشی ہوئی ریل کی بدلی
ہوئی دس بجے دنکو بندر بارسلونا پہونچے - بارسلونا ایک پر فضا بندر ہے -
اسپین کی بڑی تجارت گاہ - ڈھائی لاکھہ آدمیونکی مردم شماری ہے کل جہاز
یہان سوداگری ہین سرکاری جنگی کوئی نہین ہے - مارسیل سے دریا کے کنارے
ریل آتی ہے کہین لب دریا واقع ہے کہین پہاڑون مین سے ہو کے بڑے اسٹیشن
یہ ہین (۱) آرلا (۲) ترسکن (۳) مجلی (۴) شنت (۵) بی ریہ (۶) سیرغل -
یہان دو آثار قدیمہ موزکے وقت کے دیکھے - دونون مسجدین عالیشان ہین
جنکو کلیسہ بنائے ہین اور بعینہٖ بجنسہٖ موجود ہین قاعدہ مور یہان کل مسلمانون

کو کہتے ہین اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہان پہلے مسلمان ملک مورا کو سے آئے تھے اور
اسی وجہ سے جینیا مین بھی مورو کہتے ہین کہ پہلے اہل جینین نے اسپین والون کی
زبانی جبکہ انکی پہلے وہان تجارت گرم تھی یہی نام سنا تھا یہ وہی بارسلونا ہی کہ
سنہ ۲ ہجری مین خلیفہ حکم ثالث کے عہد مین جبکہ مسلمانون اور عبد اللہ
ابن عبد الرحمن ثانی اسکے چچاؤن نے اسپر خروج کیا تھا اور سلطنت اندلس مین
کمال درجہ تہلکہ تھا اسوقت نصاریٰ نے فرصت غنیمت جانکر اسپر قبضہ کر لیا تھا
اسکا یہی نام قدیم مور کے وقت کا ہی کسی طرح کی اسمین تحریف واقع نہین
ہوئی ہم کٹرلنس نون بارسلونا ہوٹل مین اوترے تھے وہان سے بلنشیا
کو آٹھ بجے ریل مین روانہ ہوئے راستے مین تین بڑے اسٹیشن ملے (۱)
ترا گونا (۲) کسٹلن (۳) سنگت - اسکو رومیہ بھی کہتے ہین صبح چھ بجے پہونچے
بارسلونا سے ویلنشیا ایک سو ساٹھ کلو میٹر ہے کلو میٹر میل سے کچھہ ہی کم ہوتا ہی ویلنشیا
کی مردم شماری ایک لاکھہ چھہتر ہزار ہی نصف شہر کے قریب کل پرانی عمارت سے
اور گلی کوچے بھی بہت تنگ ہین یہان تین مسجدین ہین ایک کا نام کلو شتو
دوسرے کا نام کندران مین تمریہ تیسرے کا نام سن بازل کمبتو علاوہ ازین
ایک دروازہ گول محراب کا عظیم الشان اسکے دونون بازو پر دو برج قدیم
شہر پناہ کے منہدمہ دیوار کا اب تک یادگار باقی ہے اور اسمین مور کے
وقت کے چوبی کواڑ کہنہ موجود ہین دوم دروازہ رفیع دار الحکومت جسمین
کچھہ عمارت بلند بطور دالان کچہری کے ہے جسکا نقشہ کتاب ہذا مین درج کرینگے
یہان کا انار بہت بڑا اور عمدہ مثل دمشق اور انگور گول دانہ کا خوش ذائقہ

اور لطیف ہوتا ہے۔ دلینشیا سے دو بجے دن کے روانہ ہوئے رات کے دو بجے
الکسر شاید القصر ہو مین ریل بدلگئی دلینشیا سے کارڈوبا پانسو اسی کلو میٹر ہے راستے
کے بڑے اسٹیشن یہ ہین (۱) بداخرنا (۲) جسابیو (۳) الکسر (۴) بوبدیلیا
راستے مین ایک ندی ملی (ابندوغا) دن کو راستے مین بجز نارنگی کے
درختون کے کوسون تک زیتون دوسرا درخت نظر نہین آیا سرے پانون تک
خوب لدے ہوے پھر دوسرے دن زیتون اسی کثرت سے ملا۔ یہان سے نارنگی
پرتگیس کو جاتی ہین راستہ مین تمر یعنے کھجور عرب کا یادگار بھی کثرت سے
ملتے ہین مگر شیرین کم۔ دوسرے روز دس بجے دن کے کارڈوبا پہونچے

کارڈو یعنی قرطبہ

بحمد اللہ بر آئی آرزو اور قرطبہ دیکھا پھر اتحاد ملین میرے شوق کا ایک اب ہے
قبل اسکے او جاڑ قرطبہ شہر کا حال چشم دیدہ اور مسجد کی کیفیت کہ مقصود کلی اور
غایت اصلی اس سفر سے ہے گزارش کرتا ہون جو واسطے سیاق کلام کے پہلے ترجمہ
انگریزی اور عربی سے مثل کارنامہ مور اور طبقات اندلس جو ملاحظہ مین آئے
واسطے ملاحظہ ناظرین کے ترتیب اوراق کرتا ہون تاکہ مطالعہ کنندگان اخبار
و اصحاب دوسرے پر اصل حقیقت بموجب منشا اس شعر کے شعر از نقش و نگار در و دو
دیوار شکستہ ؎ آثار پدیدست صنادید عجم را بخوبی منکشف ہوجاے خلیفہ کا
شہر ایک مورخ مسیحی لکھتا ہے کہ عرب کا قول ہے کہ قرطبہ عروس اندلس ہے اوسکا
لمبا سلسلہ سلاطین کا اوسکی ناموری کا تاج ہے۔ اوسکی پچلڑی لون موتیون کی ہر
جو اوسکے شعر نے زبان کے سمندر سے نکالی ہے اوسکی پوشاک علم و فضل ہے

اور فن و ہنر اوسکی پوشاک کی جھالر ہے ہم جب یعنی انگریز اسکا خیال کرین کہ وہ
تحریر جو عربی مورخون نے کی ہے قرطبہ کی نمود کی دسوین صدی سے متعلق ہے
درحالیکہ اوسوقت ہمارے بزرگوار لکڑی کے جھونپڑون مین رہتے تھے اور بانس
پر سوتے تھے زبان ہماری بے ترکیب تھی لکھنا پڑھنا چند ملکون مین تھا تو ہم مسلمانون
کی عجیب و غریب تہذیب کو کسی قدر سمجھہ سکتے ہین کہ تمام یورپ اوس وقت جہالت
مین ڈوبا ہوا تھا۔ صرف قسطنطنیہ اور اٹلی کے بعض مقامات پر تہذیب کے آثار باقی تھے
تو دار السلطنت اندلس کی کچھہ قدر ہو سکتی ہے باشندہ وہان کے۔ تپاک اور بے تکلف
برتاو عقل و فراست خوش خوری خوش پوشی شہسواری کے لیے مشہور تھے۔ ارباب
علم و فضل و کمال مین عدیم المثال روسا وہان کے فیاضی مین مشہور اور ہر فن
کے جنگ و جدل سے ماہر دنیا کے تمام حصون سے طالب علم آکر ہر قسم کا علم حاصل
کرتے تھے مسکن علما اور قیام تحصیل علوم تھا اہل علم اور اہل حرفہ ہمیشہ ایک دوسرے
پر سبقت لیجانیکی کوشش کرتے تھے۔ شریف اور نیک لوگون کا دنگل تھا قرطبہ
اندلس کے لیے ایسا تھا جیسے سر جسم کے لیے۔ اوسکی وسعت اور خوش وضع کا اندازہ
کرنا ناممکن ہے جو خلیفہ اعظم کے وقت مین تھی محل القصر اب ویران ہے
اوسکے خرابات مجلس اور مکانات کے کام مین لائے جاتے ہین دریاے وادی الکبیر
پر ایک پل موجود ہے جو پہلے خلیفہ بنی امیہ کے سیاحون کو ایک حیرت مین ڈالتا ہے
اس شہر کی وسعت کی بابت مورخون مین اختلاف ہے مگر صحیح اندازہ لمبائی کا دس
میل تھا وادی الکبیر کے کنارے سنگ مرمر کے مکانون مسجدون اور باغون سے جگمگاتے
تھے جن مین نایاب پھول اور درخت دوسرے ممالک کے ہوشیاری سے لگائے

جاتے تھے۔ اور عربون نے اپنا طریقہ آبپاشی کا جاری کیا جس مین اہالیان
اسپین اونکے پیشتر اور بعد کبھی برابر اونکے نہین ہوے پہلا بنی امیہ کا سلطان
ایک خرما کا درخت شام سے لیگیا تھا تاکہ اوسکو اپنے وطن کی یاد دلاوے
اور اوسکے نام پر اسنے ایک غمگین نظم اپنی جلاوطنی کی توجہ مین تصنیف کی
یہ درخت خرما اوس باغ مین نصب کیا گیا تھا جو اوسنے اپنے دادا ہشام کے
باغیچہ واقع دمشق کے دیکھا دیکھی ترتیب دیا تھا جہان وہ بچپن کی حالت مین
کھیلا کرتا تھا اوسنے اپنے کارپرداز تمام دنیا مین ممالک غیر کے درخت پودے
اور تخم لانیکے لیے بھیجے اور سلطان کے باغبان ایسے ہوشیار تھے کہ اونھون نے
ان غیر ملک کے درختونکو بہت جلد پرورش کر دیا اور محل سے تمام ملک مین پھیلا دیے
اسی طرح انار ایک تخم سے بویا گیا جو دمشق سے لایا گیا تھا ان بہت سے باغون کی
آبپاشی کے واسطے پہاڑون سے پانی بذریعہ شیشہ کے نلون کے لایا جاتا تھا
چنانچہ پہاڑونپر نشانات اون پانی کے کامون کے اب تک دکھائی دیتے
ہین اور اونکے ذریعہ سے بہت سا پانی سنگ مرمر کی جھیلون اور چشمون اور
تالابون مین پہونچایا جاتا تھا۔ مورخ لوگ سلطان کے محلون کی عجیب غریب
باتین لکھتے ہین اون مین سے خاص ایک محل سکونت تھا جسکا پھاٹک نہایت
عمدہ بنا تھا اوس مین سے مسجد کلان کو جانیکا رستہ تھا جس مین بادشاہ ہر جمعہ
کو جاتا تھا اور اوسکے تمام رستہ پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک عمدہ
قالینون کا فرش ایک محل پھولونکا محل کہلاتا تھا دوسرا عشاق کا تیسرا قناعت
کا چوتھا تاج کا اسی طرح اور دن کے نام تھے۔ چنانچہ منجملہ اونکے ایک بنی امیہ

کے پرانے وطن کے نام پر دمشق کہلاتا تھا اوس آخیر محل کی چھتیں سنگ مرمر
کے ستونوں پر نصب تھین اور فرش پر سنگ موسیٰ کا کام تھا یہ محل ایسا خوبصورت
تھا کہ جسکی تعریف شاعرون نے لکھی ہے۔ قرطبہ کے بعض باغون کے نام
دلکش ہین جنسے دیکھنے والون کو چھرتے ہوے پانی سکے قریب سونے اور بچھونون کی
اور میوؤن کی عمدہ خوشبو کے لطف اوٹھانیکی ہوس ہوتی دریا ے وادی الکبیر
کا خاموش بہاؤ باشندون کے لیے دائمی مسرت کا باعث تھا اسکے اوپر
ایک نہایت عمدہ پل سترہ محرابون کا تھا جو اب تک اہل عرب کی لیاقت انجینیری
کا گواہ ہے تمام شہر نفیس نفیس عمارتون سے بھرا ہوا تھا جنمین سے ۵۰ ہزار سے
زیادہ مکانات امرا اور سرکاری لوگون کے تھے ایک لاکھ سے زیادہ مکانات
عوام کے تھے اور سات سو مسجدین اور نوسو حمام تھے۔ یہ اسلامی شہرون مین
نمودی چیز ہے کیونکہ مسلمانون مین صفائی صرف طہارت کی غرض سے ہے
بلکہ ہر عبادت سے قبل اسکا ہونا ضرور ہے بخلاف اس قرن اوسط کے کہ نصرانی
نہانے دھونے کو مسلمان کا دستور سمجھکر اوسکی ممانعت کرتے تھے اور منک
لوگ اپنی کثافت پر یہان تک ناز کرتے کہ ایک نصرانی زاہدہ لکھتی ہے کہ اوسنے
سات برس کی عمر تک اپنے جسم کا کوئی عضو نہین دھویا بجز اونگلیون کی پورون
کے جب وہ ماس لینے جاتی جب علامت خاصہ نصرانی تقدس کا ٹھہرا تو مسلمان
نہایت مبالغہ کے ساتھہ طہارت کرتے اور اپنے جسم کو بغیر پاک کیے اپنے خدا
کی طرف جانے مین جرات نکرتے جب اسپین پھر نصرانی بادشاہون کے ہاتھہ
آیا فلپ دوم بادشاہ اسپین شوہر میری ملکہ انگلستان نے حکم دیا کہ تمام حمام

کھود ڈالے جاوین - اس بنیاد پر کہ یہ یادگار اسلام ہین قرطبہ کی عمارتی چیزون
مین بڑی مسجد نمبر اول ہے اسکی تعمیر ۷۸۴ء مین عبدالرحمن اوّل نے شروع
کی اور اسی ہزار اشرفیان صرف کین جو اوسے گاتھون سے بطور غنیمت
پائی تھین یہ مسجد نہایت عمدہ نمونہ یورپ نے اسلامی کمال کا دنیا مین ہے
ایک نے ستونون اور دیوارون پر سونا چڑھایا دوسرے نے نیا مینار بنوایا کسی نے
لاؤ کا برآمدہ نمازیونکی آسایش کے لیے زیادہ تعمیر کیا - اس طرح سقف
مکان پورب پچھم تک اونیس اور اوتر سے دکھن تک اکیس ہین اس مین
اکیتیس دروازونسے نمازی داخل ہوتے چھت ایکہزار ستونون پر تھی فرش
مین چاندی اور سنگ موسی کا کام تھا اور ستونون مین سونے جواہرات کے
پچیکاری منبر عمدہ لکڑیون اور ہاتی دانت کا تھا اکثر قیمتی پتھر سونیکے کیلون سے
جڑے تھے چار حوض وضو کے لیئے جن مین دیرات پہاڑون سے پانی آتا اور
مسجد کے متعلق بہت سے مکانات پچھم کیطرف تھے جن مین غریب مسافر ٹھہرا کرتا
پاتے سیکڑون پیتل کی لالٹینیں گرجون کے گھنٹون سے بنائی گئی تھین
مسجد کو روشن کرتی تھین ایک بڑی موٹی بتی پچاس پونڈ کی رات دن واعظ
کے سامنے ماہ رمضان مین جلا کرتی تھی اس مسجد عالیشان کی عمارت کا ابتدائی
سلسلہ ابھی ہنوز ناتمام تھا کا اسکا بانی یعنی عبدالرحمن اوّل چل بسا اوسکے بعد
اوسکے لڑکے ہشام قدسی نفس نے صوبہ ناربون کے غنائم سے اوس عمارت
کے سلسلہ کو ختم کیا پھر حکم بن ہشام نے اسکے تمام دروازون اور ستونون
کو مطلا کرنے مین بیش بہا دولت صرف کی پھر عبدالرحمن ثانی نے ایک نیا

مینار طلائی کا جو ایک سو پچاس فٹ بلند تھا نصب کیا۔ غرضکہ انکے بعد جو فرمانروا
ہوتا گیا اپنا یقائے نام اور حصول ثواب کے خیال سے اس عجیب غریب عمارت
مین کچھہ ترمیم کرتا رہا یہانتک کہ خلیفۂ اعظم عبدالرحمن ثالث نے ایک اور درجہ
بڑھایا تین سو باون آدمی خدام فقط اس کام پر معمور تھے کہ اگر کی بتیان اور عود
عنبر منقل آہنی مین جلا کے اونکے بخورات سے نمازیون کا دماغ معطر کیا کرتے تھے
اور لالٹینون کے لیے جن مین روزانہ دس ہزار بتیان جلتی تھین روشن کیا کرین
اس مسجد کی بہت خوبصورتی اب تک باقی ہے۔ سیاح لوگ ستونون کے جنگل مین
کھڑے ہوکر بتصویر حیرت بنجاتے ہین ہر جانب بے شمار ستون نظر آتے ہین سنگ
سماق زبرجد سنگ مرمر اب تک اپنی جگھون مین قائم ہین عمدہ سنگ موسی کی شیشہ
جنکے بنانیکے لیے بی بائی زین تم سے کاریگر آئے تھے جواہرات کیطرح اب تک
چمکتے ہین صحن نارنگیون کے درختون سے اب تک بھرا ہے دیکھنے والا جب اس
مسجد کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو تصور بے اختیار قرطبہ کے ایام اقبال کیطرف
جاتا ہے یعنے خلیفۂ اعظم کے اوج اقبال کے زمانہ کیطرف جو پھر نہ لوٹیگا یہ شہر پہاڑ
کے نشیب کیطرف لب دریا واقع ہے اوسکا نام وادی الکبیر ہے اسپانیہ والے
گوا ڈل کیوا۔ کہتے ہین لب ساحل قلعہ کی فصیل بھی بلند بلند دروازے اور شکستہ
دیوار باقیماندہ اب بھی اوسکی عظمت اور شان کی گواہی دے رہے ہین۔
ایک دروازے کے روبرو پل قدیم ہے۔ تیرا محراب کا نقشہ دیکھو دریا کی دوسرے
کنارے پر بھی آبادی ہے اور اوس طرف پل کے بھی دروازہ عالیشان ہے۔
جسکے گوشے مین لب ساحل ایک برج وسیع جو ایک مختصر عمارت کے شامل ہے بنا ہے

معلوم ہو کہ اس سے زیادہ عجیب و غریب شہر اور محل زہرا تھا کہ جو عبد الرحمن ثالث
نے اپنی زوجہ زہرا کی خواہش سے اوسکے نام سے بنایا تھا جبل العروس کے
دامن مین قرطبہ کے قریب ہر سال اپنی آمدنی کا ایک ثلث اس تعمیر مین صرف
کیا اور یہ سلسلہ اوسکی سلطنت کے بقیہ پچیس سال تک اور اوسکے بیٹے کی سلطنت
پندرہ سال تک جسمے بہت اضافہ کیا جاری رہا دس ہزار مزدور ہر روز کام
کرتے اور چھ ہزار پتھر ہر روز نئے شہر کے مکانات کی تعمیر کے لیے تراشے اور
ہموار کیے جاتے تھے ہزار لدو جانور مصالحہ موقع پر پہونچانے کے لیے ہر روز
کام کرتے اور چار ہزار ستون استادہ ہوتے جسمین سے اکثر امیر قسطنطنیہ کی
طرف سے ہدیہ ہوتے یادگار شیخ سفکس اور دیگر مقامات سے آتے علاوہ اوس
سنگ مرمر کے جو تراگونہ اور المیریا کی کانون سے نکالا جاتا وہان پندرہ ہزار
دروازے تھے جپر لوہا صاف کیا ہوا پیتل سے چڑھا تھا اس نئے شہر مین خلیفہ
کے محل کی چھت اور دیوارین سنگ مرمر اور سونے کی تھین اور اوس مین
ایک عجیب و غریب تراش کا فوارہ تھا جو کہ ایک امیر نے نذر دیا تھا اور ایک
نادر موتی بھی تحفتاً بھیجا تھا کمرہ کے وسط مین ایک ظرف پارہ سے بھرا ہوا تھا اور
دونون جانب آٹھ دروازے دندان فیل اور آبنوس کے چوکھٹون مین جڑے
تھے اور بیش بہا پتھرون سے مرصع تھے جب دھوپ اون دروازون سے
آتی اور سیماب کو بیقرار کرتی کل کمرے مین بجلی کیسی لپکین نظر آتین اور اہل دربار
چکاچوند کے وجہ سے آنکھین بند کر لیتے مورخان عرب عجیب و غریب افسانہ
مدینتہ الزہری کے بابت بیان کرتے ہین ایک مورخ لکھتا ہے کہ اگر ہم

تمام اصلی اور مصنوعی خوبصورتیان جو مدینۃ الزہرہ مین ہین بیان کرین تو بہت
طوالت ہوگی اس مین چشمہ جاری تھے پانی موتی سا صاف تھا لہلہاتی باغ
دربانون کے عمدہ مکانات اور اعلے عہدہ دارون کے نفیس محل تھے ہر قوم و
ہر مذہب کے سپاہیون جھوکردن غلامون کا ہجوم تھا جو ریشمی اور کمخواب کے کپڑے
پہنے شہر کی چوڑی سڑکون پر ٹہلتے پھرتے تھے محل کے عمدہ کمرون اور وسیع
صحنون مین جوق جوق پھرتے قاضی فقیہ اور شاعر متانت سے خرامان آتے
محل کے ملازمان قسم مذکور کی تعداد تیرہ ہزار سات سو پچاس تخمینہ کی گئی تھی جنکو
ہر روز گوشت علاوہ چڑیون اور مچھلی کے تیرہ ہزار پونڈ دیا جاتا اور مختلف اقسام
اور درجہ کی عورتون کی تعداد جو حرم سلطانی مین داخل تھین یا اونکی خواصون
مین منسلک تھین چھہ ہزار تین سو پچاس تھین جنکو تیرہ ہزار پونڈ گوشت ہر روز
دیا جاتا تھا بعض کو دس پونڈ روز دیا جاتا تھا اور بعض کو باعتبار اونکے منصب اور
درجہ کے کچھہ اور زیادہ بمقدار علاوہ مرغی اور تیترون وغیرہ اقسام کے پرندون
شکار کے گوشت اور مچھلی کے تھے مدینۃ الزہرہ کے تالاب کی مچھلیون کے واسطے
بارہ ہزار روٹیون کا راتب مقرر تھا اور اسکے علاوہ چھہ وزن مسور جو ہر روز پانی
مین بھگوئی جاتی اس قسم کے بہت واقعات نہایت شرح و بسط کے ساتھ اُس
زمانہ کی تاریخون مین موجود ہین اور فقہا اور شعرا نے انکی توضیح مین ثنا و صفت
بہت کچھہ کی ہے جن لوگون نے ان سبکو دیکھا اونھون نے اقرار کیا کہ بلاد اسلامیہ
مین انکے مثل کہین نہ تھا دور دراز ملکون کے سیاح اور ہر رتبہ اور ہر پیشہ کے لوگ
گو اونکا کچھہ ہی مذہب ہو والیان ملک۔ سفیر۔ تاجر۔ حاجی۔ فقہا۔ اور شاعر

سب اسپر متفق تھے کہ اونھون نے اپنی سیاحت مین اوسکے مثل نہین دیکھا
فی الواقع اگر اس مین چکنے سنگ مرمر کے چھجے اور سنہرے کمرے اور ہر طرح اور
ہر قسم کی دستکاری کے کام سواے عمارت کے صناعی نقشہ کی عمدگی تناسب
اور خوبصورتی دیوار گیریون اور آرایش کی نفاست اور نیز ستونون کی بناب
اور ہموا داری مین اسی طرح معلوم ہوتی گویا کل سے ڈھال دیئے ہین رنگ آمیز
جو نہایت عمدہ منظرون کے متشابہ ہوتے مصنوعی جبل نہایت مضبوطی سے
بنائے گئے تھے - اور حوض جس مین ہمیشہ پانی مصفا بھرا رہتا تھا عجیب
فوارہ قابل حمد وثنا وہ خدا بزرگ و برتر ہے جسنے اپنے ناچیز بندون سے ایسے
عجیب وغریب محل تعمیر کرائے اور اونکو بطور معاوضہ کے اس دنیا مین آباد ہونے دیا
اور انکو نیکی کے رستہ پر مستقل ہونے کے لیے یہ نعمتین عطا کین جو عکس بڑی نعمتون
کا ہے جو جنت الماوے ہین ہر مومن مسلمان کو ملین گے محل زہرہ مین اسی
محل مین وہ سفیرون کی آوبھگت کرتا - گریک امرانے اوسکے دربار مین اپنا
سفیر بھیجا ماہ ربیع الاول ۳۳۸ ہجری مطابق ۹۴۹ء کمان افسران فوج کو اس
تقریب کے لیے تیار ہونیکا حکم دیا تھا کمرے نہایت خوشنمائی سے آراستہ کیے گئے
اور تخت جو ہیرے اور جواہرات سے جگمگاتا تھا وسط مین رکھا گیا تخت کے
دونون جانب خلیفہ کے دونون بیٹے کھڑے تھے انکے پیچھے داہنے بائین وزرا
اپنی جگہ تھے بعد اونکے حاجب وزرا کے بیٹے خلیفہ کے مولا اور محل کے کارندار
محل کے صحن مین نہایت نفیس قالین بچھائے گئے اور دالانون پر ریشمی پرکار
پردے آویزان کیے گئے اب سفیر لوگ داخل ہوے اور اس عظمت وشان

اور بادشاہ کے جلال سے جسکے روبرو وہ کھڑے تھے متحیر ہوئے پھر دو چند قدم بڑھے
اور اپنے آقا قسطنطین نہم پیسو فرمانروائے قسطنطنیہ کا خط جو یونانی زبان میں تھا نیلی کاغذ پر سنہری
حرفوں سے لکھا ہوا تھا پیش کیا عبدالرحمن نے دربار کے ایک نہایت خوش بیان کو اس
موقع پر مناسب اسپیچ کہنے کے لیے حکم دیا مگر ہنوز اوسنے ایک لفظ بھی شروع نہ کیا تھا
کہ منظر کی چمک دمک نے اور امرا اور وزرا کی سنجیدہ خاموشی نے اوسکو ایسا خوف زدہ
کیا کہ اوسکی زبان تالو میں چپک گئی اور وہ بیہوش ہوکر گرا دوسرے نے اوسکی جگہ پر کہنے کی
کوشش کی مگر اوسنے بہت کچھ نہ کہا تھا کہ وہ بھی ساکت ہوگیا الغرض خلیفہ اعظم اپنے نئے
محل کی تعمیر میں ایسا مستغرق تھا کہ وہ تین جمعہ شریک نماز جمعہ نہوا اور جب وہ مسجد میں
داخل ہوا پیش امام نے اوسکی غفلت پر شدائد دوزخ کی دھمکی دی کل قرطبہ کے محل اور
گلستان بے نظیر تھے اوسکے علما اور فضلا نے اوسکو یورپ کے علم و فضل کا مرکز بنا دیا تھا
شایقین علم یورپ کے ہر حصے سے سبق لینے کے لیے آتے تھے جبکہ پیرس بے نام تھا نن نے اپنے
دور دراز سکسنی کا نوٹ مقام گنڈرشیم میں قرطبہ کی تعریف گائی تھی علم طب میں اندلس کے
طبیبوں اور جراحوں کے دریافت تجربہ سے بہت سی باتیں معلوم ہوئیں جو لیگس کے زمانہ سے مابعد تک صدیوں
میں دریافت ہوئی تھیں ابوقاسم خلف گیارہویں صدی کا ایک نامی جراح تھا اور اوسکے
بعض عمل اس زمانہ کے برتاؤ کے مطابق تھے ابن ظہر نے اوسکے بعد بہت علم طب اور جراحی کے
دریافت کرنیکے لیے سفر کیا اور اسپر ایک بڑی ضخیم کتاب لکھی ورایورس فلسفی گویا خاص کڑی
اوس زنجیر کا تھا جو قدیم یونان کے فلسفہ کو قرون اوسطے کے یورپ سے متعلق کرتے ہیں
علم ہیئت۔ جغرافیہ۔ کمسٹری۔ علم حیوانات نہایت شوق سے قرطبہ میں پڑھے جاتے تھے
فصاحت و بلاغت اسکی بابت اتنا لکھنا کافی ہے کہ یوروپ میں کبھی

ایسا زمانہ نہین ہوا جب نظم ہر شخص کے نوک زبان ہوئی ہوا ور ہر درجے کے لوگ
عربی اشعار - فی البدیہہ کہتے کہ اس سے غالباً اسپین کے شعیون اور پرووانس
اور اٹلی کے کبیشرون نے نمونہ لیا ہے - کوئی تقریر یا گفتگو بلا شامل ہوئے نظم کے
مکمل نہ ہوتی - جو بولنے والا فی البدیہہ تصنیف کرتا یا کسی نامی شاعر کا مصنفہ شعر
پڑھتا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل اسلامی دنیا واقف شاعری ہو گئی ہے خلیفہ سے
ملاح تک شعر بناتے اور اندلس کے شہرون کی حمد گی اسکے دریاؤن کے خوش گوار
رفتار اسکی پر نور ستارون کے نیچے خوب صورت رات عشق و شراب کی مسرت
خوش مزاجی کی صحبت اور ماہ پیکران حور جمال کے خفیہ ملاقاتون کا حال گاتے
جنکی زنجیر زلف گانیوالیکو اپنا قید کرتی صنعت مین اندلس نمبر اول تھا مدینۃ الزہرا
یا مسجد قرطبہ تعمیر نہ ہوتی اگر اسکے کاریگر دست کاری مین ید طولے نہ رکھتے ہوتے
ریشم بافی کا کام اندلس مین نہایت پسندیدہ کامون سے تھا - فقط قرطبہ مین
ایک لاکھ تیس ہزار جولاہے سکونت پذیر تھے اور البیریا اسپنے ریشمی کپڑون اور
قالین کے لیئے مشہور تھا ظروف گلی کی ساخت بھی درجہ کمال کو پہونچ گئی تھی
اور جزیرہ مجورکا مین کمہارون نے مٹی پر سونا یا تانبے کی بدر بنانا ایجاد کیا -
جسے اطالیہ کے فن ساخت ظروف گلی کا نام مجورکا رکھا گیا سیسہ پتل اور لوہے
کے ظروف پہلے البیریا مین بنائے جاتے تھے - اور دندان فیل کے تراشنے
اور کھودنے کے چند عمدہ نمونے اب تک موجود ہین جو قرطبہ کے اُن اعلے
عہدہ دارون کے نام سے مشہور ہین - یہ ہنر بلاشبہ مشرق سے لائے گئے تھے
اور عربی کاریگر بہت لائق شاگرد اپنے باہمی کمینی - ایرانی او مصری استادون

کے ہوگئی مرصع کاری مین ایک صندوقچہ ہی جس مین چاندی کا کام ہے اور موتی لگے ہوے ہین اس مین ایک عربی کتبہ ہے جس مین امیر المومنین حکم ثانی پر نزول رحمت کی دعا ہو مسلمانون کی تلوارون کے قبضہ اور زیورات بھی نہایت نفیس اور نادر تھے اور چھوٹی چھوٹی چیزون از قسم کنجی وغیرہ کو خوشنمائی سے مرصع کرتے یہ امر کہ اسپین کے مسلمان پیتل مین بدر کا کام کیا کرتے تھے ایک مسجد کے چراغ سے ظاہر ہے جو محمد ثالث بادشاہ غرناطہ کے واسطے بنایا گیا تھا۔ اور میڈریڈ دارالسلطنت حال اسپین مین موجود ہی۔ اسپین سے منبت کاری کے کام مین قاہرہ اور دمشق کے سواے اور کوئی مقام فوق نہ لیگیا تھا ہم محل قرطبہ کے پیتل کے دروازونکا بیشتر ذکر کرچکے ہین جنکے کچھہ نشانات اب تک اسپین کے گرجون مین پائے جاتے ہین ہر شخص نے ٹولیڈو کی تلوار کا ذکر سنا ہی اور گو فولاد کے نرم کرنیکا فن اہل عرب کے عہد سے پیشتر اسپین مین معلوم تھا۔ تاہم۔ ٹولیڈو کے ہتھیار بنانے والون کے سلاطین قرطبہ سرپرست تھے امیر سیوائیل مرشیہ غرناطہ بھی مشہور مقامات زرہ اور ہتھیارون کی ساخت کے تھے۔ ڈال پنڈہ کے وصیت نامہ جو چودھوین صدی مین لکھا گیا تھا حسب ذیل عبارت درج ہی۔ مین اپنے بیٹے کو اپنے کنسٹیلی تلوار وصیتاً دیتا ہون جو مینے سیوائیل مین بنوائی تھی اور جسپر جواہرات اور سونیکا کام ہے علوم فنون تہذیب مین بالعموم قرطبہ ایام حکومت مسلمان مین فی الواقع دنیا کا نہایت چمکتا ہوا جواہر تھا۔ قرطبہ کی نسبت صاحب کتاب الذہب لکھتا ہے کہ ایسا پرعظمت اور پرشکوہ شہر چشم فلک نے آج تک نہین

دیکھا ہوگا جسکا طول چودہ فرسخ سے کم نہ ہوگا مگر اس مین وہ حصہ بھی شامل ہے جسکو خلیفہ اعظم نے بطور سواد اعظم آباد کیا تھا جو مدینۃ الزہرہ کے نام سے چار گوشۂ دنیا مین بلند آوازہ ہوا وادی الکبیر کے دونون جانب سنگ مرمر کے نظارہ فریب ایوانات جلوہ افروزی اور بینظیری اور عدیم المثالی کا نقشہ کھینچ کر رہے تھے اہل عرب کے صناعی کمالات اور انجنیری کی پرزور قوت اون فلک فرسا حیرت انگیز عمارتون کے دیکھنے سے آشکار ہوتی ہے جیپر اونکے قادرانہ کمال نے کلک صنعت سے اپنی یکتائی اور بے مثالی کی دورخی تصویر کھینچی تھی؀

سن لیا جو کچھ سنا اب چشم دیدہ دیکھیے

اب قرطبہ یعنی کارڈوبا دار الخلافت اندلس یعنی اسپین کی مردم شماری اسی ہزار آٹھ سو آدمی کی ہے یہ شہر پہاڑون کے قرب مین لب دریا واقع ہے اسکا نام وادی الکبیر ہے اسپانیہ والے گواڈکیور کہتے ہین لب ساحل قلعہ کی فصیل بھی بلند ہے بلند دروازہ اور شکستہ دیوار باقیماندہ اب بھی اوسکی عظمت اور شان کی گواہی دے رہے ہین ایک دروازہ کے روبرو پل قدیم ہے تیرہ محراب کا نقشہ نمبر دیکھو دریا کے دوسرے کنارے پر بھی آبادی ہے اور اوسی طرف پل کے دروازہ عالیشان ہے جسکے گوشہ مین لب ساحل ایک برج وسیع جو ایک مختصر عمارت کے شامل ہے بنا ہے معلوم ہو کہ خلفاء امویہ نے واسطے تفریح اور سیر دریا اور شہر کے بنوایا تھا اب پہلے ہم جامع قرطبہ سے شروع کرتے ہین اس لیے کہ کل مقصود ہمارا اس سفر سے یہی ہے جو خود اپنا آپ نظیر ہے بعد اسکے اور

مختصر حال مکانات قدیمہ کا لکھین گے مسجد جو اب بطور کنیسہ کے ہے یہی اس دنیا کے عجائبات سے ہے اسکو عبد الرحمن نے کہ جسکو قرطبہ مین سکنتہ عبد الرحمن کہتے ہین اپنے عہد خلافت مین بنایا تھا اور ترمیم اسکی بعض خلفا کے وقت مین بھی ہوئی طول اسکا سات سو چالیس قدم ہے اور عرض اسکا چار سو چالیس قدم ہے اور ستون - آٹھ سو پچاس ور کنیسہ کے ستون ڈیرھ سو پچاس جملہ ایک ہزار ہوے طول کی محرابین چالیس اور عرض کی بیس ہر ہر دو ستونون پر محراب واقع ہے جو طرف مسجد کو قائم رکھی ہے بیچ مین کنیسہ بنایا ہے مسجد مین داخل ہونیکے دس دروازے ہین دو بڑے خارج مسجد حرم کے اور آٹھ چھوٹے بنا مسجد کے ایک چبوترے پر واقع ہے جو زمین سے قریب دو ہاتھ کے یا کم و بیش نشیب و فراز کے واقع ہوا ہے چارون طرف کی دیوار بہت بلند ہے اور باہر کیطرف محرابین دیوار مین بنائی ہین اور چارون طرف سڑک ہے شاید دریا کی طرف عبد الرحمن کے محل سے کسی زمانہ مین ملحق تھا اسلیے کہ وہ اپنی مسجد کے خلوہ مین جو بطور تسبیح خانہ کے بنایا تھا آیا جایا کرتا تھا اب ٹوٹ کر محل علحدہ اور مسجد علحدہ ہو گئی اور اسکے محل کے گزشتہ سکنتہ مین وقت فتح کا یادگار بنایا ہے جسکا مخمصہ جرنیل فاتح ہے جسکا لقب درج کتابہ ہے الغرض حرم مسجد کے دو قطعہ ہین پہلے بطور کافی دیوار مین دو دروازے عالیشان ہین جو بلند دروازہ ہے سیدھی جانب کو منارہ عالیشان اذان کا کئی منزلہ ہے اب اوپر کی گھڑی مین چار گھنٹے آویزان ہین اندر صحن وسیع مین نارنگیون کا باغ ہے اوس مین فوارہ جاری ہے تین طرف دالان ہین

مین اور اوسمین اندر پہلو بنائی ہین اس صفائی سے کہ عقل کام نہین کرتی اور اسیطرح
کا کچھہ کام محراب امام علین سے لیکن وہان ایک مجسمہ عظیم الشان ہاتھہ جوڑی کھڑا ہے
اسمین بعض بعض محرابونمین ابھی باقی ماندہ ہین اسلیئے کہ مثل حرم بیت اللہ کے ہر چہار
ستون پر ایک گنبد واقع ہوا ہے اونمین بھی سنگ مرمر کے چو پہلا پتھر لگائے ہین کہ
قدرت خدا کی نظر آتی ہے - باقی ماندہ کی شکست و ریخت کرکے بطور خود بنائے ہین
فرش عمدہ سنگ مرمر کا بانقرئی تھا اوسکو نکال کر اب جدید تختے بندی ہو رہی ہے
اقسام اقسام کے پتھر کے ستون ہین اکثر سنگ مرمر سنگ موسی وغیرہ کے ایک
اوسمین چقماق پتھر کا دیکھا جسمین آگ نکلتی ہے بیچ مین ایک حوض بھی ہے اب اوسکو
پاٹ کر مختصر رکھا ہے جسپر ایک ڈھکنا لوہے کا لگا ہے آگے یہ سب گنبد کل مطلا تھے
سب کو توڑ کر سونا نکال لیا سونا چڑھا نہین تھا بلکہ خالص سونے کے پتر تھے جیسے خلوت
مسجد الرحمن کے محراب مین واقع ہین اور قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ
سے کچھہ پتھر اور کچھہ کندہ اور اطراف کو بھی گئے ہین اس لیئے کہ بہت سی چیزین
ہمنے وہین کے میوزیم مین دیکھین دوم مسجد سے ذرا فاصلہ بر لب دریا
ایک چمن ہے اوس مین سہ دری سنگ مرمر کی چھوٹے چھوٹے گول ستونون
کی واقع ہے جسمین تمام نقش ونگار رنگ برنگ کے پتھرون سے کیئے ہین اسلیئے
پانچ زینہ سنگ مرمر کے ہین روبرو دو حوض دو دو دو طلب بھری ہین
دونون کے بیچ مین چھوٹا پل مختصر بنا ہے پتھر اوسکے روبرو دریا کی طرف
چمن سے قریب پانچ ہاتھہ کے نیچا نہر کا پانی حوض مین سے چمن مین گرتا ہے
اور بذریعہ نالیون کے روشون مین جاتا ہے وہان دیوار پر سے

جہہ بطور پشتہ کے لب نہر محل بہت بلند بنا ہے دریا مین گرتا ہی اس چمن اور مسجد کے درمیان کچھہ باقی ماندہ محل رہگیا ہے اوسکے دروازے جو بطور دیوان خانہ کے بلند واقع تھے بند کردیے ہین اب بھی یہ جگہ پر فضا قابل سیر ہے عبدالرحمن نے قرطبہ کو بطور دمشق کے بنایا تھا اوسیطرح نہر شہر مین کوچہ بکوچہ موجود مسجد بھی ویسی ہی بلکہ اوس سے بہتر اور برتر کوئی چیز دمشق کی نہین چھوری اسیواسطے اسکو بھی اندلس کہنے لگے جیسے کہ شام کو کہتے ہین -

قرطبہ سے غرناطہ یعنے گرانڈا دو سو چھیالیس کلومٹر ہے بڑے بڑے چھہ اسٹیشن ہین - پہلا اسلیبو (۲) اوس کینیرا (۳) انٹی کیوارد (۴) لاربدہ (۵) روبدلیبا (۶) گرانڈا یعنے غرناطہ ستر ہزار آدمی کی مردم شماری غرناطہ مع قصر الحمرا کے جو غرناطہ کے مقابل ہین قصر الحمرا جو بطور قلعہ جداگانہ کے واقع ہی اور درمیانی میدان پر فضا کو ویگا کہتے ہین وجہ تسمیہ قصر الحمرا کی یہ ہے کہ ایک سرخ پہاڑ پر واقع ہوا ہے اس قصر کی بدیع المثالی اور عجوبہ روزگار صناعی اس مٹی حالت مین بھی سیاحان یورپ کو حیرت مین ڈالتی ہے اسکی تعمیر مین مسلمانون نے فن معماری سنگتراشی اور فن مصوری کے وہ وہ کمالات دکھلائے ہین اور اوسکی در و دیوار مین عربی فیشن کے ایسی عدیم المثال بچی کاری گل کاری کا طلائی کام کیا ہے کہ یورپ کے بڑے بڑے صناع آجتک اوسکی سمجھنے سے قاصر ہین جو غرناطہ کی وضع قطعہ اور شاندار عمارات کو دیکھیے تو دو مستحکم قلعون کے درمیان گویا کوہ نور ہیرا معلوم ہوتا ہی مشہور کوہستان سیرانویڈا کی وہ بلند چوٹیان اور کشیدہ قامت

جو ہمیشہ برف سے سفید رہتی ہین عہد اسلام مین جبال القمر کہلاتی تہین - انکے
دامن مین ایک نہایت سرسبز و شاداب اور وسیع الفضا میدان مد بصر تک
پہیلتا چلا گیا ہے جسکو ویگا کہتے ہین ویگا کے کنارے پر ایک طرف غرناطہ واقع
ہے اور دوسرے طرف الحمرا شہر کی کسی بلند عمارت یا اگر زیادہ وسیع و دلچسپ
نظارہ منظور ہو تو الحمرا کے عالیشان چہت پر چہڑکر سامنے گلزار و مرغزار
نارنگیون اور انگورون کے باغات جنکی نظارت اور تر و تازگی مین گلشن فردوس
کا جلوہ نظر آتا ہے لہلہا رہے ہین صاف اور شیرین پانی کے چشمہ عجب ناز
سے تہم تہم کر بہتے ہین ایسا نظر فریب منظر موزون موقع اور ایسی فرحت افزا
اور خوش آئیندہ آب و ہوا اندلس کے کسی شہر کو نصیب نہین ہوئی جبال القمر
کی تیز برفیلی ہواؤن کی بدولت شدید موسم گرما مین بہی عجب لطف و آرام
سے گذرتا ہے - زمین انتہا سے زیادہ قابل زراعت بلکہ زرریز ہے
الحمرا کی کرسی کے لیے مسلمانون نے ویگا ایک ایسا بلند اور موزون
حصہ پسند کیا ہے جسکو چارون طرف سے ایک معمول سے زیادہ
ڈہلوان نالہ بطور خندق گہیرے ہوے ہے اوسکی دامن مین شمال
کی جانب دریاے ڈارو موجین مارتا ہے اس قدرتی خندق کے
کنارہ چارون طرف اندر کی جانب لوہا لاٹ سنگین دیوارین جن پر
جابجا مناسب فاصلے سے عالیشان برج اس سطح مرتفع پر محیط ہین
یہ مقام شرقاً و غرباً آٹھہ سو اسی گز یا نصف میل لمبا ہے قصر کے اندر
جانے کا راستہ ایک بڑے جنگی مستحکم اور سنگین برج سے ہی جسکا

دروازہ باب العدل کہلاتا ہے اسی برج مین نبو نصر معدلت گستری کیا
کرتے تھے اندر داخل ہوکر فرش کے کمرے سے ۲۸ فٹ بلند دو
خوب صورت پتھرون پر ایک خوشنما محراب نصب ہے جو ہاتھ پنجہ اور
ہاتھ کا کندہ کی ہے بیچ کو طے کرکے اندر ایک مربع احاطہ کی شکل
میدان ہے جسکے کنارہ پر عمارت تمام چارس پنجم کی ہے۔ جب کہ
قصر الحمرا کے خاص دروازہ پر پہونچتے ہین تو ایوان اندلس ملتا ہے
جسکی دیوارون پر سلین چڑھی ہین یہان سے ایک تنگ مگر خوشنما
راستہ سے تیسرے ایوان مین پہونچتے ہین جو قریباً ۱۴۰ فٹ
طویل اور ۷۰ فٹ عریض ہے اوسکے بیچ مین ایک بڑا تالاب بنا
ہے جس مین رنگ برنگ کی مچھلیان تیرتی ہین تالاب کے چارون
طرف دیوارون سے ملے ہوئی برآمدے ہین کہ جنکی چھتین مشبجر ستونون
پر کھڑی ہین شمالی دیوار سے ملا ہوا کھم پر اسکا عالیشان مینار مربع
استادہ ہے اس ایوان کی آگے ایک نہایت خوب صورت
کشتی نما جلوخانہ ہے جسکو بارگاہ کہتے ہین اس دیوان عالیشان
کے گنبد سے مطلا بالا خانہ نشست گاہ جواہر نگاری زمردی طلائی
بلورین شگوفہ کاری جن مین جا بجا چاند ستارے اور زرین
تاجون کی شکلین تراش کر اس قدر خوب صورت بنائی ہین
کہ جو دنیا مین اپنی آپ نظیر ہین دیوار و نیز زمانہ قدیم کے سکونکے نمونے عربی
کتبہ نہایت کاریگری سے کندہ ہین دیوارین ایکطرف بلندی پر دریا کے وارد

کیجانب ۵ دریچہ ہے کہ عائشہ نے ابو عبداللہ کو ایک ٹوکری مین بٹھاکر نیچے لٹکایا
تھا۔ یہ وہی عبداللہ خاتم السلاطین ہی جسکا ذکر ہوچکا ہے ایوان ہرج کے
اندر سے بذریعۂ سیڑھیون کے چڑھکر آدمی چھت پر پہونچتا ہی وہان سے
فسیح الفضا میدان اور بل می لوس نظر آتا ہے خاص خلوتکدۂ سلطانی
کے نزدیک سنگ مرمر کی چھوٹی چھوٹی خوشنما جالیان بنی ہین اوسکے نیچے
باغ لنڈاراجہ واقع ہی البتہ باغ توبذاتہ ایسا خوشنما نہین مگر اوسکے قریب
حمام سلطانی اعلے درجے کی صنعت کا نمونہ ہی جسمین طلائی اور لفقری
شگوفہ کاری ہے۔ زبرجد سماق نیلم کے قیمتی پتھرکے بیل بوٹے بنائے ہین
کہ جنکے دیکھنے سے آدمی متحیر ہوتا ہے ایک حمام ہمالم سنگ مرمر سے تراش کر
بنایا گیا ہے جسکی نہایت خوبصورت جالیان ہین۔ قصر الحمرا مین سب سے زیادہ
رفیع عمارت ایوان الاسد کی ہی اسمین بھی خوشنما خوش وضع برآمدہ ہر طرف
ہین جسکی چھت سنگ مرمر کی ایک سو اٹھائیس ستونون پر ایستادہ ہی درو
دیوار مطلا خوب صورت نقش و نگار جلی قلم سے عربی کتبہ جنکے حروف گلکاریون
کے بیچ مین کندہ کیئے ہین طرح طرح کی شگوفہ کاری محرابون پر تریخ نما قبہ
سفید سنگ مرمر کے حوض جنکے درمیان مین ایک تالاب جسمین بارہ
مصنوعی سنگ مرمر کے شیر جنکے منہ مین سے پانی تالاب مین گرتا ہی اس
ایوان کے بعد خوبصورت دروازہ کے اندر محل بنی سراج واقع ہی اس مین
بنی سراج کے اقارب ابوعبداللہ کے اشارے سے قتل ہوئے تھے یہ ہی اسکی وجہ
تسمیہ ہے اسکی چھت مین بلور کی شگوفہ کاری ہی اور محرابون مین سرخ

گلکاری ہے اسکے بعد موتی لوسن خندق سے نکلکر روضتہ الناظرین واقع
ہوا ہے لیکن اب بالکل خراب خستہ۔ مگر پھر بھی دیواروں کی وہ نازک
شگوفہ کاری اور صنعت صناعان عرب کو بھی یکتائے زمانہ کا خطاب دیا
تھا کچھہ کچھہ یادگار باقی ہے اسکے جابجا فوارہ حوضین چشمہ چھوٹے چھوٹے
تالاب نہرین غرضکہ تمام حاشیہ پر ایک روپہلا جال بچھا ہوا معلوم ہوتا ہے
جسکو دیکھکر مسلمانون کی اعلے درجے کی کمال عدیم المثال ہنرمندی پر سخت حیرت

بندر ملاگا

القصہ یہان سے بندر ملاگا ایکسو کلومٹر ہے (فائدہ) ہندوستان سے جس
سیاح کا قصد سیاحت اندلس یعنی اسپین کا ہو اوسکو مناسب ہی کہ ازراہ
بندر سویس اور مالٹا پہلے بندر ملاگا آوے اور یہان سے سیدھا غرناطہ و قرطبہ
کی سیر کرتا ہوا مڈریڈ دارالسلطنت اسپین کو جاوے پھر وہان سے اختیار ہے
جدھر کی چاہے سیر کرے الغرض قرطبہ سے مڈریڈ چھہ سو اسی کلومٹر ہے بڑے
اسٹیشن ایک سو لاکا ملیور (۲) تریانہ۔ چوتھا الکاسر سیلیہ سیلیہ کی
کی تیس ہزار آٹھہ سو آدمی کی آبادی ہی اسمین بھی آثار قدیمہ ہین

مڈریڈ دارالسلطنت اسپین یعنی اسپانیہ اندلس

بعد دارالسلطنت ٹولیڈو یعنی طلیطلیہ اور قرطبہ کے اب دارالسلطنت مڈریڈ ہی اسکی
نو لاکھہ آدمی کی مردم شماری ہے یہ شہر ایک پہاڑ پر واقع ہی اور چارون طرف
پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتے ہین بادشاہ یہان کا خردسال ہے بجز محل شاہی کے
اور کوئی عمارت قابل تحریر نہین جسکا نقشہ درج کتاب ہی یہ شہر سلطنت یورپ

کے ممبر دو م ہین ہے ابھی تعمیر اور درستی شہر کی ہوتی جاتی ہے آدمی یہانکے
خلیق نہین ہین ریل مین بھی صفائی کم ہے بادشاہی محل کے روبرو ایک
چمن گلگشت کے لیے مدور بنا ہی اسکے سنگین چبوترے کی دیوار پر سنگ مرمر
کے مجسم چار و نظرت بنائے ہین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ اون افسران
کے یادگار ہین جنھون نے اسپین مین کار نمایان کیے ہین۔ یہان سے نرو کھنٹہ
کی راہ پر ایک قصبہ ہے اس مین آثار قدیمہ بہت ہین افسوس ہے کہ ہمین ابھی
کوئی کتبہ نہین ملا البعض جگہ ایسی دیکھی کہ جہان کتبہ کا نشان ہے اور سنگ کتبہ ندارد
سردی کی بہت کثرت ہے برف سے پہاڑ سنگ مرمر کے نظر آتے ہین مڈریڈ دار السلطنت
اسپانیہ مین بھی موافق قاعدہ یورپ کے موزیم یعنے عجائب خانہ اور فشیئری یعنے
مچھلیون کا عجائب خانہ ذولاجیکل گارڈنس یعنی جانورون کا باغ وغیرہ وغیرہ
سب ہین لیکن اس قابل نہین کہ مثل لندن یا پیرس یا برلن کے معرض تحریر مین
لاتا۔ اسکے قریب کے پہاڑون سے نہر کبیر مذکور واقع ہے شہر کی نہر کو نکی درستی
اور نئے مکانات کی تعمیر ہوتی جاتی ہے وہ الماس ہمین کی بادشاہ بیگم کا تھا جسکو جیکب
نے حیدر آباد مین فروخت کیا تھا اور جسپر کمیشن مقرر ہوئی تھی الغرض مڈریڈ سے آٹھ
بجے رات کے روانہ ہوے سنباسٹین پر علاقہ مڈریڈ تمام ہوا۔ لب ساحل اٹلانٹک
کیوشن سنو بسکی پر واقع ہے ایک بڑا دریا جو ریل کے کنارے کنارے چلا آتا تھا
سمندر مین ملگیا سامان کی تلاشی ہوئی چھ بجے شام کو ہنڈائی آئے علاقہ
فرانس مین پہونچے سنباسٹین سے ایک اسٹیشن ہے اور اس راہ مین ۱۳۶ اسٹیشن
ہین ہنڈائی کی مردم شماری چھتیس ہزار آدمی کی ہے اور مڈریڈ سے چھ سو تینتیس ۶۳۳

کلومٹر ہے اسکے نیچے دریاے ڈارون واقع ہے یہ دریا بھی ہو بسکی مین ملا ہے
پھر وہان سے ہم آئے یہان ریل کی بدلی ہوئی وہان سے چھہ بجے
شام کو بوڈا پسٹ پہونچے یہ ہنڈا سے دو سو کلومٹر ہے یہ شہر پہاڑون مین واقع
ہوا ہے بیچ مین دریاے گاڈڈی ہے دونون طرف شہر لب دریا واقع بلند بھی
پر محل شاہی ہنری چہارم کا ہے شہر کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے اطراف واکناف سے
خصوصًا لندن کے واسطے صحت جسمانی اور تبدیل آب وہوا کے سیاح لوگ یہین
آکر قیام کرتے ہین یہان سے بارہ بجے دن کے ریل پر سوار ہوکر صبح چھہ
بجے ہم مارسیل پہونچے راستے کے بڑے اسٹیشن یہ ہین پہلا (بہت) مردم شماری
اسکی پچپن ہزار دوم (نجیلی) مردم شماری تیس ہزار (ٹلنل) بیس ہزار (ابو بیلیس) ہزار
تین جگہ ریل بدلی جاتی ہے بوڈا سے مارسیل چار سو کلومٹر ہے جملہ دورہ ہمارا
تین ہزار تین سو اونہتر مارسیل سے مارسیل تک ہوا۔ مارسیل بھی نہایت خوش فضا
شہر ہے وضع اور طرز اسکی مثل پیرس کے ہے ؏

ہزارون ملک دیکھے ہوش آیا ہے ہمین جب سے ؏
نہ دیکھا ہمنے کوئی ملک بہتر ملک یورپ سے ؏

جسکی تفصیل

سب سے پہلے ملک ہندوستان کے سیاحت کی جسکی ابتدا ۱۲۶۸ہجری
سے ہوئی جسوقت کہ ہندوستان مین ریل کا وجود ہی نہ تھا انتہا اسکی
۱۲۹۳ ہجری ہے اوقات مختلفہ مین تینون پریسیڈنسی۔ کلکتہ۔ مدراس

بمبئی کے بڑے شہرون کے دیکھنے کا اتفاق ہوا مثل شہر کلکتہ بمبئی
مدراس - دہلی - لکھنو - لاہور - حیدرآباد سندھ راجستان وغیرہ
وغیرہ زاد سفر دیکھو بعدہ بتاریخ ۱۸ ذیقعدہ روز یکشنبہ ۱۲۹۳ ہجری
سفر حجاز کی ابتداء ہے اور انتہا اسکی ۱۳۰۰ ہجری کہ اسمین تین سفر ہوے
پہلے مین فقط ملک حجاز یعنی جدہ - عدن - مکہ شریف اور مدینہ منورہ
نے دوسرے سفر مین کچھ عراق - عرب - اور کچھ عراق عجم - بندر بوشہر
بصرہ - بغداد شریف - کربلاے معلی کی زیارت کی تیسرا سفر جس مین
افریقہ - مصر - شام - وغیرہ گئے - زاد غریب دیکھو مطبوعہ
گلزار محمدی میرٹھ ۱۸۹۳ع سفر سوم متعلقہ یورپ جسکی ابتداء
۹ شوال ۱۳۰۰ ہجری مطابق ۱۴ اگست ۱۸۸۳ع یہ سفر بمبئی سے ازراہ
دریاے مالٹا - جبرالٹر سے پلی مت تک ہوا پھر وہان سے ازراہ خشکی
لندن پیرس - سویزرلنڈ - ترلیسٹ تک وہان سے بسواری جہاز - اتھینس
دارالسلطنت یونان استنبول ملاحظہ مین آئے - انتہا اسکی ۱۳۰۱ھ -
آئینہ فرنگ ملاحظہ کرو مطبوعہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۱۸۸۵ع - مطبع
منشی نول کشور لکھنو - چوتھا سفر جسکی انتہا ۱۳۰۱ لغایت ۱۳۰۲ ملک
سنگلدیپ جسے لنکا سیلون کہتے ہین جس مین دارالصدر کلمبو وکنڈی وغیرہ
دیکھے سفرنامہ رئیس دیکھو مطبوعہ ۱۳۰۲ مطبع نظامی کانپور
پانچوان سفر جسکی ابتدا تاریخ ۳۰ محرم ۱۳۰۴ھ رنگون ملک برہما و ٹانگن وغیرہ

نیرنگ رنگون حصہ اول دیکھو مطبوعہ ۱۳۰۴ ہجری رئیس المطابع باسودہ چھٹا سفر چین جسکی ابتدا ۱۳۰۵ ہجری پیانگ - سنگاپور - ہانگ کانگ کنٹان وغیرہ وغیرہ از ترنگ چین مطبوعہ مطبع منشی نول کشور ۱۳۰۹ دیکھو ساتوان سفر روس جسکی ابتدا ۱۳۰۸ ہجری جس مین روم اٹلی جسے رومیتہ الکبری کہتے ہین پیرس ملک بیلجیم برلن دارالصدر جرمن ہیٹیربن برگ دارالسلطنت روس ماسکو وارسا دارالصدر پولینڈ - متعلقہ روس ویانہ دارالصدر اسٹریا - بوڈہ پسٹ - دارالصدر ہنگری متعلقہ اسٹریا - بلغراد - دارالصدر سرویہ - صوفہ دارالصدر بلگیریہ فلی پاپلی دارالعمارت متعلقہ ترکی - استنبول قسطنطنیہ - سمرنا یعنی ازمیر - فرہنگ فرہنگ آہنگ فرنگ مطبع گلزار محمدی میرٹھ دیکھو اب یہ آٹھوان سفر ہے جسکی ابتدا ۱۳۱۰ھ سے ہے جس مین بعد ایک سال کے ۱۳۱۱ ہجری مین کامیابی ہوئی

ہوا محسود عالم اندلس کے فیض مکتب سے	اوب مین فضل مین علم و ہنر مین علم حکمت مین

جسکی کیفیت ناظرین نے ملاحظہ کی اب ہم اسکی تصدیق اوسی قوم سے کرتے ہین جو آج فخر زمانہ محسود عالم ہے اور نہایت منصف مزاج ہے

پروفیسر ڈوزی کی کتاب مطبوعہ	باطل است آنچہ مدعی گوید

لنڈن ۱۸۶۱ع اور اس مصنف کی کتاب دوسری ہسٹائی براہٹ لا اوغرہی اہل اسپین ہنڈنت لیمون دیکھو

ارادہ تھا جو امریکہ کی جانبکا غرض تھی کہ دیکھون جا کے ملک آندلس کو مین کشتی سے جسکی سرخی عنوان گل جدید لذیذ اودھ اخبار مین ملاحظہ کی ہوگی

بحمد اللہ بر آئی آرزو اور قرطبہ دیکھا	ابھرا تھا شوق اسکا دل مین میرے اسجدا کے

جب سے کہ سنہ [illegible] ہجری مین سفر لندن کیا تھا اور اثناء راہ مین پہاڑ اسپین کے سمندر مین منسمی کیپ ٹرافلگار دیکھا تھا اور طبقات اندلس جسکی مختصر کیفیت تیرہوین صدی سے آئینہ فرنگ مین درج بھی کی تھی اور جو وقتاً فوقتاً درج اردو اخبار ہوئی ہین محرک سلسلہ سفر اندلس ہوئی جسکی کیفیت آپ ملاحظہ کرتے ہین اس قول کے گواہ عادل ہے

اشارہ ہے کتابہ سے غرض جس طرح برن آیا	کیا مطلوب حاصل اور جو تھا مقصود مطلب سے

جب لوگ جانتے ہین کہ مین نہ انگریزی جانتا ہون نہ فرانسیسی - نہ جرمنی نہ اٹالین نہ اسپین - غرضکہ کسی زبان مین مداخلت نہین ہے اور ظاہر ہے کہ جس ملک کی سیر منظور ہو - جب تک وہانکی زبان سے ماہر و واقف نہ ہوگا وہان کی کیفیت و حالات سے واقفیت حاصل کرنا مشکل ہے ادراک حقیقت حال تو کجا - اوس ملک مین سفر ہی کرنا بیکار ہے مسافر کو چاہیے کہ جب تک اوس ملک کی زبان نہ حاصل کر لے قصد سفر کا نکرے اور جو کریگا تو بجز تکلیف و صدمات کے جھیلنے کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا یہ راقم کہ جسکو ابتداے عنفوان شباب سے شوق سیاحت رہا - بجز عمداً کچھہ ٹوٹی پھوٹی فارسی یا عربی کے کوئی زبان نہ سیکھی مگر باوجود عدم واقفیت کے اپنے مطلب پر بخوبی کامیاب رہا کہ جسکی کتب ہاے موجودہ گواہ ہین گو کہ محنت شاقہ اور تکالیف بے اندازہ جھیلنا پڑین لیکن ہمت نہ ہارا اور الحمد للہ کہ فائز المرام ہوا یہ کیون اسواسطے کہ ایک عمر ہزار ہا سودا ایک مین اکیلا اور شہر شہر کی سیر ملک ملک کی سیاحت اور جگہ جگہ کی زبان جدا ایک ایک ملک مین بیسیون زبانین دور کیون جاؤ اگر ہندوستان ہی مین زبانون کا شمار

کیا جاوے تو ان گنت بیشمار ہین اور منظور کل دنیا کا سفر عمر تھوڑی سیکھے تو کس کس کو ہمنے تو اسیر عمل کیا ہے کار دنیا کسے تمام نہ کردہ ہر چہ گیرید مختصر گیرید

کیا تھا ہمنے جو وعدہ وفا اوسکو کیا آخر | بعون ایزدی فارغ ہوئے ہم فرض منصب سے

دیباچہ دیکھو دو برس تک صدمہ پر صدمہ اوٹھایا جب قرطبہ آنکھوں سے نظر آیا

صدائے آفرین کی ہے تمنا اہل بینش سے
نہ ہے جاگیر کی خواہش نہ مطلب مجکو منصب سے

یہ نہین سہی اگر اسکے صلے مین اور کچھہ آرزو تمنا کرین تو دیتا ہی کون ہو ہندوستان کا افلاس مشہور ہے یہ ہی غنیمت ہے

بہت کی سیر تو نے خوب دنیا کی ہو لکھا ئی | سفر ہے آخری آگے رئیس اب لو لگا رب سے

سفر آخری سی مراد سفر ہی دنیا ہو کہ جو اب پیش ہو کہ جسکو ناظرین باتمکین بعد مطالعہ قند مغربی کے اخبارات مین یہ قند مکرر ملاخطہ فرمائینگے جسکا تھوڑے عرصے مین اشتہار زیب اوراق ہوگا

خاتمہ کی تحریر

یہ تو مجملاً سفر کی کیفیت یا حقیقت حال یا بیان واقعی یا لکھنا جو کچھہ کہ ہو اب وطن کا حال اظہار کرنا واسطے ارتباط کلام کے خالی از لطف نہین کیونکہ

یگانہ جو کہ ہین وہ اخذ مطلب مین ہمین بیگانے
اقارب اس زمانے کے کہین بدتر ہین عقرب سے

یون تو اب کیا ایک عرصے سے کچھہ زمانہ کی ایسی ہوا بگڑی ہو کہ جسکا اپنا علاج پذیر

ہونا غیر ممکنات سے ہی جسکی تصدیق خود ہمارے مکرم حافظ جی صاحب فرماتی ہین۔

شہر آشوب

اینچہ شوریست کہ در دور قمر می بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم الخ

جس سے اب بہتر یا مناسب بلکہ انسب یہ ہے اور مقتضائے وقت
بھی اسیکا متقاضی ہے

کہان کا ملک و دولت اور عزیز و اقربا کسکے
محبت چھوڑ دے سبکی تعلق توڑ دے سب سے

ہمنے مآل کار پر نظر کرکے ایسے امور کے اظہار سے درگذر کرنا چاہا تھا
لیکن حالت اضطرار سے اور بے اختیاری سے مجبور ہی ہے کیونکہ

رئیس اپنے جو دل مین ہے وہی آئیگا منہ پر بھی
چھلک جاتا ہے پانی کچھہ نہ کچھہ ظرف لبالب سے

خراب آئندہ

ہونگے ہم تو یہ جھگڑے نہ ہونگے
ہمارے سارے قصے ہین ہمین تک

کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام رہے نام اللہ کا

فایده
[illegible] ریاست بھی وابستہ دامن دولت تھا ... انتظامی مین ریاست اپنی ... سفر کا اتفاق ہوا ... مذکور ہوئی ... ہر سال ...

اسم ہندی	فرانسیسی	اسپانیولی	انگلش	زبان عربی
روٹی	پین	پان	بریڈ	خبز
پانی	دلو	اگوا	واٹر	ماء
پاخانہ	گینی	ریٹ ریتی	ڈائیکلاٹ	مطہرہ
غسلخانہ	بین	بانیو	بیتھ	حمام
تمباکو	تبا	تباکس	ٹوبیکو	تمباک
چاء	تِ	تِ	ٹی	شاء
قہوہ	کفی	کفی	کافی	قہوہ
گاڑی	وانیو	گرواج	کے ریج	اربعہ
ایک	آن	اونو	ون	واحد
دو	دو	ڈوس	ٹو	اثنین
تین	ترا	ٹریس	تھری	ثلث
چار	کٹ	کواترو	فور	اربعہ
پانچ	سنیک	سینکو	فائیو	خمسہ
چھہ	سیس	سیس	سکس	ستہ
سات	ست	سیات	سیون	سبعہ
آٹھ	ویٹ	آچو	ایٹ	ثمانین
نو	نف	نوایدی	نائن	تسع

اسم ہندی	فرانسیسی	اسپانیولی	انگلش	زبان عربی
دس	دیس	دیس	ٹین	عشرہ
مٹر	پٹی بواہ	کنسیتر	گرین پیس	باقلاکر
گوشت	ویانڈو	کرنیرا	میٹ	لحم
انڈا	اف	دی ہوو	ایگ	بیضہ
مکھن	ببر	من تکلا	بٹر	سمن
دودھ	لئی	لیچی	ملک	لبن
شیرینی	لگم	لگمبس	سویٹ	حلو
نون	سل	سال	سالٹ	ملح
ریل	شمندفر	فیرکریلا	ریلوے	السکۃ الحدید
سکردار	واندری	زبرنس	فرائیڈے	جمعہ
سنیچر	سمدی	سابالو	سٹرڈے	سبت
اتوار	دیمانش	ڈنسی	سنڈے	یوم الاحد
پیر	لینڈی	لونس	منڈے	یوم الاثنین
منگل	ماردی	مرتس	ٹیوزڈے	یوم الثلث
بدھ	مرکردی	مرکولیس	ویڈنسڈے	یوم الاربعاء
جمعرات	ژدی	اودیس	تھرسڈے	یوم الخمیس
۰	۰	۰	۰	۰

زمانہ

ہائے اندلس ہائے اندلس

یہان ذرا ہم اندلس کی پچھلی حالتوں کو یاد کرکے رو لین تو آگے بڑھین۔ ہم جانتے ہین کہ ہمین ایک بوڑھی عورت کیطرح سے رونا اپنا ہنسوانا ہے لیکن ای اندلس تیری یاد مین ہمارے آنسو نہین تھمنے ہو بیخیال جذبات ہمکو بے اختیار اوس حسرت ناک افسوس کیطرف کھینچ رہے ہین

سہ صادق

اندلس پر تھا کبھی یہ فضل رب ذو المنن
کوئی بتلائے ہمین کس قوم مین ایسے ہوے

ایک ہی جام مئے وحدت سے سب سرشار تھے
موجد کیمسٹری و الجبرا یہ ہوے

یہ جو سچ ہے زمانہ مین دھاتی کا شمار
بوٹیان ایسی نکالین تھین اونہین نے دو ہزار

کر گیا تھا پیشتر یہ عہد کوپرنیکس سے
لیجئے باطل ہے نظام شمس بطلیموس کا

اس نئی دنیا پہ کولمبس سے مدت پیشتر
جسقدر اونچی ہوا ہو اوسقدر رہی وہ سب

قرطبہ کے کالجون کا پرتو فیضان ہے

خوب آتی تھی اسے تہذیب و اخلاق مدن
خوش بیان اسپیکر و عالی نظر ہسٹورین

شرک کہتے تھے دوئی کو اسقدر تھا لو یقین
چڑھ گیا صیقل پہ انکے ہاتھ سے ہر ایک فن

اندلس والے مسلمانون کا ہی الو یقین
نام سے واقف نہ تھا جنکے کبھی عہد کہن

ایسوا ریز یا طفل نا مور فخر زمن
بے نتیجہ اور ہے بے سود تقویم کہن

چند اسلامی مسافر ہو چکے تھے خیمہ زن
اس نرالے مسئلہ کا ہے محقق بو الحسن

سبکے ہین عقلا کے پتلے جو یہ یوروپین

اگرچہ اسکو خاصکر تیغ و قلم سے کام تھا
صنعت و حرفت تجارت مین بھی اسکا نام تھا

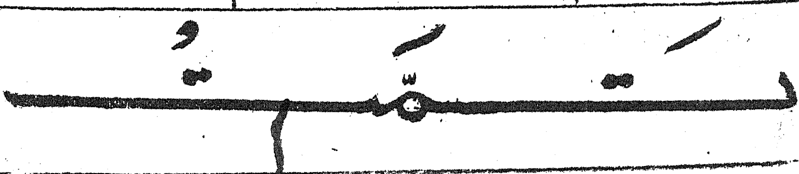
مصر و چین مین آجتک نکلا ہی گو اورونکا نام
وہ حکیم نامور کہتے ہین جسکو ابن ظہر
وہ ابوالمروان جلیل القدر عالی مرتبت
کارخانے پیشتر بھی سیکڑون موجود تھے
یادہی المیریا کے ریشمی کپڑون کی شان
یون ظروف گل پہ کرتے تھے ملمع کوزہ گر
آجتک صناع یورپ کر رہا ہے اوسپہ رشک
اندلون ہین جو مرصع کار اور جوہر نگار
قصر زہرا کے بلورین خوشنما پارہ درخت
ہی وہانکی منڈیون کا ہسٹری مین تذکرہ
رنگسازی بھی یہانکی اس قدر مشہور ہے

پر ابوالقاسم خلف گذرا اسی فن کا امام
علم طب مین کر گیا ہی غیر کی ترکی تمام
فلسفہ مین پا چکا ہے پیشتر عالی مقام
صنعت و حرفت مین ہی ابن بیس کا مشہور نام
اور وہ قالین شیشہ و آہن کا کام
فرق کرنا نقل کا تھا اصل سے دشوار کام
اسقدر نفیس تھا نقشی و صنعت و رنگ کا کام
سب پہ چہرہ نما کے کاریگر کو ہی اک فخر تمام
مرو کا الوان ہنتا ہی مین دیا کرتے تھے کام
کارخانونکے لیے بھی نامور تھا یہ مقام
دیکھنے والون کو ہوتا تھا تعجب انکا کام

خاک مین کو مل چکی ہین وہ سراسر نیکذات
پر ہین لوح دہر پہ لکھے ہوئے یہ واقعات

ہائے اسپین کی عمارت - ہائے غرناطہ کے محل - ہائے قرطبہ کی مسجد

الوداع - الوداع - الوداع -



خاتمة الطبع

الحمد للہ یہ کتاب لاجواب سفرنامہ و حالاتِ تاریخیِ اندلس و مراکو جسکے معاینہ سے اہل اسلام کی گذشتہ
اولوالعزمی اور فتوحات کا اندازہ معلوم ہوتا ہے اور آپس کے نفاق اور جھگڑون کے نتایج کا خمیازہ
بخوبی روشن ہوتا ہے جسکے مطالعہ سے غفلت کی نیند دور ہوتی ہے اور چشم عبرت و بصیرت کھلتی ہے اسمین
نکوئی خیالی فسانہ ہے نہ من گھڑت قصہ بلکہ دلکو ہلا دینے والے سچے واقعات اور آنکھون سے آنسو ٹپکا دینے والے
چشم دید حالات محسن قوم سیاح جہان ہمدرد بنی نوع انسان غفران مآب جنت مکان خلد آشیان حاجی مین
شریفین حضرت نواب محمد عمر علیخان صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے تحریر فرمائے ہین مسلمانونکے گذرے ہوئے کارنامے
دکھائے ہین ریاست پاسودہ کے مالک حضرت مصنف کے خلف الرشید رئیس ابن الرئیس معلی القاب والاخطاب
فیضرسان فیاض زمان حاتم عصر نوشیروان دوران معین غربا ملجاء فقرا اکرم گستر رعایا پرور مستغنی عن القاب عالیجناب نواب
محمد حمید علیخان صاحب بہادر دام اللہ اقبالہم و زاد اللہ شوکتہم جنکے حسن انتظام کی توصیف گورنمنٹ انگلشیہ کے حکام
کرتے ہین جنکے عدل و انصاف سے رعایا خوشحال و شادان ہے جنکی داد و دہش کا شہرہ دور دور ہو رہا ہے انھین کے حکم سے اس
کتاب کو متوسل قدیم امیدوار رحمتِ مجید محمد ابو سعید بن محمد عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان غفر اللہ لہم
نے مطبعِ نظامی کانپور مین بماہ جنوری ۱۹۰۸ء طبع کیا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اس سے خلائق کو نفع بخشے اور جناب نواب صاحب ممدوح
الوصف کو ہمیشہ ترقیِ مدارج و ریاست فائز المرام رکھے آمین بحرمتِ حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین فقط



وجہ ختم بر خاتمہ

واسطے سند اسکے کہ یہ کتاب مطبوعۂ مطبع نظامی
ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے